العزائم نشریاتی ادارہ پیش کر رہا ہے:

ندائے خراسان

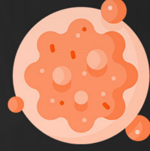


شمارہ

دینی، تاریخی، سیاسی اور ادبی مجلہ

۲۶ صفر - ۱۴۴۶ ھ

سرطانی غدہ



اور خطے میں اسکی پھیلی ہوئی جڑیں

مؤسسة العزائم الإعلامية



مؤسسة العزائم الإعلامية

فہرست عنوانات

مجلہ ندائے خراسان دوسرا شمارہ صفر 1446 ھ

سرطانی غدہ اور خطے میں اسکی پھیلی ہوئی جڑیں

ہمارا عقیدہ اور منہج (حصہ اول)

دہشت گردی کے خلاف جنگ؛ کل کفر تھا، آج ثواب!

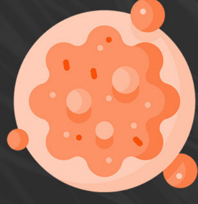
غلامی کا جشن!

جمعیت اہل حدیث پاکستان کا عقیدہ اور کردار

انقلاب کے بعد ہجرت اور جہاد کے محاذ کو گرم رکھو! (بنگلہ دیش کے مسلمانوں کو مجاہدین کا پیغام)

طالبان مرتدین کی تین سالہ گند گیاں (کامیابیاں)

سرطانی غدہ



اور خطے میں اسکی پھیلی ہوئی جڑیں



عالم اسلام کے تقسیم کے وقت اسلامی ممالک پر ایسے طواغیت حاکم بنادیے گئے کہ صرف نام اور نعرے (شعار) ہی اسلامی تھے ، باقی سب کچھ کفر کی بقاء اور اسکی پائداری کے لیے تھا اور ہے۔

دنیائے اسلام کا ایک ٹکڑا جو ہمیشہ سے طواغیت کی جبر میں مظلومیت کی زندگی گزار رہا ہے؛ خراسان اور اسکے گردنواح کی سرزمین ہے۔ کہ یہی ٹکڑا نما سرزمین دہائیوں سے عالمی قوتوں کے کھیل کے میدان میں بدل گیا ہے۔

عالم اسلام کے ناقابل تقسیم وجود کے اس حصے میں کینسر کا ایک بہت بڑا غُدہ موجود ہے؛ جس نے اپنی جڑیں ہر طرف پھیلا رکھی ہیں اور یہ غدہ اُس وقت تک مکمل طور پر امت کے وجود سے ختم نہیں ہوگا جب تک اسکی یہ جڑیں بھی نہ کاٹ دیے جائیں۔

یہ سرطانی غُدہ پاکستان کی حکومت، فوج اور انٹیلی جنس ادارے ہیں اور اب یہ غدہ ہر طبقے میں اپنی جڑیں پھیلا چکا ہے۔

غور کریں! یہ کینسر اتنا خطرناک ہے کہ اس نے مدارس تک کو اپنی جڑوں سے بدنام کردیا۔

یہ کینسر اس قدر خطرناک ہے کہ اس کے جڑوں نے جہادی گروہوں کی صفوں کو تباہ کر کے قومی جنگجوؤں اور اقتدار کے درندوں میں تبدیل کر دیا۔

یہ کینسر اتنا خطرناک ہے کہ اس نے علماء کے مقدس طبقے میں بھی اپنی جڑیں پھیلا دی ہیں اور اب وہ اپنے کفر کو چھپانے کے لیے ہزاروں اور لاکھوں علماء بھرتی کررہے ہیں۔

خراسان کی سرزمین پر اس ناسور کی جڑیں امت اسلامیہ کے وجود کے ہر حصے اور ہر طبقے تک پہنچ چکی ہیں۔ آپ علماء کے طبقے کو دیکھیے یا طلباء کے، مدارس کے طلباء کی جانچ پڑتال کریں یا یونیورسٹیوں اور کالجوں کی، چاہے بات مزدوروں کی ہو یا کاریگروں کی، یہاں تک کہ اس خطے میں جہاد کے نام پر لڑنے والی قومی تنظیمیں اب سرکاری طور پر اس ناسور کی



جڑیں بن چکی ہیں اور وہ خراسان کی سرزمین پر امت کے زندہ حصے کو تباہ کر کے اس ناسور کی خواہش کو پورا کرنا چاہتی ہیں۔

ریاست پاکستان کو اپنے مفادات اہم ہیں اور اسکے مفادات جس راستے سے بھی پایہ تکمیل تک پہنچے؛ یہ اُسی میدان کے اداکاروں کو استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے روس کے خلاف برائے نام سات جہادی تنظیموں کی پشت پناہی کی، برہان الدین ربانی کے خلاف طالبان کو سپورٹ کیا اور پھر طالبان کی حکومت کو امریکیوں پر بیچ دیا۔ جمہوریت کے خلاف دوبارہ طالبان کو علاقے، ہتھیار اور وسائل فراہم کر رہے تھے۔

اس قسم کے اقدامات سے یہ لوگ صرف اپنے مفادات کی تحفظ کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خطے کے تمام تر مداری انکے کنٹرول میں ہو۔ یہ اصلی کینسر اور وہ سب اسکی جڑیں ہو اور خطے میں کوئی دوسرا ایسا نہ ہو کہ پاکستان کی مفادات کے لیے خطرہ بن سکے۔

خراسان کی سرزمین پر دولت اسلامیہ کے اعلان کے



ساتھ ہی ان کے دہائیوں کی کوششوں کو مٹی میں ملادیا گیا اور سب کے سب شکست کے کنارے کھڑے ہوگئے اور جان گئے کہ ان مقدس مجاہدین پر انکا جادو اور طلسم کام نہیں کرنے والا؛ تو اپنے سرطانی غدوں کو یہ وظیفہ سونپ دیا کہ امت کے اس زندہ حصے کو اپنے حملوں کا محور بناؤ شاید ان کو ختم کرنے میں آپ ہی کامران ہو جاؤ۔

پاکستانی خبیث ریاست کے وفادار اور درباریوں نے ہر ممبر سے مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ کسی نے خوارج تو کسی نے تکفیری، کسی نے سخت گیر تو کسی نے نوجوان اور جاہل کہا! چونکہ دولت اسلامیہ کا منہج و عقیدہ قران و سنت سے ماخوذ ہے تو یہ جڑ اتنی کار آمد ثابت نہ ہوئی جتنی طواغیت کی امید تھی۔

چنانچہ پھر امریکہ کے مشورے پر اس مرتبہ اپنے داڑھی دار کتوں کو منظر عام پر لے آئے اور اپنی ایک دوسری جڑ کی مدد سے دولت اسلامیہ کے مجاہدین کو نست و نابود کرنا چاہتے تھے جس کے بدلے میں پھر طالبان کو کابل کی گدی پر بٹھادیا گیا۔

طالبان نے پورے خلوص کے ساتھ اپنا مشن سر انجام دیا مگر پھر بھی دولت اسلامیہ کے اس عزم کو کمزور نہ کرسکے ؛جسکے تحت وہ خطے کے طواغیت اور خاص طور پر پاکستانی ریاست کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔

تو اس لیے ضروری سمجھا گیا کہ طالبان اور درباریوں کے علاوہ دوسرے جڑیں بھی پھیلا دیے جائیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ پاکستانی خبیث ناسور کے قابو میں ہو اور اسکے ذریعے امت کے وجود کے اس حصے کو مکمل طور پر مفلوج کر دیں اور یا ناکارہ بنائیں۔

اگر آپ خراسان اور خصوصا افغانستان اور پاکستان کی سرحدی علاقوں کی حالیہ صورتحال پر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ پاکستانی ریاست، فوج اور انٹیلی جنس ادارے طالبان سے مل کر حقیقی جہاد اور مجاہدین کے خلاف لڑائی میں کیا کچھ ڈرامے نہیں کررہیں۔

حال ہی میں جو درباری صرف مجاہدین کی بدنامی کے لئے انکو خوارج اور تکفیری کہا کرتے تھے؛ اب بلعام کے یہ بیٹے کھلے عام جہاد کی حرمت کے فتوے لگا کر جمہوریت اور شرکی امارت سے دفاع واجب قرار دے رہے ہیں اور طواغیت کو اپنا اولو الامر ٹھہراتے ہیں

اور انکی اطاعت کو واجب اور انکے مقابلے میں خروج کو بغاوت قرار دیتے ہیں۔

حال ہی میں وطن پرست اور نشنلسٹ پارٹیوں نے بھی اپنا سارا کا سارا توجہ جوان نسل میں قومیت کے ناپاک جذبے کو فروغ دینے اور انہیں مکمل طور پر مسلح جدوجہد سے دور رکھنے پر مرکوز کیا ہے ۔ یہ کام منظم طریقے سے اس لئے کر رہے ہیں تاکہ جوان نسل کو یہ ذہنیت دی جاسکے کہ خطے میں جہاد کے نام پر تمام جنگیں سازشیں ہیں اور انکا کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اور وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ جوان نسل دولت اسلامیہ کے میڈیا سے متاثر نا ہوجائیں۔ کیونکہ وہ پھر خطے میں کسی بھی طاغوت کو اجازت نہیں دیں گے۔ نہ جمہوریت کے طاغوت کو چھوڑیں گے اور نا قومیت اور وطنیت کو؛ بلکہ سب کے سب جڑ سے اکاڑ دیں گے۔

حال ہی میں آپ نے دیکھا کہ پاکستانی فوج کے امن لشکر اور سرینڈر طالبان جنہوں نے وزیرستان اور دوسرے علاقوں میں بہت سے عرب و عجم مجاہدین کو پاکستانی فوج پر بیچ دیا تھا اور پاکستانی فوج ان کو «گڈ طالبان» کہتے تھے، وہ بھی دوبارہ ٹی ٹی پی، حافظ گل بہادر گروپ اور دوسرے وطنی تنظیموں کی قیادت میں اکھٹے ہوئے ہیں اور جہاد کے نام پر ایک کھیل شروع کیا ترتیب دیا ہے، تاکہ قبائلی علاقوں میں جو حقیقی جہاد کرنا چاہتے ہیں ان مخلص لوگوں کا راستہ روکا جاسکے ، تو سادہ لوح اور جذباتی جوان ان کے نعروں سے دھوکہ کھاکر خلافت اسلامیہ کی بجائے ان وطنی تنظیموں کی طرف چلے جائیں گے اور ان جوانوں کے مخلصانہ جدوجہد پر یہ تاجر سودا کریں گے۔ دوسری جانب خطے میں پھر بھی پچھلے کی طرح ان سرطانی غدوات کی راج ہو گی؛ اگرچہ انکا نام اور لباس مختلف ہو گا۔

پاکستان کی منحوث ریاست اور امریکہ اس میں کامیاب نہ ہوئے کہ موجودہ میلیشیا، بلاعمہ، افغان طالبان اور دوسرے کٹ پتلیوں کے ذریعے دولت اسلامیہ کے مجاہدین کو قابو میں لے آئے، اس لئے آپ لوگ خطے میں ایک اور منظرنامے کے بھی گواہ ہوں گے کہ امریکہ اور پاکستان دولت اسلامیہ کو شکست دینے



کے بدلے میں کابل کی طرح سرحد کے دونوں پار قبائل کو بھی اپنے داڑھی دار ملیشیا کے سپرد کردیں گے۔ وہی ملیشیا جنھوں نے دہائیوں تک جہاد کے نام پر پاکستانی خبیث ناسوری نظام کے مفادات کی تحفظ کی ہیں اور ابھی حال ہی میں جعلی/ فرضی دشمنی کا ڈرامہ شروع کیا ہوا ہے۔ تاکہ ذہنوں کو اگلے کھیلوں کے لئے ابھی سے تیار کیا جا سکے اور پھر آئی ایس آئی اور سی آئی اے کے مکار عناصر اپنی شیطانی مشن میں کامیاب ہوجائے اور خراسان کے خطے میں ناسوری غدود کی بچھائی گئ نیٹ ورک کے ذریعے امت اسلامیہ کی غیر منقسم وجود کا یہ حصہ ہمیشہ کے لئے مفلوج کیا جائے۔ اور اگر ضرورت پڑی تو جیسا کہ ننگرہار اور کنڑ میں امریکہ نے دولت اسلامیہ کے خلاف طالبان کو نہ صرف اپنی جنگی جہازوں سے نوازا اور فضائی بمباری کے ذریعے انکی حمایت کی۔ بلکہ دولت اسلامیہ کے خلاف ان کی ہر قسم کی امداد کی اور کر رہا ہے۔ لہذا آپ دیکھیں گے کے یہ داڑھی دار ملیشیا آج بھی ایسے حالات کے منتظر ہیں اور آئے دن دولت اسلامیہ کے خلاف اپنی خفیہ نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔

اور ایسے ہی حالات کے لئے اپنے نچلے طبقے کے لوگوں کی ذہن سازی کراتے ہیں تاکہ اگر ایسا زمانہ آئے تو پھر یہ لوگ عملی طور پر دولت اسلامیہ کے خلاف لڑائی میں کود پڑے، پھر اگر امریکہ اور پاکستان مشترکہ طور پر انکا سپورٹ کرے تو یہ کوئی رد عمل ظاہر نہ کرے اور طالبان کی طرح اس یقین پر ہو کہ دولت اسلامیہ سے لڑو؛ خواہ وہ امریکی جہازوں کی بھاری بموں سے ہو، یا انکی ڈالروں، انٹیلی جنس تعاون اور اجتماعات سے ہو؛ جس پر دولت اسلامیہ کو روکا جا سکے۔

تو پاکستانی فوج نے بھی اسی مقصد کے حصول کے لیے ان قومی تنظیموں کی منتظم اور ڈالرز کی بنڈلوں سے انکی پشت پناہی کرنے والے امریکہ کے ساتھ اپنی خفیہ تربیتی سرگرمیوں کا انکشاف کیا جنہیں کئ سالوں





تک کچھ ملحوظات کی خاطر چھپائے رکھے تھے، جیسا کہ آپ نے دیکھا کے پاکستانی فوج نے پبو کے علاقے میں امریکی فوجیوں کے ساتھ اپنے فوجیوں کے مشترکہ تربیتی کیمپوں کی ویڈیو میڈیا میں نشر کی ہے.
پاکستان نے یہ جرائت ایسے وقت میں کی ہے کہ پاکستان اور افغانستان میں ان سب کے سب بلاعمہ کو مہار کر کے؛ جو ان ہی کی فرمائش پر جہاد کا نام لیتے تھے؛ اپنے ہی مفاد کی محور پر نچایا. ایک زمانے میں جب ان کی اس تجارتی جنگ کے لئے انسانوں کی ضرورت تھی، تو یہی علماء تھے جو ہر ممبر سے خطے میں امریکیوں کی موجودگی پر جہاد کی فرضیت کی دلیل دیتے تھے. آج نہ صرف افغانستان میں کفار کی مفادات اور سر و مال اور دفاع کا وزیر ملا بیوقوف اور انکا دار الافتاء پاکستان میں جہاد حرام سمجھتے ہیں، بلکہ پاکستان میں وہی سینکڑوں مدارس اور ہزاروں مدرسین بھی خاموش ہیں، جنھوں نے ایک زمانے میں اسی فوج کی خواہش پر امریکی فوجی حضور کے خلاف اپنا منہ کھولا تھا. اب یہ سب جانتے ہیں کہ یہی امریکی اور پاکستانی فوج ان کے لئے تربیت اور ٹریننگ کیمپوں کی تیاریوں میں مصروف ہیں کہ مستقبل میں خطے میں دولت اسلامیہ کا راستہ روکے.
دولت اسلامیہ ان جہاد کے نام پر وطنی تنظیموں اور پاکستانی اداروں کو اپنا مشترکہ دشمن سمجھتی ہیں، لہذا سب نے سکوت کا روزہ رکھا ہوا ہے اور جان چکے ہیں کہ خطے میں اس بار امریکیوں کے فوجی اڈے اور تربیتی مراکز انکے خسارے پر نہیں، بلکہ فائدے میں ہیں تو اسی لیے سب کے سب ممبر اور لوڈ سپیکر خاموش ہیں.
لہذا خبیث پاکستانی ریاست جو صلیبی مفادات کے محافظ ہیں، سن لیں! کہ مجاہدین ان کے ہر قدم پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور ایسے کینسر کی رسولیوں کا علاج صرف مجاہدین ہی جانتے ہیں. اور بہت جلد سرزمین اسلام کو پاکستانی کینسر اور اسکی پھیلی ہوئی جڑوں سے نجات دیں گے، اور اپنی تیز تلواروں سے اس کینسر کی ساری جڑیں خراسان کی مقدس سرزمین سے کاٹ کر دیے جائیں گے. باذن اللہ تعالی.

مؤسسة العزائم

موحد بھائی!

مسلمان؛

- فلسطین میں بھوک سے مر رہے ہیں باغوز میں زندہ جلا دئیے گئے۔
- جبکہ مشرقی ترکستان میں ناقابل تصور تشدد کا نشانہ بنائے جا رہے تھے۔
- جبکہ اہل سنت افغانستان میں تباہ ہو رہے تھے۔
- جبکہ اُنہیں بنگلہ دیش، میانمار، ہندوستان، شام، عراق،روس، پاکستان اور۔
- دنیا کے جابر حکمرانوں کے ہاتھوں بے دردی سے ذبح کئے جا رہے تھے۔
- جب ہمیں بطور مسلمان، رہنے کے لیے ایک انچ زمین بھی نہیں مل رہا تھا۔

آپ کہاں تھے؟

میں کمپیوٹر پر ایک جنگی کھیل کھیل رہا تھا۔

میں کیفے کے اندر چائے پی رہا تھا۔

میں لائن میں تازہ ترین سمارٹ فون خریدنے کے لئے انتظار کر رہا تھا۔

میں کفار کی ملک میں گھر خریدنے میں مصروف تھا۔

ہمارا عقیدہ اور منہج

(حصہ اول)



الحمد للّٰه و الصلوة و السلام علی رسول اللّٰه محمد وعلی آله واصحابه و أزواجه و من والاه اما بعد.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سنت کریمہ ہے جب بھی دین حق کو مٹانے یا اسے باطل کے ساتھ خلط ملط کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس دین کی دفاع اور تجدید کے لیے کچھ لوگ پیدا کئے ہیں اسلام سے پہلے یہ طریقہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت سے ہوا کرتا تھا۔

لیکن اسلام کے آنے کے بعد یہ کام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ کام امت محمدیہ کے سچے وارثوں کے سپرد کیا گیا۔ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین اور تبع تابعین ہیں۔ جنہوں نے اس دین کی حفاظت اور اس کو تحریف اور تاویل سے بچانے کے لئے انتھک کوششیں کی ہیں اور ان کی یہ کوشش ہمارے لئے دین کا معیار ہے۔ اور یہ سلسلہ حق پرست مؤمنین میں تا قیامت جاری رہے گا، یہ اس امت کے بڑے مناقب میں سے ہے کہ ہر صدی کے بعد اللہ تعالیٰ اس امت میں ایک مجدد پیدا کرتا ہے جو دین میں تحریف، تقصیر اور کمی بیشی کو ختم کرتا ہے۔ جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں آتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **(ان اللّٰه يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها).** [سنن ابی داوٗد حدیث نمبر ۴۲۹۲ اور مستدرک حاکم میں حدیث نمبر ۸۵۹۲]

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہر سو سال بعد اس امت میں ایک مجدد پیدا کرتا ہے جو اس دین کی تجدید کرتا ہے (یعنی جو دین اس امت کو دیا گیا ہے وہی ان کو بتاتا اور خرافات و بدعات کو بھی ختم کرتا ہے) پھر اس پر تاریخ اسلام گواہ ہے کہ اسلام کے حقیقی جانباز اگرچہ دشمن کے مقابلے میں عدد اور قوت کے اعتبار سے کم تھے اس دین کی حفاظت اور حمایت کے لیے ہر میدان میں اترے ہیں پھر چاہے یہ جنگ دلیل اور استنباط کی بنیاد پر ہو یا تیر و تلوار کی، حق پرستوں نے ہر میدان میں جان و مال کی قربانی دی ہے۔ اور آج یہ عزت، شرف اور کرامت اللہ تعالیٰ نے دولت اسلامیہ -اعزھا اللہ و اقامھا- کے حصے میں رکھی ہے، اس دین کی نصرت، تجدید، حمایت اور تنفیذ کے لئے جہاد کرنے والے یہی حقیقی مؤمنین ہیں۔ ان کا اسلامی اور شرعی منہج ہر طرف سے باطل کے نرغے میں ہے اور ہر طرف سے کفر کے ایسے سخت حملوں کا مقابلہ کر رہے ہیں کہ اگر کہا جائے کہ آج تک کسی کو بھی ایسی سختیوں اور حملوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا، جتنا دولت اسلامیہ کے جانبازوں کو کرنا پڑ رہا ہے تو یہ ان شاءاللہ مبالغہ نہیں ہوگا۔

اسلام پر اس طرح کے حملوں نے عام بے علم لوگوں کو حیران کیا ہے کہ وہ کس کی مانیں!؟ کس کی پیروی کریں اور کس کو حق پر مانیں!؟

اس خطرناک جنگ میں ہر کوئی خود کو حق پرست اور دوسرے کو باطل پرست کہتا ہے مقام تاسف یہ ہے کہ اگر اصلی کافروں کو اس جنگ سے نکال دیا جائے اور صرف ان لوگوں کو شمار کیا جائے جو خود کو مسلمان اور حق پرست کہتے ہیں



تو یہ لوگ اتنے گروہوں میں تقسیم ہوگئے ہیں کہ گننا مشکل ہے اور ان میں سے ہر ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے اس آیت کا مصداق ہے جو سورت المؤمنون آیت نمبر ۵۳ میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَتَقَطَّعُوا أَمرَهُم بَينَهُم زُبُرًا كُلُّ حِزبٍ بِما لَدَيهِم فَرِحونَ.

ترجمہ: تو پھر آپس میں اپنے کام کو متفرق کرکے جدا جدا کردیا۔ جو چیزیں جس فرقے کے پاس ہے وہ اس سے خوش ہو رہا ہے۔

پھر ہر گروہ اور تنظیم نے علماء اور شیوخ کے نام سے ایسے اہل الزیغ بلاعمہ کو کرائے پر پیدا کیا ہے جو مذموم تاویلات اور مردود شبہات اور معنوی تحریفات حتی اگر ممکن ہو تو لفظی تحریفات سے بھی نفرت نہیں کرتے، اور ہر باطل طریقے سے ایسے جال پھیلائے ہوئے ہیں کہ سادہ لوح عوام کو حیران کر دیا ہے۔

اسی طرح حق کی دعوت پھیلانے والوں کی راہ میں بھی رکاوٹیں کھڑی کردی ہیں۔

اسی بنیاد پر اپنے ان مسلمان بھائیوں بہنوں کو جو دینی علم نہیں رکھتے اور ان پر حق و باطل کے درمیان تمیز کے تمام راستے مسدود ہیں اور ان کے لئے حق کی پہچان مشکل ہے ان کے لئے حقیقی اسلام اور حقیقی مسلمانوں پر بدگمانی سے بچنے اور حق کا ساتھ دینے اور اپنے آپ کو دنیا اور آخرت کے خسارے سے بچانے کے لئے دولت اسلامیہ کے مجاہدین کا منہج اختصار کے ساتھ سامنے رکھتے ہیں، تاکہ وہ ان باطل پرستوں کے جھوٹ، فریب اور تہمتوں سے آگاہ ہو جائیں جو انہوں نے کفار اور طواغیت کی حمایت اور دفاع کے لیے دولت اسلامیہ کے مجاہدین اور ان کے نصرت کرنے والوں اور میڈیا کے مجاہدین پر لگائے ہیں تاکہ عند اللہ ہمارا ذمہ فارغ ہو اور وہ آئندہ حق و باطل کی تمیز کر سکیں۔



اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ}. [سُورَةُ الأَنفَال: ۴۲]

ترجمہ: تاکہ جو ہلاک ہو جائے وہ واضح دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ واضح دلیل کے ساتھ زندہ رہے بے شک اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا عقیدہ

پہلا عقیدہ:-

ہم اللہ تعالیٰ کو ذات اور تمام صفات کے اعتبار سے تنہا مانتے ہیں ان میں کوئی بھی شریک نہیں ہے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ اس عقیدے پر قرآن کریم سے بے شمار دلائل موجود ہیں لیکن ہم چند ایک اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

۱- سورہ اخلاص میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾. [سورۃ الاخلاص]

ترجمہ: کہہ دیجئے (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس کے بارے میں تم پوچھتے ہو) وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ اس سے کوئی پیدا ہے، اور اس کا ہمسر بھی نہیں ھے۔

۲- اسی طرح سورہ اسراً آیت نمبر ۱۱۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہے: {وَقُلِ الحَمدُ لِلَّهِ الَّذي لَم يَتَّخِذ وَلَدًا وَلَم يَكُن لَهُ شَريكٌ فِي المُلكِ وَلَم يَكُن لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرهُ تَكبيرًا}.

ترجمہ: اور کہو کہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا، نہ اس کی سلطنت میں کوئی شریک ہے اور نہ اسے عاجزی سے بچانے کے لیے کوئی حمایتی درکار ہے اور اس کی ایسی بڑائی بیان کرو جیسی بڑائی بیان کرنے کا اسے حق حاصل ہے۔

۳- اسی طرح سورہ الفرقان آیت نمبر ۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہے: {الَّذِی لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرًا}.

ترجمہ: وہی کہ آسمان اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے (کسی کو) بیٹا نہیں بنایا اور جس کا بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔

۴- اسی طرح سورہ یونس آیت نمبر ۱۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہے: {وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ}.

ترجمہ: یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع، اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اے نبی، ان سے کہو '' کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟ '' پاک ہے وہ اور بالا و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا دوسرا عقیدہ:-

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات حقیقی ہے مجازی، خیالی اور وہمی نہیں ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات بھی حقیقی ہیں مجازی، وہمی اور خیالی نہیں، لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں اسی طرح صفات کی کیفیت کا بھی ہمیں علم نہیں ہے اور ان کی کیفیت سے بحث و مباحثہ کو حرام سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں بحث اس وقت ممکن ہوگی جب العیاذ باللہ یہ دو باتیں اللہ تعالیٰ میں موجود ہوجائے۔

پہلی بات:-

اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مثل موجود ہو اور یہ ہم پہلے عقیدے میں بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی مثل ہے اور نہ ہم صفت۔ جو ایسا عقیدہ رکھے وہ مشرک اور کافر ہے۔

اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ کلام ہے۔

۱- سورہ الشوری آیت نمبر ۱۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہے۔ {لَيسَ كَمِثلِهِ شَيءٌ وَهُوَ السَّميعُ البَصيرُ}.

ترجمہ: اس جیسی کوئی چیز نہیں۔ اور وہ دیکھتا سنتا ہے۔

۲- اسی طرح سورہ اخلاص میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہے: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ



أَحَدٌ. اللَّهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ. وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾. [سورة الاخلاص]

ترجمہ : کہہ دیجئے (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس کے بارے میں تم پوچھتے ہو) وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ اس سے کوئی پیدا ہے، کا کوئی ہمسر نہیں۔

۳:- اسی طرح سورہ النساء آیت نمبر ۱۷۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {يا أَهلَ الكِتابِ لا تَغلوا في دينِكُم وَلا تَقولوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الحَقَّ إِنَّمَا المَسيحُ عيسَى ابنُ مَريَمَ رَسولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلقاها إِلىٰ مَريَمَ وَروحٌ مِنهُ فَآمِنوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلا تَقولوا ثَلاثَةٌ انتَهوا خَيرًا لَكُم إِنَّمَا اللَّهُ إِلٰهٌ واحِدٌ سُبحانَهُ أَن يَكونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ ما فِي السَّماواتِ وَما فِي الأَرضِ وَكَفىٰ بِاللَّهِ وَكيلًا }.

ترجمہ: اے اہل کتاب ' اپنے دین میں غلو نہ کرو۔ اور اللہ کی طرف حق کے سواء کوئی بات منسوب نہ کرو مسیح عیسیٰ (علیہ السلام) ابن مریم اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اللہ کا ایک فرمان تھا جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا اور ایک روح تھی اللہ کی طرف سے (جس نے مریم کے رحم میں بچہ کی شکل اختیار کی) پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ تین ہیں ۔ باز آجاؤ ' یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ اللہ تو بس ایک ہی خدا ہے ۔ وہ پاک ہے اس سے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو ۔ زمین و آسمان کی ساری چیزین اس کی ملک ہیں ' اور ان کی کفالت وخبرگیری کیلئے بس وہی کافی ہے۔

اس بات پر دلائل یہ ہیں:

۱- اللہ رب العالمین (سورۃ طٰہٰ:۱۱۰) میں فرماتے ہیں: ﴿يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا﴾.

ترجمہ: وہ لوگوں کا اگلا پچھلا سب حال جانتا ہے اور دوسروں کو اس کا پورا علم نہیں ہے۔

۲- اسی طرح (سورۃ الانعام: آیت نمبر ۱۰۳ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾.

ترجمہ: نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں اور وہ نگاہوں کو پا لیتا ہے وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے ۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا تیسرا عقیدہ:-

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی صفات اپنے لئے ثابت کی ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کی ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں یہ صفات جس طرح اللہ تعالیٰ کی شان کے ساتھ لائق ہے ہم ویسے ہی اس پر ایمان رکھتے ہیں، اس کی کیفیت اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور ہم بھی اللہ تعالیٰ پر چھوڑتے ہیں اور ان صفات کو حقیقی مانتے ہیں اور اس میں تعطیل کو حرام سمجھتے ہیں، اور تعطیل کا مطلب ہے: کہ اللہ تعالیٰ کے کل یا بعض صفات سے انکار کیا جائے، اس میں تشبیہ کو بھی حرام سمجھتے ہیں اور



تشبیہ کا مطلب ہے: کہ مخلوق کے ساتھ اس کو تشبیہ دی جائے کل یا بعض صفات میں۔

ان صفات کی کیفیت کو بیان کرنا بھی حرام سمجھتے ہیں اور کیفیت دریافت کرنے کا مطلب ہے: کہ اللہ تعالیٰ کی فلاں صفت فلاں آدمی کی طرح ہے، والعیاذ باللہ۔

ہمارے اس عقیدے پر دلائل یہ ہیں کہ:

قرآن کریم اور سنت میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار ذاتی اور فعلی صفات بیان ہوئے ہیں نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان صفات کا انکار کیا ہے نہ کیفیت بیان کی ہے اور نہ مخلوق کی کسی صفت کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

اس کے متعلق چند اہل علم کے اقوال «الفتوی الحمویۃ الکبری» کی باب أقوال الأئمۃ في صفات اللہ تعالی سے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

۱:- امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ **«كنا والتابعون متوافرون نقول: إن اللّٰه تعالى ذكره فوق عرشه، ونؤمن بما وردت به السنة من صفاته.**

ترجمہ: ہم اور تابعین سب اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بلند اور عرش کے اوپر ہے اور ہم ہر اس صفت کو حق مانتے ہے جو حدیث میں وارد ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے۔

۲:- امام مالک رحمہ اللہ۔

۳:- امام سفیان الثوری رحمہ اللہ۔

۴:- امام لیث بن سعد رحمہ اللہ۔

ان سب آئمہ کا عقیدہ امام ولید بن مسلم اسی طرح بیان فرماتے ہیں: **«سألت مالك بن أنس، وسفيان الثوري، والليث بن سعد، والأوزاعي عن الأخبار التي جاءت في الصفات؟ فقالوا: أمروها كما جاءت. وفي رواية: فقالوا: أمرها كما جاءت بلا كيف۔**

ترجمہ: میں نے مالک بن انس، سفیان ثوری، لیث بن سعد اور اوزاعی سے ان احادیث کے بارے میں پوچھا جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق وارد ہوئی ہیں، تو انہوں نے فرمایا ان کو ایسا ہی مانیں جیسے آئی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ انھوں نے کہا کہ ان کو ایسا ہی مانیں جیسے وارد ہوئی ہیں یعنی کیفیت بیان کئے بغیر ماننا۔





قابل فخر
امت

ایک زمانے میں، یہ قابل فخر امت دنیا پر راج کرتی تھی اور ہندوستان سے لے کر اندلس تک کوئی کافر مسلمانوں کی توہین کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔

ایک زمانے میں، امت عروج کی طرف گامزن تھی اور اللہ کی زمین اللہ کی شریعت سے آباد تھی۔

ایک زمانے میں، کفار اس قابل فخر امت کو جزیہ دیا کرتے تھے اور ان کے ہر حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

ایک زمانے میں، اس امت کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن تھا، اس لیے مشرق و مغرب کے کفار اس کے لشکروں سے خوف زدہ تھے۔

ایک زمانے میں، امت کے پاس ایسے نوجوان تھے جو ایک مومن بہن کی عفت و عصمت کی حفاظت کے لیے جزیرہ نمائے عرب سے آکر ہندوستان میں ہندوستانی راجاؤں کو ایسی بھاری سزا دیتے تھے کہ ان کی کئی نسلیں اس کو یاد کر کے دردمند ہوجاتے تھے۔

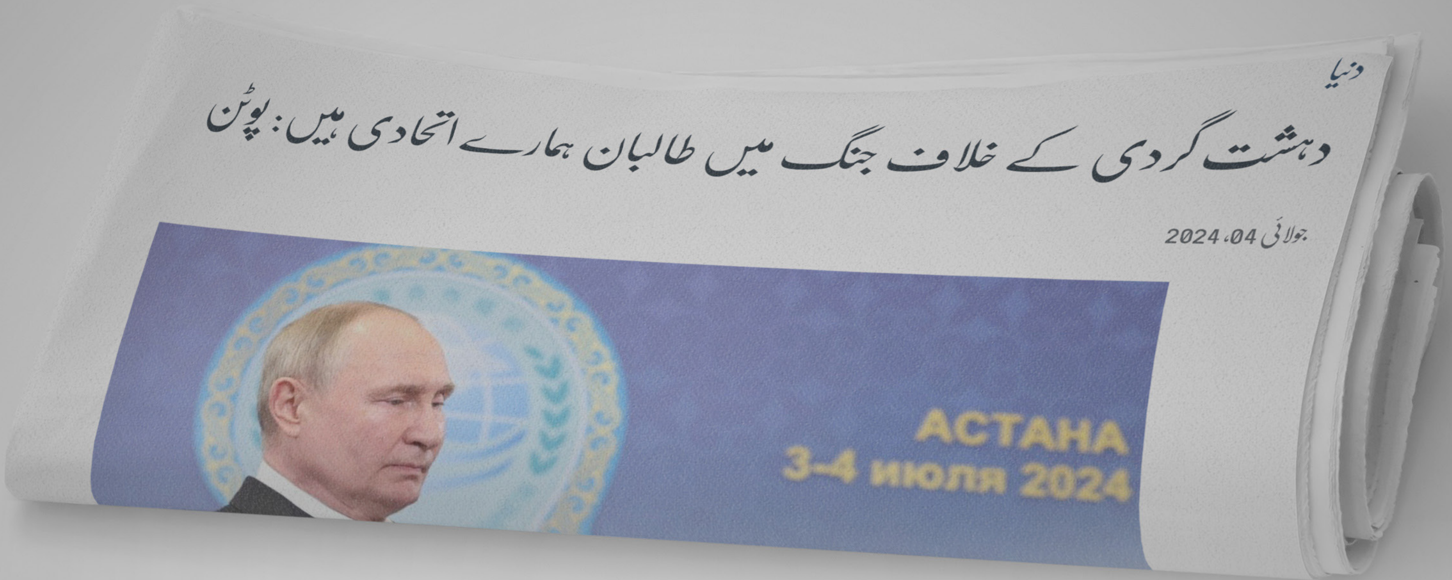
لیکن جب سے یہ امت سرحدوں میں بٹ گئی ہے، صلیبیوں اور یہودیوں کی طرف سے امت کے سینے پر طاغوتی لکیریں کھینچی گئی ہیں، اسی دن سے امت دن بدن زوال کی طرف جا رہی ہے۔

جب سے امت نے جہادی ہتھیاروں کے بجائے کھلونوں اور قرآن کریم کی بجائے مغربی ثقافت اور قوانین کی طرف رجوع کیا ہے، اسی دن سے امت کی شان و شوکت دن بہ دن کفار کے ہاتھوں ختم ہوتی جارہی ہے۔

العزائم
موسسة العزائم
اردو

دہشت گردی کے خلاف جنگ؛

کل کفر تھا، آج ثواب!





اسلام کی پہلی صدی سے لے کر آج تک حق و باطل کی جنگ جاری ہے اور ہر دور میں باطل پرست اپنی جنگ کے جواز کے لیے حق پرستوں کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں تاکہ عوام الناس کو سوچ دے سکیں کہ ان سے لڑنا ضروری ہے۔

کبھی انہیں شرپسند، کبھی ارہابی، کبھی وطن اور ملکی مفادات کے مخالفین کہا جاتا ہے، کبھی انہیں (Terrorist) اور دہشت گرد کہتے ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر باطل پرست صرف مختلف شکلوں میں اسلام کے خلاف اپنی جھوٹی جنگ کا جواز پیش کرنا چاہتے ہیں اور اپنے لیے دوست تلاش کرنا چاہتے ہیں۔

بالخصوص جب باطل پرست مؤمنین کے خلاف اتحاد بنانا چاہتے ہو تو ایک طرف اسلام کو بدنام کرنے کے لیے اور دوسری طرف عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے ایسے نام استعمال کرتے ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ صلیبی اور یہودی اتحادیں روافض کی بھرپور پشت پناہی کے تحت اسلام کے خلاف جنگ کو «دہشت گردی کے خلاف جنگ» کے نام سے یاد کرتے ہیں، لیکن حقیقت میں یہ صرف اسلام، امت اسلامیہ اور اسلامی بھائی چارے کے خلاف جنگ ہے۔ ورنہ پھر مغرب والے «دہشت گردی» کی تعریف پیش کرے؟!

کل کچھ ایسی تنظیمیں جو صلیب کے مفادات کو خطرے میں ڈالتی تھیں انہیں دہشت گرد کہا جاتا تھا اور کفار ان کے خلاف برسرپیکار تھے لیکن آج جب وہی تحریکیں اسلامی اقدار سے تجاوز کر چکی ہیں تو کفار ان کے اولین دوست ہیں۔

اگر ہم مرتد طالبان کی موجودہ آپڈیٹ صورتحال پر غور کریں تو ہمیں بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ کفار اور ان کے حامی لوگوں کا دہشت گردی کے خلاف جنگ کا مقصد کیا ہے؟!

کل اگر طالبان ایک «دہشت گرد» اسامہ بن لادن کے لیے دنیا کے سامنے کھڑے تھے تو انہیں دہشت گرد کہا جاتا تھا، لیکن اگر آج وہی طالبان اپنی وفاداری ثابت کرنے کے لیے مغرب کے مفادات کے لیے ظواہری کی قربانی دے رہے ہیں، اور بین الاقوامی برادری کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے «دولت اسلامیہ» کے ساتھ لڑ رہی ہے تو مغرب انہیں ڈالر بھیج رہا ہے۔

کل کہتے تھے کہ اگر کوئی دہشت گرد نہیں ہے تو وہ مؤمن نہیں ہو سکتا، اگر کوئی کافر کی بلیک لسٹ میں نہیں ہے تو وہ فرشتوں کی بلیک لسٹ میں ہو گا۔ لیکن آج وہ مغرب کے ساتھ مل کر دہشت گردی کے خلاف جنگ کو آگے بڑھا رہے ہیں اور جو لوگ کافروں کے بلیک لسٹ میں ہیں ان کو مارنے کے لیے دن رات کوشاں ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ مرتد طالبان عالم کفر سے امتیاز حاصل کرنے کے لیے ہمیشہ کہتے ہیں کہ ہم «دہشت

گردی کے خلاف جنگ » میں بہت سنجیدہ ہیں اور اس کی ایک اچھی مثال یہ ہے کہ ہم نے افغانستان میں دولت اسلامیہ کے دہشت گردوں کو خوب مارا ہیں۔!

اگر آپ مرتد طالبان کی ہر مجلس کے بارے میں سوچیں، خواہ وہ وزارت خارجہ کا ہو، یا وزارت داخلہ کا، چاہے وہ وزارت دفاع کا ہو، یا انٹیلی جنس ادارے کا کوئی بندہ، کوئی وزیر ہو یا ملازم، یا پھر ان کے دفتر کا امیر ہو یا کوئی دوسرا ... تمام تر مراجع سے ایک ہی چیز دنیا سے اپنی وفاداری ثابت کرنے اور ان سے امتیاز وصول کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

کہ « ہم نے داعش کو شکست دی ہے » !

اور وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے جب ٹام ویسٹ، ضمیر کابلوف، کاظمی قومی، زلمے خلیل زاد، جوبائیڈن یا کوئی اور طاغوت ان کی تعریف کرتا ہے اور ان کے پشت پر تپکی دے کر کہتا ہے کہ شاباش، تم دولت اسلامیہ کے خلاف حقیقی جنگجو ہو۔

پچھلے تین سالوں میں کوئی ایسا مہینہ نہیں گزرا ہو گا کہ طالبان میلیشیا نے دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ کی رپورٹ امریکہ اور بین الاقوامی برادری کو نہ دی ہو، کبھی یہ رپورٹ دوحہ میں پیش کرتے ہیں تو کبھی ترکی میں، کبھی روس جاتے ہیں تو کبھی ناروے، کبھی اسلام آباد اور کبھی کابل میں صلیبی اتحاد کے نمائندوں کو بڑی شائستگی اور احترام کے ساتھ یہ پیش کرتے ہیں، تاکہ صلیبی ان کی جانچ پڑتال کریں، اور پھر اسی کے مطابق انہیں کرائے کی جنگ کے لیے رقم ادا کرے اور ہفتہ وار ڈالر دے دیں یعنی ہر مہینے اور ہر مجلس میں ایک ہی بات کہی جاتی ہے کہ ہم نے داعش کو شکست دی ہے!

اب جبکہ دولت اسلامیہ بالعموم اور خراسان میں بالخصوص روز بروز پھیل رہی ہے اور اس کا آپریشنل علاقہ روز بروز پھیل رہا ہے، جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ایران اور روس کے بہادرانہ حملے آخری نہیں ہوں گے۔



مرتد طالبان کے وزیر خارجہ اور امریکی ملازم امیر خان متقی نے حال ہی میں کہا تھا کہ خطے کے تین ممالک داعش کی بھرتی، رسد اور نقل و حمل میں مدد کر رہے ہیں اور پھر اگلے ہی جملے میں اپنی بات کہ دیتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف خطے کے ممالک کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ بد امنی کو ختم کیا جا سکے۔

سچ تو یہ ہے کہ جھوٹ بولنے والوں کی یادداشت نہیں ہوتی، ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ پڑوسی ممالک داعش کی مالی معاونت، بھرتی اور حمایت کرتے ہیں اور دوسری طرف انہی ہمسایہ گیری کی وجہ سے تعاون، ہم آہنگی اور مشترکہ کام کی بات کرتے ہیں! طالبان کتنے احمق ہوں گے اگر وہ ان ممالک کے ساتھ مل کر « دولت

اسلامیہ» کو مارنے کے لیے کام کریں، جو متقی کے مطابق، دولتِ اسلامیہ کے عطیہ دہندگان اور مددگار ہیں!

ان کا یہ بیان بالکل ان کے پچھلے جھوٹ کی طرح ہے جب یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ دولت اسلامیہ ایک امریکی منصوبہ ہے اور کبھی اس کا ذمہ دار ماضی کی افغان جمہوری حکومت کو ٹھہراتے تھے. لیکن وہ خود ننگرہار میں افغان حکومت کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر امریکی طیاروں کی پشت پناہی میں دولت اسلامیہ کے خلاف لڑتے رہے اور جب وہ دوحہ کا معاہدہ کر رہے تھے، بجائے اس کے کہ وہ امریکیوں سے یہ وعدہ لے کہ: اگر آپ افغانستان سے نکل رہے ہیں تو آپ اپنے ساتھ داعش کو بھی اس خطے سے نکال دیں۔ اس کے برعکس انہوں نے ان کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ جب تک ہم زندہ ہیں، آپ کی سلامتی کو کسی سے خطرہ نہیں ہوگا، اور ہم اپنی جان کی قیمت پر دولت اسلامیہ کا مقابلہ کریں گے اور عالمی برادری کے مفادات کا تحفظ کریں گے۔

ایک طرف تو اپنے تمام تر طاغوتی پڑوسیوں کو دولت اسلامیہ کے مجاہدین کی جاسوسی کرتے ہیں، ان کے ساتھ انٹیلی جنس معلومات شریک کرتے ہیں اور سب کے ساتھ مل کر واحد منصوبہ بندی کی بنیاد پر دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ کو آگے بڑھاتے ہیں، تمام پڑوسیوں کی سرحدوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ اور جو بھی ان پر حملہ کرتا ہے، وہ ان سے دشمنی کرتے ہیں، ان کے ساتھ وفاداری کی سطح پر تعلقات استوار کرتے ہیں، اور ان سے مسلسل ڈالر وصول کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف وہ دولتِ اسلامیہ کی طرف اشارہ کرتا ہے، کہ فلاں ممالک اسے فنڈز فراہم کرتے ہیں، اگر یہ واقعی اتنے نڈر ہیں تو خطے میں موجود ممالک کے سفارت خانے کیوں بند نہیں کرتے، انکے نمائندوں کو کیوں احضار نہیں کرتے، ان سے تعلقات کیوں نہیں منقطع کرتے اور بجائے اس کے کہ وہ دولت اسلامیہ کے مجاہدین کی جاسوسی کریں ان ممالک سے دشمنی کیوں نہیں کرتے؟!!! معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ سارا کھیل خراسان میں بسنے والے مؤمن اور سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے اور دولتِ اسلامیہ کے خلاف اپنی جھوٹی جنگ کو جواز فراہم کرنے کے لیے کھیل رہے ہیں۔

کیونکہ وہ اب بین الاقوامی اتحاد کے «انسداد دہشت گردی» کے سرکردہ رکن ہیں، اس لیے اگر وہ براہ راست لڑیں تو سب ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہونگے کہ: وہ جنگ جو کل کفر تھا، آج اسے حق کی جنگ کیسے کہا جا سکتا ہے؟!! ! کیونکہ وہ اس جنگ کو رنگ دینے پر مجبور ہیں۔



کل جو کفر سمجھا جاتا تھا وہ آج حکمت اور مصلحت کے نام پر کیا جا رہا ہے

کل جو امریکی انٹیلی جنس ادارے کے حکام پچھلی جمہوری حکومت کے مرتدین سے رپورٹ طلب کرنے افغانستان آتے تھے، ان کو ڈالر دے کر ان کو شاباش کہتے اور ان کی حفاظت کرتے ۔ آج طالبان مرتدین کو اس سے کمتر دیکھتے ہیں...

کیونکہ ان کی قیمت ان سے کم اور خدمت زیادہ ہے، اس لئے ان کو اپنے انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر قطر بلاتے ہیں۔ وہاں ان سے نہ صرف ماضی کی خدمات کی رپورٹیں وصول کرتے ہیں بلکہ نئی خدمات اور احکامات کے بارے میں ان کے کان بھرتے ہیں۔ اور جب واپسی کرتے ہیں تو جیب بھی بھرے ہوتے ہیں اور کان بھی۔

حال ہی میں دوحہ میں ایک اور خفیہ انٹیلی جنس میٹنگ کا منصوبہ بھی بنایا گیا ہے۔

بہر صورت طالبان ملیشیا سمجھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے ان کفری اقدامات، غداریوں اور برائیوں کو ہر زاویے سے جائز قرار دیتے ہیں، تو وہ اپنے اندھے فقیروں کی طرح دوسرے لوگوں کو بھی قائل کر لیں گے کہ ان کا تجزیہ اور فہم درست ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اب تو دور دراز کے دیہاتوں اور گلیوں کے بچے بھی ان کھیلوں سے جان چکے ہیں کہ طالب اب امریکہ کا بغل بچہ ہے،

الحمدللہ اس لئے طالبان سے عوام کی دوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ان کے ساتھ ہر جگہ نفرتیں بڑھ رہی ہے اور اس کے مقابلے میں دولت اسلامیہ کی محبوبیت آگے بڑھ رہی ہے اس لئے ملا ہیبت کے نام سے جو سمبول ہے، وہ کھلے عام گفتگو میں دولتِ اسلامیہ کا ذکر اسی لئے نہیں کرتا، تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ دولتِ اسلامیہ کا خطرہ زیادہ ہے اور وہ اس سے خوفزدہ ہیں، لیکن خفیہ رابطوں اور مجلسوں میں دولتِ اسلامیہ کا نام لینے سے انکا دل لرزتا ہے اور اپنے ذمہ داروں سے کہتے ہیں کہ وہ دولتِ اسلامیہ کے مجاہدین کو روکنے کے لیے بہت محتاط رہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ امریکہ کی جانب سے ان کو دیے گئے اختیار اور طاقت کو خراب کیا جائے اور اس کاغذی پیکج کو وقت سے پہلے تباہ نہ کیا جائے۔ اس لیے، وہ بھرپور سیکیورٹی کے ساتھ ساتھ، کبھی ہیرو گیری کرکے بکواس کرتے ہیں اور کبھی اپنی اردگرد دفاعی دیواریں بناتے اور کبھی پھر اپنے اوپر کمیونیکیشن نظام کو بند کرتے ہیں۔



طالبان میں اسلام کے
بعض نواقض

1 طالبان قومیت اور وطنیت کے داعی ہیں،

اقوام ملحدہ کی طرف سے نامشروع سرحدوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کی تمام پریشانی افغانیت کے لیے ہے، اگرچہ یہ افغان ملحد، رافضی، سیکولر، کمیونیسٹ، سکھ اور یا پھر جمہوری کیوں نہ ہو۔

2 طالبان حکم بغیر ما انزل اللہ

میں مرتکب ہیں، یعنی اللہ تعالی کے نازل کردہ قانون، محمد ﷺ کے لائے گئے شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور شرعی قانون کو مرتد ظاہرشاہ کے وضعی قانون سے تبدیل کرلیا ہے۔

3 طالبان اقوام متحدہ یا عالمی برادری

کے قوانین کو مانتے ہیں جو عصر حاضر کا سب سے بڑا طاغوت ہے، طالبان بار بار یہ اعلان کرچکے ہیں کہ ہم نے ان قوانین کو تسلیم کیا ہے اور ان سے رسمیت چاہتے ہیں۔

4 حقيقي کفار سے جہاد معطل کرنا

اور انکار کرنا، اس بات پر بھی طالبان اقرار کرتے ہیں کہ ہم پوری دنیا کے کفار سے اچھے تعلقات چاہتے ہیں، تمام مسائل با امن طریقے اور مذاکرات کے راستے سے حل ہوجائیں گے اور کفار کی سیکیورٹی میں ہماری سیکیورٹی مضمر ہے۔

5 طالبان تینوں اقوام مسلمانوں،

یہودیوں اور نصرانیوں کے اتفاق سے کافر ہیں، کیونکہ یہ لوگ تعطیل الحدود کرتے ہیں اور شرعی حدود کو تبدیل کرتے ہیں، جیسا کہ بہت سے حدود کا نافذ نہ کرنا، اس کے لیے بہانے ڈھونڈنا، چور کا منہ کالا کرنا وغیرہ۔۔۔

6 کافر کو کافر نہ کہنا،

یہ لوگ عالم اسلام کے عصر حاضر کے موجود طاغوتی حکومتوں اور ان کی فوجوں کو مسلمان مانتے ہیں اور ان کو بھائیوں کا خطاب کرتے ہیں۔

7 خلافت کے ساتھ جنگ میں

طالبان نے امریکہ سے ایک گٹھ جوڑ کی بنیاد پر مدد حاصل کی اور دوحہ میں امریکہ اور پوری دنیا کو خلافت کو ختم کرنے کے وعدے دئیے، جو ابھی عالمی کفری اتحاد کے ساتھ (دہشتگردی "اسلام" کے خلاف جنگ) میں اہم رول رکھتے ہیں۔

8 طالبان شرکی عقائد رکھتے ہیں،

یہ لوگ وحدت الوجود، وحدت الشہود اور حلول کے عقیدے رکھتے ہیں، طالبان شرک القبور میں مبتلاء ہیں۔

9 روافض کے ساتھ دوستی،

ان کو کافر نہ کہنا، ان کو سربراہی دینا اور خلافت کے خلاف ان سے مدد لینا ۔

10 طالبان جمہوریت کے اصولوں

کو مانتے ہیں، جیسا کہ عوامی اختیار، مساوات، انسانی حقوق وغیرہ۔۔۔

العزائم
موسسة العزائم
اردو

غلامی کا جشن!



الحمدللّٰہ القوي المتين والصلاة والسلام على من بعث بالسيف رحمة للعالمين، أما بعد:

قوم پرستی ایک ایسا مرض ہے جو کہ نہ صرف ایک مسلمان کے وجود کو ایک خطے تک محدود رکھتا ہے بلکہ وہ دوسرے مظلوم مسلمانوں کو اپنے بھائی کے بجائے دشمن تسلیم کرلیتا ہے۔ اسی زمرے میں ۱۴ اگست کے نام پر ایک دن پاکستان میں منایا جاتا ہے جسے لوگ آزادی کا دن مانتے ہیں اس حال میں کہ یہ لوگ آزاد نہیں اور تب تک آزاد نہیں ہوں گے جب تک کہ خلافت قائم نہ ہو جائے۔

کچھ دنوں کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے عام دنوں پر فضیلت بخشی ہے، جیسا کہ عید الفطر، عید الاضحی، عاشورا، یوم العرفہ وغیرہ جن میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا دوسرے دنوں کی بنسبت زیادہ باعث ثواب ہے۔ لیکن جس طرح سے اسلام دشمن عناصر نے اسلام کے خلاف دوسرے محاذ بھی گرم کر رکھے ہیں اسی طرح دشمنان دین نے یہ حربہ بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا اور شریعت اسلامی کے ان فضیلت والے دنوں کے مقابلے میں ایسے دنوں کو اسلامی رنگ دے کر پیش کرتے ہیں کہ ان دنوں میں خوشی منانا ثواب کی جگہ عذاب میں تبدیل ہو جاتا ہے، اور یہ اس لئے مناتے ہیں تاکہ لوگوں کو گمراہ کرکے، ان کے اذہان سے شریعت نکال کر، انہیں نیشنلزم کی طرف دھکیل دیا جائے۔

ان ہی دنوں میں سے ایک دن پاکستان کے نام نہاد آزادی کا دن ۱۴ اگست بھی ہے جس کو سب عوام بڑے شوق و ذوق سے مناتے ہیں۔

آئیں! آج یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ کیا یہ دن حقیقت میں پاکستان کے آزادی کا دن ہے اور کیا اس کی کوئی شرعی حیثیت بھی ہے یا پھر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ سے پہلے پاکستان کا کوئی وجود ہی نہیں تھا اور یہ تمام علاقہ برصغیر کے نام سے پہچانا جاتا تھا، مسلم اور ہندو یہاں اکھٹے رہتے تھے جن پر صلیبی انگریزوں کی حکومت تھی۔

صلیبیوں کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ دوسروں کو اپنا غلام بناکر ان سے اپنا کام لیتے ہیں اور اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔اپنے اس مشن کو پورا کرنے کے لئے ان کو یہ خیال آیا کہ کیوں نہ برصغیر سے نکلنے کے بعد ایک ایسے نام نہاد اسلامی ملک کی بنیاد رکھی جائے جو ہمارے حفاظت میں دن اور رات مسلمانوں کا خون چوستا رہے۔ اس کام کے لئے اپنے



ایک تربیت شدہ غلام جو سیکولر رافضی اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھتا تھا جسے بعد میں «قائد اعظم محمد علی جناح» کا نام دیا گیا، کو استعمال کیا گیا اور اسے یہ کام سونپا گیا کہ یہاں پر ایک ایسا نظام بنایا جائے جس میں سارے ادیان کے پیروکار ایک ساتھ ایک ہی جیسے حقوق کے ساتھ رہتے ہوں اور یہی بات وہ اپنے ایک بیان میں بھی کہتا نظر آتا ہے کہ تم سب یہاں آزاد ہو چاہے ہندو، عیسائی، یہودی اور مسلمان کیوں نہ ہو اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ کو اسلام کے نام پر پاکستان کی بنیاد رکھی گئی جس میں برطانوی ہندوستان کا لارڈ میکالے کا قانون اور سیکولر نظام تعلیم نافذ کیا گیا اور آج بھی وہی قانون اور نظام نافذ ہے۔

کچھ بھی نہیں بدلا۔ جیسے پہلے تھا، ویسے ہی برطانوی ہندوستان کا قانون آج بھی پاکستان میں رائج ہے، طرز حکمرانی وہی رہا اور اپنے بیرونی آقاؤں کے حکم سے حکمران تبدیل ہوتے رہے اور آج بھی ہوتے رہتے ہیں کبھی ایک جرنیل تو کبھی کسی دوسرے مرتد کو مسلمانوں کا حکمران بنادیا جاتا ہے اور وہ اپنی رعایا کا خون چوستا رہتا ہے۔

فوج وہی رہی جو انگریز یہاں چھوڑ کر چلے گئے تھے، جنہیں تربیت بھی انگریزوں نے دی ہے اور عہدے بھی ان کو انگریزوں نے دیئے ہیں اور اسی فوج نے پھر بنگالی مسلمانوں کے ساتھ ایسا ظلم کیا جسے تاریخ آج تک نہیں بھول پائی ۔ ان کی عورتوں کو بیچ سڑک میں برہنہ کرکے ان سے زیادتی کی گئی۔ یہاں پر اسلام کے نام پر جمہوری قانون کو نافذ کیا گیا ہے اور جو اس کفری جمہوری نظام کو نہ مانے اسے شدید اذیتیں دے دے کر قتل کر دیا جاتا ہے۔

ان مسلمانوں کو قتل کرنے کی ذمہ داری بھی ان ہی حکمرانوں کے سپرد کی گئی جو مسلمان صرف یہ پوچھتا ہے کہ یہاں پر اسلامی قانون کیوں نافذ نہیں ہے۔ اسی ۱۴ اگست کے بعد کئی بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا گیا، کئی مسلمانوں کو جن میں مسلمان بہنیں بھی شامل تھیں اپنے بیرونی آقاؤں پر چند ڈالر کے عوض بیچ دیا



گیا، اور ساتھ ساتھ اپنی عوام کو گمراہ رکھنے کے لئے ہندوؤں کے ساتھ دشمنی کا ڈھونگ رچایا گیا۔

ہاں! یہی ہے تمہارا برائے نام آزادی کا ۱۴ اگست۔ لیکن عوام کو ابھی تک ان باتوں کا پتہ ہی نہیں، انہیں یہ یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ تم آزاد نہیں ایک غلام ریاست کے غلام کے غلام ہو، تم سے اس دن ایک بڑا ملک چھین کر تمہیں ایک چھوٹے سے ٹکڑے میں محصور کردیا گیا، تمہاری سوچ کو سرحدوں تک محدود کردیا گیا، تمہاری طاقت کو تقسیم کیا گیا، تمہاری اخوت کو پارا پارا کردیا گیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اب کسی مسلمان کو سرحد پار کسی دوسرے مظلوم مسلمان کی کوئی پرواہ نہیں، ہر کوئی اپنے ملک کا سوچتا اور اس کی بھلائی چاہتا ہے، چاہے پڑوسی ملک کے مسلمان مریں یا جئیں ان سے اس کو کوئی سروکار نہیں، مسلمان جو آپس میں بھائی بھائی تھے ،جن کی ظاہری دوری انہیں دور نہیں کرسکتی تھی، جنہیں ملکی سرحدات جدا نہیں کر سکتی تھیں. اس حدیث کی مطابق جس میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں : «**المؤمنونَ كرَجُلٍ واحدٍ ، إنِ اشتكَى رأسُهُ ، اشتكَى كلُّهُ ، وإنِ اشتكَى عينُهُ اشتكَى كُلُّهُ**». [صحيح الجامع: ٦٦٦٨]

ترجمہ: تمام مومن فرد واحد کی طرح ہیں، اگر اس کا سر درد میں مبتلا ہو ، تو اس کا سارا جسم درد میں مبتلا ہوتا ہے،اور اس کی آنکھ تکلیف میں مبتلا ہو، تو اس کا سارا جسم تکلیف میں مبتلا



ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آتا ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں : «مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد الواحد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى»۔ [متفق عليه]

ترجمہ: مومنوں کی آپس میں ایک دوسرے سے محبت و مودّت اور باہمی ہمدردی کی مثال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا کوئی عضو تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے، بایں طور کہ نیند اڑ جاتی ہے اور پورا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔»

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ۱۴ اگست کے دن کا نہ تو آزادی سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی اسلام اس کی اجازت دیتا ہے اور یہ وہی وطن پرستی ہے جس کے بیج کو انگریز یہاں ستتر سال پہلے اس زمین میں گاڑ کر چلے گئے تھے اور آج انہیں اس کا پھل مل گیا ہے، وطن پرستی کی اس لعنت نے دلوں سے اخوت کو نکال دیا ہے۔ اب مسلمان دوسرے ملک کے مسلمین کی تکالیف پر دکھ محسوس نہیں کرتے کیونکہ وہ اس کے بت (وطن) سے باہر ہے۔

۱- اسلام میں وطن پرستی ،ملک پرستی کی کوئی گنجائش نہیں اس لئے کہ حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ» [اخرجہ ابو داود]

ترجمہ: "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عصبیت کی طرف بلائے، وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی بنیاد پر لڑائی لڑے، اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو تعصب کا تصور لئے ہوئے مرے"۔

۲- اسی طرح حدیث میں آتا ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں : «إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ ولا يَبْغِ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ» [أخرجه مسلم: ۲۸٦۵]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کی کہ تم عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی دوسرے پر ظلم نہ کرے۔

۳- اسی طرح حدیث میں آتا ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: «لا فرق بين عربي وأعجمي إلا بالتقوى»۔

ترجمہ: عربی اور عجمی میں کوئی فرق نہیں سوائے تقویٰ کے۔

۴- اسی طرح حدیث میں آتا ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں : «إن اللّه عز وجل قد أذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء مؤمن تقي وفاجر شقي

أنتم بنو آدم وآدم من تراب ليدعن رجال فخرهم بأقوام إنما هم فحم من فحم جهنم أو ليكونن أهون على اللّٰه من الجعلان التي تدفع بأنفها النتن»۔ [ابو داود: ٥١١٦]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے جاہلیت کا بوجھ اتار دیا ہے اور اسی طرح اپنے آباؤ اجداد پر فخر کو بھی دور کیا ہے، مومن پرہیزگار ہے اور فاسق بدبخت ہے، تم لوگ آدم کے اولاد ہو اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا گیا ہے، لوگ اپنی قوم کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر کرنے کو چھوڑ دیں، کیوں کہ یہ جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا ہے ، یا یہ کہ یہ لوگ اللہ کے نزدیک ان داغوں سے زیادہ حقیر ہوں گے جن کی بو اس کی ناک میں دبا دی جاتی ہے۔

مذکورہ احادیث نبویہ کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اپنے آپ کو علاقہ، نسل یا رنگ کی بنیاد پر افضل اور دوسرے کو غیر افضل سمجھنا اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔

کیوں کہ وطنیت اور قومیت یا نیشنلزم (Nationalism) جس کی بنیاد پر پوری دنیا میں زمینی ٹکڑوں کے لئے خون خرابے کا بازار گرم ہے، کے معنیٰ اس بات کا یقین کرنا ہے کہ ہمارا ملک تمام دوسرے ممالک سے اعلیٰ وافضل اور ہماری قومیت دنیا کی دوسری اقوام کے مقابلہ میں بالا تر وبرتر ہے، نیشنلزم اس بات کا یقین پیدا کرتا ہے کہ دوسرے مسلمان قوموں سے قریبی تعلقات رکھنا غیر ضروری ہے، نیشنلزم کی بہتر شکل یہ ہے کہ اپنے اوپر فخر وناز ہو اور اس کی بدتر صورت یہ ہے کہ دوسرے اسلامی قوموں سے بھی بدسلوکی کی جائے۔

تو اس لئے ہم کہتے ہیں کہ دنیا کے تمام ممالک میں وطن پرست مشرکوں کی جانب سے سال میں وطنی عید کا دن ،خوشی اور جشن کے لئے متعین ہے، جسے وہ جشن آزادی کے نام سے پورے جوش و خروش اور عقیدت سے مناتے ہیں۔ اس میں وہ قومی ترانے کی صورت میں اپنے باطل معبود وطن کی محبت اور عظمت کے گن گاتے ہیں، اور وطن کے شعار پلید شرکیہ جھنڈے کی تعظیم، جھنڈے کو چومنا یا سلامی دینا، اور وطنی ترانہ شروع ہونے پر تعظیما کھڑے ہونے جیسے شرکیہ اعمال کو انجام دیتے ہیں۔



ایک مغالطہ اور اس کا جواب:

اور کچھ کلمہ گو وطن پرست یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ ہم ہر سال اپنی وطنی عید یعنی جشن آزادی مناتے ہیں، اسے دین کا حصہ تو



نہیں سمجھتے ہیں نہ ہی ثواب سمجھ کر اسے مناتے ہیں۔ یہ مغالطہ بالکل باطل ہے کیوں کہ اگر یہ مشرکین اس عمل کو دین نہ سمجھیں تو اس سے یہ عمل حلال نہیں ہو جاتا کیونکہ مشرکوں کی عیدوں میں شرکت کرنا اہل علم کے ہاں بالاتفاق حرام ہے، اور وطنی عید میں شرکت کرنے والا انہیں مشرکوں میں شمار ہو گا۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: «وَلَا الْحُضُورُ مَعَهُمْ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهُ، وَقَدْ صَرَّحَ بِهِ الْفُقَهَاءُ مِنْ أَتْبَاعِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ فِي كُتُبِهِمْ». [أحكام أهل الذمة، ج:٣، ص: ٢٤٥]

ترجمہ: اہل علم کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے لیے مشرکوں کی عیدوں میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے، اور مذاہب اربعہ کے فقہاء نے بھی اپنی کتب میں اس کی صراحت کی ہے۔

اسی طرح عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو فرماتے ہیں :

«مَنْ بَنَى بِبِلَادِ الْأَعَاجِمِ وَصَنَعَ نَيْرُوزَهُمْ وَمِهْرَجَانَهُمْ وَتَشَبَّهَ بِهِمْ حَتَّى يَمُوتَ وَهُوَ كَذَلِكَ حُشِرَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».[السنن الكبرى البيهقي، حديث: ١٨٨٦٣]

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی بھی عجمیوں کے ملک میں ان کی نیروز و مہرجان کا جشن منائے اور ان سے ان سب کاموں میں مشابہت اختیار کرے یہاں تک کہ اسے موت آجائے تو وہ روز قیامت بھی انہیں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

میرا ایک سوال ہے ان درباری اور علماء السوء سے جو کہ لوگوں کو جشن آزادی کے مراسم میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں اور اس عمل کو ثواب سمجھتے ہیں، کہ پاکستان میں فوج نے سوشل میڈیا ایپس پر پابندی لگا رکھی ہے، انٹرنیٹ کو بالکل نہ ہونے کے برابر چھوڑا ہے ، آزادی اظہار پر پابندی ہے یہاں زبان سے لفظ نکالا وہاں کالا ویگو پہنچ گیا، ہزاروں لوگ لاپتہ ہیں، ہزاروں ماورائے عدالت مار دیئے گئے، ایک صوبہ علیٰحدگی کے قریب پہنچ چکا ، باقی چار صوبوں میں ہر چیز پر فوج قابض ہے، عدلیہ فوج کی واٹس ایپ پر چل رہی ہے، حکومت جعلی الیکشن کے سہارے کھڑی ہے اور معیشت آخری سانسیں لے رہی ہے اور تم لوگ اور تمہارے چمچے جھنڈے لے کر نکلے ہوئے ہو کہ ہم آزادی منا رہے ہیں۔ اگر یہ آزادی ہے تو پھر غلامی کیا ہے؟

اسی طرح پاکستان میں اللہ کی شریعت کی مخالفت کرنے والی فوج یعنی طائفہ ممتنعہ برسر اقتدار ہے، تو جب تک ہم ان کے خلاف ایک ایسا جہاد جو کہ ہر قسم کے طواغیت اور کفار کے روابط اور حمایت سے پاک و پاکیزہ ہو، اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج پر سو فیصد مبنی ہو، جس کا نتیجہ خلافت کی صورت میں نکلتا ہو اور جس کا نتیجہ شریعت کے سو فیصد نفاذ کی شکل میں نکل آئے، تب تک ہم اپنے آپ کو ازاد نہیں کہہ سکتے۔ جب ہم نے ان سب مذکورہ کاموں کے سلسلے میں عملی قدم اٹھایا، جس کا نتیجہ ہمارے سامنے خلافت کے شکل میں نمودار ہوا، تو ہم آزاد اور باعزت ہوں گے اور اس کے بغیر آزادی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

آخر میں ہم سارے مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ آجاؤ اور دولہ اسلامیہ کی صفوں میں شامل ہو جاؤ۔ کب تک تم لوگ جعلی آزادی کی تمثیل کرتے رہو گے۔

وما علينا الا البلاغ۔

خلافت ان شاء اللہ باقی رہے گی

کی یہ ریاست

• کیونکہ یہ ریاست توحید کی ریاست ہے اور توحید کی آواز کبھی خاموش نہیں ہوسکتی۔

• کیونکہ یہ ریاست نبوی منہج پر قدم بقدم چل رہی ہے، اور نبوی منہج قیامت تک موجود رہے گی ۔

• کیونکہ یہ ریاست سچے لوگوں کے خون، مستضعفین (کمزوروں) کی دعاؤں اور مخلصین کی کوششوں سے بنی ہے۔

• کیونکہ اس ریاست نے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن اٹھایا ہے، اور ان دونوں میں سے ایک کو بھی توڑا نہیں جا سکتا، اور جب تک اہل ایمان موجود ہوں گے اس دولت کا خاتمہ ناممکن ہے۔

خلافت کی ایک دہائی ہوگئی لیکن نہ تو اس نے اپنا منہج بدلا، نہ اپنے عقیدے میں تبدیلی لائی، نہ کفار کے مقابلے میں اپنا موقف بدلا، نہ امت اسلامیہ پر کسی کے ساتھ معاملہ کیا، بلکہ بہادری کے ساتھ میدان میں کھڑے ہیں اور عظیم اہداف کے حصول میں بڑے شان و شوکت کے ساتھ کفار کے خلاف برسرپیکار ہیں۔



جمعیت

اہل حدیث پاکستان

کا عقیدہ اور کردار





الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی من بعث بالسیف رحمۃ للعالمین أما بعد!

جمعیت اہل حدیث پاکستان ایک سیاسی تنظیم ہے اور کذب بیانی کے ذریعے اپنے آپ کو مذہب اور سلفیت کی طرف منسوب کرتی ہے۔ اسے ۱۹۸۶ میں سید داؤد غزنوی نے سعودی عرب کی حمایت سے قائم کیا تھا۔ یہ جماعت بنیادی طور پر ایک پارلیمانی اور جمہوری جماعت ہے اور اہل حدیث اور سلفیت کے نام کے پیچھے اپنی اصلیت کو چھپاتی ہے۔

یہ تنظیم متحدہ مجلس عمل شوریٰ کا ایک حصہ ہے، جو پاکستان کی متعدد جمہوری جماعتوں کا سیاسی اتحاد تھا، جس میں جمعیت علمائے پاکستان، تحریک جعفریہ پاکستان، جمعیت اہل حدیث پاکستان، اور جماعت اسلامی پاکستان شامل تھیں اور متحدہ مجلس عمل کا سابق سربراہ، مرتد فضل الرحمان تھا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کا موجودہ رہنما ساجد میر ہے، جو ۲ اکتوبر ۱۹۳۸ کو پاکستان کے شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوا اور پنجاب کے حلقے سے سینیٹ کا ایک رکن ہے، وہ لبرل معاشی پالیسی رکھنے والی پاکستان مسلم لیگ (ن) پارٹی کی طرف سے متعدد بار پارلیمنٹ کا امیدوار رہ چکا ہے۔

اس جمعیت کے دستور میں کہا گیا ہے: «اسلام صرف مسجد تک محدود نہیں ہے»۔

یہ بات تو ٹھیک ہے مگر اس سے ان کی جو مراد ہے، وہ غلط ہے، کیونکہ اس سے جمعیت کا مقصد پارلیمانی اور بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینا ہے۔

اسی طرح جمعیت اہل حدیث دعوت کے بارے میں اپنے دستور العمل میں کہتی ہے: «یہ وہ سلفی دعوت ہے جو بدعت، گمراہی اور توہمات سے پاک ہے»۔

ہم کہتے ہیں: یہ لوگ یہاں پر مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں، کیونکہ ایک طرف کہتے ہیں کہ ہم کفر اور توہمات کے رد کا مطالبہ کرتے ہیں، اور دوسری طرف انہوں نے جمہوریت کے شرک کا لباس اپنایا ہوا ہے، لوگوں کو ووٹ دینے کی

طرف دعوت دیتے ہیں اور مرتدین کے ساتھ بیعت بھی کرتے ہیں، جنھوں نے اللہ کے قانون کو بدل ڈالا ہے۔
بنیادی طور پر یہ جماعت تصوف اور ارجاء کی طرف دعوت دیتی ہے جیسا کہ اس کے دستور میں بیان کیا گیا ہے۔
ملک میں تبدیلی کے بارے میں دستور میں کہا گیا ہے: «پاکستان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی آواز ایک سیاسی مطالبہ ہے، جس کا مقصد مذہبی اور علمی اصلاحات کے ذریعے اسلامی حکومت کا قیام ہے، نہ کہ تباہی اور توڑ پھوڑ کے ذریعے اور نہ ہی تکفیر اور دھماکوں کے ذریعے»۔
اس کا مطلب ہے کہ ملک کے نظام میں تبدیلی لانا، لیکن عدم جہاد، عدم الولاء والبراء، اسی طرح منحرف اور مرتدین، کافروں اور ظالموں کو قتل نہ کرنے کے ذریعے اور پارلیمنٹ، انتخابات اور اوقاف کے پلیٹ فارمز میں شمولیت اختیار کرنے سے، جیسا کہ ان لوگوں کے سوشل میڈیا پیجز پر بیانات آتے ہیں۔
اس جماعت کی کئی شاخیں ہیں:
اہل حدیث یوتھ فورس
اہل حدیث اسٹوڈنٹس فیڈریشن
جمعیت اساتذہ پاکستان
جمعیت طلبہ اہل حدیث
متحدہ حکماء محاذ
جمعیت اہل حدیث پاکستان، مرتد پاکستانی فوج کی ایک وفادار





جماعت ہے۔
جیسا کہ ۱۵ اگست ۲۰۲۲ کو مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ایکس (سابقہ ٹویٹر) پیج (Jamiat Markazi ahli hadees pakistan | OFFICIAL) کے پلیٹ فارم پر بیان کیا گیا:
پروفیسر ساجد میر نے راوی روڈ لاہور پر واقع جمعیت اہل حدیث کی مرکز میں استحکام پاکستان اجلاس میں اپنی تقریر کے دوران کہا: «پاکستان کا استحکام اسلامی نظام کے نفاذ سے جڑا ہوا ہے، سیاسی استحکام کے لیے معاشی استحکام ضروری ہے، اور پاکستان کی فوج پاکستان کی قومی سلامتی اور دفاع کے لیے عظیم قربانیاں دے رہی ہے»۔
اسی طرح ٦ اگست ۲۰۲۱ کو اسی مأخذ میں آیا ہے: سینیٹر ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ممبر جمعیت اہل حدیث) کہتے ہیں: «پاکستان کے عوام ہندوستان کو منہ توڑ جواب دینے کے لیے پاکستانی فوج کے ساتھ کھڑے ہیں، اقوام متحدہ بھارت کے خلاف دہشت گردی کا مقدمہ عالمی عدالت انصاف میں پیش کرے»۔
اسی مأخذ میں ۲۹ اکتوبر ۲۰۲۰ کو ابتسام الٰہی ظہیر کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ انہوں نے کشمیر کانفرنس میں کہا: «ہم کشمیر کی آزادی کے لیے پاکستانی فوج کے شانہ بشانہ لڑیں گے»۔
اس گمراہ طبقے کو پاکستانی فوج پر فخر ہے، جیسا کہ اسی مأخذ میں ۷ نومبر ۲۰۱۵ کو ذکر کیا گیا ہے: «اسلامی دنیا کو پاکستان کی

فوج پر فخر ہے»۔

اس طرح ۳ اپریل ۲۰۱۵ کو اسی مأخذ میں کہا گیا ہے: «ہم پاکستان کی حکومت اور پاکستان کی فوج کو سعودی عرب کے بادشاہ کے ساتھ تعاون پر سلام پیش کرتے ہیں»۔

اسی طرح ۲۷ مارچ ۲۰۱۵ کو اسی مأخذ میں کہا گیا ہے: «ہم سعودی عرب کی مملکت کے دفاع کے لیے پاکستانی حکومت اور پاکستانی فوج کے جذبات کی قدر کرتے ہیں»۔

اور یہ کہ یہ تنظیم ،پاکستان کی مرتد فوج کے ساتھ مجاہدین اور جہاد کی خاتمے کے لیے تعاون کرتی ہے، جیسا کہ انہوں نے خود اسی مأخذ میں ۲۰ دسمبر ۲۰۱۴ کو کہا تھا: «پاکستان کی جمعیت اہل حدیث دہشت گردوں کے خاتمے کے لیے پاکستان کی حکومت اور فوج کا بھرپور ساتھ دے گی».

نیز اسی مأخذ میں ۹ اپریل ۲۰۱۵ کو یہ بھی کہا گیا کہ: «اہل حدیث کے نوجوان حرمین شریفین کے دفاع کے لئے پاکستانی فوج کے شانہ بشانہ لڑنے کے لئے تیار ہیں ۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان نے قومی سلامتی کے اداروں کے ساتھ ناروا سلوک اور نقصانات کی وجہ سے ۳ اگست ۲۰۱۵ کو اسی مأخذ میں بتایا تھا: «پاکستانی فوج کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر اہل حدیث نوجوانوں نے قومی سلامتی کے ادارے کی توہین کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا».

اسی مأخذ میں ۲۲ دسمبر ۲۰۱۶ کو یہ بھی کہا گیا ہے کہ «چیف آف آرمی اسٹاف کا سعودی عرب کا کامیاب دورہ خوشی کا مقام ہے»۔

پاکستان کی مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان کی فوج اور پاکستان انٹیلی جنس سروس کی ماتحت اور ان کی وفادار ہے، پاکستان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ٹویٹر پر ایک آفیشل اکاؤنٹ (خبریں اور سرگرمیاں\ عربی زبان میں ہے)۔ اسی مأخذ میں ۲۹ دسمبر ۲۰۱۶ کو آیا تھا کہ: «جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ شیخ علی محمد ابو تراب نے پاک فوج کے چیف آف آرمی اسٹاف جنرل قمر جاوید باجوہ سے ملاقات کی اور انہیں پاک فوج کے کمانڈر ان چیف کے عہدے کی تقرری پر مبارکباد پیش کی». (فوج کے سربراہ کا آفس)



یہ گمراہ برادری ،پاکستانی اور سعودی فوج کے لیے کامیابی کی دعائیں مانگ رہی ہے، جیسا کہ اسی مأخذ نے ۱۹ فروری ۲۰۱۶ کو کہا تھا: «سعودی عرب کی قیادت میں ہونے والی نارتھ گرج مشقوں میں شرکت کے لیے پاکستانی فوج کے دستوں کی آمد، اللہ ان کو جزائے خیر دے».

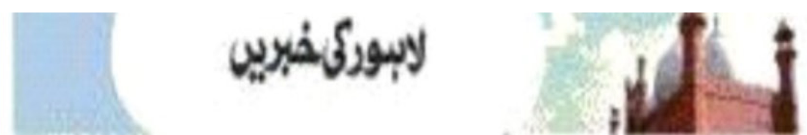


اسی مأخذ نے ۲۸ مارچ ۲۰۱۶ کو کہا تھا کہ: «ہماری برادری پاکستانی فوج کے کمانڈر کی ایران کے صدر کے بیان پر اس جرات مندانہ تقریر کی حمایت کرتی ہے کہ ایران کو دوسروں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے»۔

اور یہ کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا سربراہ ساجد میر مرتد اور کافر حکومتوں کے خلاف جہاد کو دوسری کافر اور مرتد

حکومتوں کی اجازت پر محصور کرتا ہے، اور استشہادی عملیات کو رد کرتا ہے اور مجاہدین کے خلاف اور الولاء والبراء کی عقیدے کے خلاف پاکستانی فوج کے کردار کی تعریف کرتا ہے۔

جیسا کہ اسی ماخذ میں ۲ اکتوبر ۲۰۱۸ کو بیان کیا گیا ہے کہ: «جہاد افراد، گروہوں اور جماعتوں کے لیے جائز نہیں، بلکہ یہ عمل اسلامی ممالک کی اجازت سے عمل میں لایا جائے گا»۔ اسی طرح پروفیسر ساجد میر کہتا ہے :» نوجوانوں میں ایک منظم اور تعلیمی سازش کے تحت غیر ملکی سوچ پھیلائی گئی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ خودکش حملے جنت میں داخل ہونے کا سبب ہیں، ہم دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پاکستانی فوج کے کردار کو سراہتے ہیں»۔



جہاد کا اختیار صرف ریاست کے پاس ہے: پروفیسر ساجد میر

دہشت گردی کے خاتمے کیلئے پاک فوج کا کردار قابل تحسین ہے، امیر جمعیت اہل حدیث

لاہور (خصوصی نامہ نگار) امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ جہاد صرف کا اختیار صرف ریاست کے پاس ہے کسی فرد یا تنظیم کو ایسے کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ پیغام پاکستان کے عنوان پر اس قومی بیانیہ کو تمام مکاتب فکر کی حمایت حاصل ہے۔ سادہ لوح نوجوانوں میں ایک سازش کے تحت فکری انتشار پیدا کیا گیا۔ اور خودکش حملوں کو جنت میں داخلے کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پاک فوج کا کردار قابل تحسین ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے جامعہ سلفیہ میں وفاق المدارس السلفیہ کے زیر اہتمام 'پیغام پاکستان' سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے مزید کہا کہ امن قوم وملت کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ہم کسی شعبے میں ترقی نہیں کر سکتے۔ ہزاروں فوجی افسران اور سپاہیوں نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ان کے ساتھ سلامتی کے دیگر اداروں ایجنسیوں نے بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ تب جا کر یہ فتنہ فساد ختم ہوا۔ سیمینار سے شیخ الحدیث مولانا محمد یونس، پروفیسر نجیب اللہ طارق نے بھی خطاب کیا۔ سیمینار میں وفاق المدارس السلفیہ پاکستان سے منسلک جامعات اور مدارس کے شیوخ الحدیث اور منتظمین ذمہ داران نے شرکت کی۔



یہ جمعیت جہاد کو حرام قرار دیتی ہے اور اسے مرتد پاکستانی ریاست کے اختیار سے جوڑتی ہے، اسی مأخذ میں ۲ اکتوبر ۲۰۱۸ کو بیان کیا گیا ہے: «جہاد کا اختیار صرف ریاست کے پاس ہے اور کسی فرد یا گروہ کو اجازت نہیں ہے۔ لہٰذا تمام مذہبی جماعتیں اور گروہ «پیغام پاکستان» کی حمایت کرتے ہیں، نوجوانوں میں ایک منظم اور سوچی سمجھی سازش کے تحت غیر ملکی سوچ پھیلائی گئی ہے، اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ خودکش حملے جنت میں داخل ہونے کا باعث ہیں، ہم دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پاکستانی فوج کے کردار کو سراہتے ہیں»۔


ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی سب سے بہتر مددگار ہے (القرآن)

☎ 35404061-65

روزنامہ پاکستان لاہور

چیف ایڈیٹر: مجیب الرحمن شامی

THE DAILY PAKISTAN LAHORE

ایڈیٹر: عمر مجیب شامی

جلد 28 | منگل 21 محرم الحرام 1440ھ 2 اکتوبر 2018ء 18 اسوج 2075 ب، صفحات 12، قیمت 15 روپے | شمارہ 214

جہاد کا اختیار صرف ریاست کے پاس ہے، پروفیسر ساجد میر

کسی فرد یا تنظیم کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں، امن قوم وملت کی بنیادی ضرورت ہے

جامعہ سلفیہ میں وفاق المدارس السلفیہ کے زیر اہتمام 'پیغام پاکستان' سیمینار سے خطاب



یہ گمراہ کن تنظیم ایک کتے کی دوسرے کتے سے ملاقات کو بیان کرتی ہے، جیسا کہ ۱۱ جنوری ۲۰۱۶ کو اسی ماخذ میں کہا گیا ہے: «سعودی سلطنت کے شہزادے محمد بن سلمان کی پاکستان کے آرمی چیف جنرل راحیل شریف سے ملاقات»۔ اور یہ کہ پاکستان کی اہل حدیث برادری کے رہنما پاکستانی فوج

کے سربراہان سے ملاقاتیں کرتے رہے ہیں اور ان کی تعریفیں کرتے رہے ہیں، جیسا کہ ۲۷ نومبر ۲۰۱۶ کو اسی مأخذ میں ذکر کیا گیا ہے: جمعیت اہل حدیث کے نائب صدر شیخ علی محمد ابو تراب نے پاک فوج کے جنرل عابد لطیف خان سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔

اور اسی تنظیم کے سربراہان جابر اور طاغوتی دھڑوں کے شیوخ سے ملاقاتیں اور بات چیت کرتے چلے آرہے ہیں، جیسا کہ اسی مأخذ میں ۱۹ ستمبر ۲۰۱۶ کو کہا گیا تھا: «جمعیت کے جنرل سیکرٹری (یعنی جمعیت اہلحدیث پاکستان) شیخ حافظ عبدالکریم پاکستان اسمبلی کے رکن کی شیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس کے ساتھ ملاقات»۔



ان لوگوں کی پاکستان کی پارلیمنٹ کے جابروں کے ساتھ بھی ملاقاتیں اور بات چیت ہوتی ہے، جیسا کہ اسی مأخذ میں ۲۳ مئی ۲۰۱۶ کو بتایا گیا ہے: اس تنظیم کے جنرل سیکرٹری اور پارلیمنٹ آف پاکستان کا رکن ڈاکٹر حافظ عبدالکریم قادر اور تنظیم میں نائب صدر شیخ علی محمد ابو تراب کے آپس میں ملاقات.



مرتد ساجد میر خود پارلیمنٹ کا رکن ہے اور اپنے فیصلے پارلیمنٹ میں لے کر جاتے ہے، جیسا کہ اسی ماخذ میں ۲۲ نومبر ۲۰۱۷ کو ذکر کیا گیا ہے: «جمعیت کے صدر پروفیسر ساجد میر نے پارلیمنٹ کے سامنے شیخ علی محمد ابو تراب کے اغوا کا معاملہ اٹھایا اور پاکستان کی سینیٹ کے اسپیکر نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت کو اسے جلد از جلد رہا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کے اغوا میں ملوث افراد کے بارے میں اس پارلیمنٹ کو رپورٹ پیش کرنی چاہیے کیونکہ وہ ایک محب وطن شخصیت ہے۔

مرتد جماعت مسلم لیگ پاکستان، جمعیت اہل حدیث کے نائب صدر کی تعریف کرتے ہے اور اس گمراہ تنظیم کے نزدیک الولاء والبراء کا عقیدہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

جمعیت اہل حدیث پاکستان ،پاکستان میں حکمران مرتد جماعتوں کی تعریف بھی کرتے ہے، جیسا کہ اسی مأخذ میں ۹ جولائی





۲۰۱۷ کو بتایا گیا ہے: تنظیم کے نائب صدر شیخ علی محمد ابو تراب کی مسلم لیگ حکمران جماعت کے سینیٹر اور سینیئر رہنما راجہ ظفرالحق سے ملاقات۔

پاکستان کی جمعیت اہل حدیث، سعودی عرب کی مرتد حکومت اور اس کے ظالم بادشاہ شاہ سلمان اور ان کے بیٹے محمد بن سلمان کے ساتھ ساتھ سارے عرب اور عجم کے طاغوتی دھڑوں سے وفاداری اور یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں، جیسا کہ اسی ماخذ میں ۴ مارچ ۲۰۲۱ کو بتایا گیا ہے: «پاکستان کی اہل حدیث سوسائٹی سعودی عرب کے موقف کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتی ہے اور امریکی رپورٹ کو مسترد کرتی ہے»۔


تعرب جمعية أهل الحديث باكستان عن تضامنها التام مع موقف المملكة العربية السعودية الرافض لتقرير الأمريكية .

أعربت جمعية أهل الحديث المركزية بباكستان عن رفضها لكل ما من شأنه المساس بسيادة المملكة العربية السعودية، وتؤكد على أهمية الدور الأساسي للمملكة بقيادة خادم الحرمين الشريفين الملك سلمان بن عبدالعزيز آل سعود وولي عهده الأمين، وما تضطلع به من سياسة الاعتدال إقليميا وعربيا ودوليا، وما تبذله من جهود في تعزيز الأمن والاستقرار في المنطقة.

وان الأمة الإسلامية تعلم جيدا، أنه يستهدف بمثل هذه التقارير تشويه صورة ومكانة المملكة العربية السعودية التي تمثل العمق الاستراتيجي للعالم العربي والإسلامي.

وتؤكد الجمعية الوقوف بجانب المملكة العربية السعودية وقيادتها لمواجهة التحديات وجميع التهديدات المتواصلة التي تستهدف المساس بأمن واستقرار بلاد الحرمين الشريفين.

اسی مأخذ نے ۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ کو کہا: «پاکستان کی مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کے قائدین سعودی عرب کے قومی دن کے موقع پر اعلیٰ ترین الفاظ کے ساتھ حرمین شریفین کے اعلیٰ حکمران بادشاہ سلمان بن عبدالعزیز اور ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان بن عبدالعزیز اور سعودی عرب کی حکومت اور معزز عوام کو مبارکباد پیش کرتے ہیں»۔

اور اسی مأخذ میں ۲۵ اگست ۲۰۲۰ کو بیان کیا گیا ہے: مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سیکرٹری جنرل شیخ ڈاکٹر سینیٹر عبدالکریم بخش کا آج کے ۲۴ اگست ۲۰۲۰ کو ہونے والے اجلاس میں خطاب: پاکستان کے سینیٹ کے ارکان نے اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان اچھے تعلقات کا ذکر کیا اور اسی طرح پاکستانی عوام کے ساتھ سعودی عرب کے اچھے کاموں اور پوزیشن کو بھی یاد کیا۔



اور اسی ماخذ میں ۲۹ اپریل ۲۰۲۲ کو کہا گیا: «ہم تاریخی تعلقات کی گہرائی کو سراہتے ہیں جو سعودی عرب اور پاکستان کو اکٹھا کرتے ہیں»۔



اليوم الوطني السعودي 91

جمعية أهل الحديث تهنئ قادة المملكة بمناسبة اليوم الوطني 91

ترفع جمعية أهل الحديث المركزية باكستان وقادتها أسمى أيات التهاني والتبريكات بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية إلى مقام خادم الحرمين الشريفين الملك سلمان بن عبد العزيز و ولي عهده الأمير محمد بن سلمان بن عبدالعزيز ، وحكومة المملكة والشعب السعودي الكريم.

إسلام آباد (.) رفع قادة جمعية أهل الحديث المركزية باكستان إلى مقام خادم الحرمين الشريفين الملك سلمان بن عبد العزيز أيده الله وصاحب السمو الملكي الأمير محمد بن سلمان بن عبدالعزيز ولي العهد نائب رئيس مجلس الوزراء وزير الدفاع، وحكومة المملكة والشعب السعودي الكريم، أسمى أيات التهاني والتبريكات بمناسبة اليوم الوطني للمملكة العربية السعودية.

بهذه المناسبة قال معالي الشيخ البروفيسور ساجد مير رئيس جمعية أهل الحديث المركزية باكستان عضو مجلس الشيوخ الباكستاني نحن الشعب الباكستاني إذ نعبر عن فرحتنا بهذه المناسبة الكريمة لنقدر جهود المملكة العربية السعودية في حل قضايا المسلمين في مشارق الأرض ومغاربها بقيادة خادم الحرمين الشريفين وأثنى بالجهود المبذولة لخدمة ضيوف الرحمن وأضاف بأن جمعية أهل الحديث باكستان تفتخر مواقف المملكة المشرفة تجاه قضايا الأمة الإسلامية ودورها الكبير في تحقيق الأمن والاستقرار في المنطقة

وأضاف معاليه بأن العالم الإسلامي يتذكرون بكل فخر واعتزاز هذه الذكرة الخالدة لمسيرة التوحيد التي جسدت الدور البطولي حين وحد المغفور له بإذن الله الملك عبدالعزيز بن عبد الرحمن آل سعود أقاليم الجزيرة العربية في دولة واحدة قوية ومتماسكة .

و قال الدكتور عبد الكريم بخش الأمين العام للجمعية عضو مجلس الشيوخ الباكستاني بأن الأمة الإسلامية تقدر وقوف خادم الحرمين الشريفين مع المسلمين والحرص على وحدة الصف وتوحيد المواقف العربية والإسلامية والدفاع عن قضايا الأمتين العربية والاسلامية وفي المقدمة منها القضية الفلسطينية وفي القلب منها القدس الشريف..

وأضاف بأن الشعب الباكستاني يعتز بمواقفه الرشيدة تجاه حل القضايا الإسلامية والعالمية وبالإضافة إلى عنايته الخاصة بالشعب الباكستاني في كل كارثة وأزمة

وقال الشيخ علي محمد أبو تراب رئيس حركة الدفاع عن الحرمين الشريفين نائب رئيس جمعية أهل الحديث المركزية باكستان: لا ننسى الشكر والتقدير إلى مقام خادم الحرمين الشريفين وحكومته الرشيدة على ما تحقق في عهده الزاهر من الإنجازات الكبيرة من التوسعة التاريخية للمسجد الحرام والمسجد النبوي الشريف وخدماته الجليلة لضيوف الرحمن من الحجاج والمعتمرين، وبهذه المناسبة ثمّن فضيلته عالياً الانجازات الكبيرة التي تحققت على كافة المستويات السياسية والاقتصادية والتنموية في عهد خادم الحرمين الشريفين الملك سلمان بن عبدالعزيز آل سعود، والتي جسدت مسيرة البناء والتطوير والنهضة والاستقرار .

ونسأل الله تعالى أن يديم العزة والرقى للمملكة العربية السعودية والأمن والسلام لجميع بلاد المسلمين إنه سميع مجيب قريب.



جمعية أهل الحديث المركزية بباكستان
Markazi Jamiat Ahlehadith Pakistan

یہ گمراہ جماعت سمجھتی ہے کہ سعودی عرب کی مرتد حکومت امت اسلامیہ کا فخر ہے، جیسا کہ انھوں نے ۲۵ تاریخ ۲۰۲۰ کو اسی مأخذ میں کہا تھا: «سعودی عرب امت اسلامیہ کا فخر ہے، جنھوں نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو معمول پر نہ لانے کا اعلان کیا ہے، پاکستان اور سعودی مملکتوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور ان کا نظریہ ایک ہی دل سے ہے، دشمنوں کی کسی بھی قسم کی سازش ان کے تعلقات کو نہیں توڑ سکتی»، جمعیت کے صدر اور رکن سینیٹ شیخ پروفیسر ساجد میر۔

مثبت، پاکیزہ اور انسان دوست صحافت کا علمبردار
روزنامہ شورش گوجرانوالہ
DAILY SHORASH GUJRANWALA
چیف ایڈیٹر اورنگ زیب اکرم
ایڈیٹر: اویس جہاندار
جلد 1 | منگل 5 محرم الحرام 1441ھ 25 اگست 2020ء، 10 بھادوں، صفحات 4، قیمت 10 روپے | شمارہ 10

سعودی عرب امت مسلمہ کا فخر، اسرائیل کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا — سینیٹر ساجد میر

پاکستان اور سعودی عرب دوستی کے اٹوٹ بندھن میں بندھے ہیں دنیا کی کوئی طاقت انکے برادرانہ تعلقات میں رخنہ نہیں ڈال سکتی

سعودی سفیر نواف بن سعید المالکی کی جانب سے اسلام آباد میں پاکستانی علمائے کرام کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ سے خطاب

اور اسی مأخذ میں انہوں نے ۲۱ جون ۲۰۲۲ کو کہا تھا کہ: حرمین شریفین کی قدر اور مملکت سعودی عرب کی خدمات پر



ایک کانفرنس اسلام آباد میں جمعیت اہل حدیث کے صدر محترم شیخ پروفیسر ساجد میر کی سربراہی میں منعقد ہوئی۔ جس میں سینیٹر محمد صادق سنجرانی، سعودی سفیر نواف بن سعید المالکی، شیخ عبدالغفور حیدری، شیخ ڈاکٹر عبدالکریم بخش، شیخ شاہ اویس نورانی نے بھی شرکت کی۔

اسی جمعیت اہل حدیث کو مرتد سعودی عرب کے ساتھ اپنے تعلقات پر فخر ہے، جیسا کہ ۱۳ اگست ۲۰۲۰ کو اسی مأخذ میں کہا گیا ہے: «ہمیں اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سعودی عرب کے بادشاہ کے درمیان گرمجوشی، دوستانہ تاریخی تعلقات پر فخر ہے»۔

نفتخر بالعلاقات التاريخية الودية الحميمة
بين جمهورية باكستان الإسلامية
والمملكة العربية السعودية
جمعية أهل الحديث المركزية باكستان

اور اسی ماخذ میں ۱۶ ستمبر ۲۰۲۲ کو آیا تھا کہ: علماء کونسل کے رکن اور سعودی عرب کی شاہی عدالت کے مشیر سعد بن نصیر الششری نے پاکستان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سربراہ شیخ پروفیسر ساجد میر اور ان کے ہمراہ وفد سے ملاقات کی، جن کا سعودی عرب کا سرکاری دورہ تھا۔





اور اسی مأخذ میں ماہ جنوری ۲۰۲۲ کو آیا تھا کہ: «اللہ تعالیٰ اپنے پیارے شیخ علامہ صالح الحیدان پر رحم کرے، انہوں نے علم کے نشر اور اشاعت اور اللہ کی طرف دعوت کے راستے میں اپنے آپ کو قربان کردیا، اللہ ان پر رحم اور کرم کرے اور جو کچھ بھی انہوں نے کیا ھے اللہ تعالیٰ اسے نیکیوں کے ڈھیر میں بدل دے، ہم شیخ کی وفات پر مملکت سعودی عرب کی قیادت، علماء کونسل کے اراکین، ان کے اہل خانہ اور پوری امت اسلامیہ کے ساتھ دلی تعزیت کرتے ہیں»۔

یہ گمراہ تنظیم ہر لحاظ سے سعودی حکومت کے ساتھ ہے، جیسا کہ اسی مأخذ میں ۴ مارچ ۲۰۲۱ کو کہا گیا ہے: «یہ کمیونٹی سعودی عرب کے بادشاہ کی مکمل حمایت کا اعلان کرتی ہے»۔



یہ تنظیم سعودی عرب کے مرتد حکمرانوں کے لئے تحفظ اور امن کی خواہاں ہے، جیسا کہ ۱ اپریل ۲۰۲۱ کو اسی ماخذ میں کہا گیا ہے: «اللہ کے سوا کوئی طاقتور نہیں، اے اللہ! دو مقدس مساجد اور ان کے عزت مآب ملک اور ان کی ذہین اور ہوشیار قیادت کی ہر قسم کے نفرت اور سازشوں سے حفاظت کر».

اسی مأخذ میں ۲۲ مئی ۲۰۲۰ کو بھی آیا تھا کہ: «اللہ تعالیٰ سعودی عرب کے قائدین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس ملک کے حرمین شریفین کو کسی بھی قسم کے نقصان سے محفوظ رکھے، پاکستان میں اہل حدیث کمیونٹی حرمین شریفین کے متولی اور ان کی دانشمند حکومت کا ان دو مقدس مساجد کی سرپرستی اور اس نیک کام کے لئے ہر قسم کی کوشش کرنے کے لئے شکر گزار اور مشکور ہے».



یہ تنظیم مرتد سعودی حکومت کے پاکستان کی کافر حکومت کے ساتھ تعلقات کے بارے میں بات کرتی ہے، کیونکہ اسی مأخذ نے ۲۵ اکتوبر ۲۰۲۲ کو کہا تھا کہ: «ہم ان تاریخی تعلقات کی گہرائی کو سراہتے ہیں جو سعودی عرب اور پاکستان کو متحد کرتے ہیں، وزیراعظم پاکستان کے دورہ سعودی عرب اور ولی عہد کے ساتھ ان کی بات چیت کے دوران حاصل شدہ امور



کو بھی سراہتے ہیں، جس سے سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو وسعت ملے گی»۔

اور اسی ماخذ میں ۱۳ اگست ۲۰۲۰ کو کہا گیا تھا کہ: «سعودی عرب خطے کی سلامتی اور استحکام کی حمایت اور قوم کے اتحاد کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے», اور اسی مأخذ میں ۱۲ نومبر ۲۰۲۰ کو بتایا گیا تھا کہ: «مرکزی جمعیت اہل حدیث ہیگ (نیدرلینڈ) شہر میں سعودی عرب کے سفارت خانے پر فائرنگ کے واقعے کی شدید مذمت کرتی ہے»۔



پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبا

دہشت گرد کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے، محمد ابوتراب

دہشت گردی کے خاتمے کے لیے سب کو مل کر ایک لائحہ عمل طے کرنا ہوگا

مانچسٹر حملوں کی شدید مذمت، اسلام امن وسلامتی اور بھائی چارے کا دین ہے

کوئٹہ (پ ر) امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث بلوچستان ممبر اسلامی نظریاتی کونسل مولانا علی محمد ابوتراب نے مانچسٹر حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردانہ کارروائیاں کرنے والے انسانیت دشمن عناصر ہیں جو کسی بھی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے، دہشت گردی کے خاتمے کے لیے سب کو مل کر ایک لائحہ عمل طے کرنا ہوگا اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا دہشت گردوں کا کوئی مسلک تو کیا دین اور مذہب بھی نہیں، اسلام امن وسلامتی اور بھائی چارے کا دین ہے اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کے ایسے عناصر اور رویوں کا قلع قمع کرنا ہوگا جن کے ذریعے دہشت گردی کو فروغ مل رہا ہے، انھوں نے کہا کے پاکستان خود دہشت گردی سے سب سے زیادہ متاثر ہے، پاکستان کی حکومت اور مسلح افواج نے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے قابل قدر کردار ادا کیا ہے اور اس سلسلے میں پوری پاکستانی قوم اور علمائے کرام اور دینی رہنماء افواج پاکستان کی پشت پر ہیں اور آپریشن ضرب عضب اور ردالفساد میں ہمارے نوجوانوں کی قربانیاں قابل قدر ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی بحرین کی طاغوتی حکومت کے ساتھ وفاداری اور اتحاد کو دیکھیں، جیسا کہ ۲۸ اکتوبر ۲۰۱۷ کو اسی مأخذ میں کہا گیا ہے: «پاکستان میں اہل حدیث کی مرکزی جمعیت دہشتگردی کے اس دھماکے کی پرزور مذمت کرتی ہے، جو کہ مملکت بحرین کے پولیس کی ایک بس پر ہوا ہے»۔

۲۱ فروری ۲۰۲۰ کو اسی مأخذ نے کہا گیا کہ: «بحرین کے بادشاہ شاہ حمد بن عیسیٰ بن سلمان آل خلیفہ نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سینیٹ کے اسپیکر اور ان کے ہمراہ آنے والے وفد سے ملاقات کی»۔





اور اسی مأخذ میں ستمبر ۲۰۱۹ کے مہینے میں ایک بیان میں کہا گیا تھا کہ: مملکت بحرین میں شوریٰ کے رکن شیخ عادل بن عبدالرحمٰن المعوده کا مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکز کا دورہ۔



۲۰ فروری ۲۰۲۰ کو اسی مأخذ نے ایک بیان میں کہا: محمد صادق سنجرانی کی سربراہی میں سینیٹ آف پاکستان کے وفد نے بحرین کا دورہ کیا، جس میں جمعیت اہل حدیث کے سیکرٹری جنرل شیخ ڈاکٹر عبدالکریم بخش اور سینیٹ کے دیگر اراکین بھی ان کے ہمراہ تھے»۔



۱۳ دسمبر ۲۰۱۸ کو اسی مأخذ میں بتایا گیا کہ: پاکستان میں جمعیت اہل حدیث اور اس کے ارکان، شیخ عادل بن عبدالرحمن المعودہ کو بحرین کی مملکت میں کونسل کے رکن کی حیثیت سے تقرری کے موقع پر مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔



یہ گمراہ جماعت ریاست بحرین کو اس کے قومی دن کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہے، جیسا کہ اسی مأخذ میں ۱۸ دسمبر ۲۰۱۸ کو کہا گیا ہے: «پاکستان میں جمعیت مرکزی اہل حدیث، اس کی قیادت اور کارکنوں کی جانب سے مبارک باد پیش کی جاتی ہے اور ہم اس مبارک قومی دن کے موقع پر بحرین کی قوم اور قیادت کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس ملک اور تمام اسلامی ممالک کو سلامتی، عزت اور خوشحالی کی فضا میں سلامت رکھے»۔

اس تنظیم کے سکریٹری جنرل بحرین کے وزیر داخلہ کی طرح مرتدین اور طواغیت کے ساتھ تعلق قائم رکھتے ہیں، جیسا کہ ۲۰ فروری ۲۰۲۰ کو اسی مأخذ میں بیان کیا گیا ہے: ‹ پاکستان کے سینیٹ کے وفد کی سربراہی کی حیثیت سے اسی جمعیت کے چیئرمین محمد صادق سنجرانی نے بحرین کے وزیر داخلہ شیخ راشد بن عبداللہ الخلیفہ سے ملاقات کی»۔



اسی ماخذ میں ۲۸ نومبر ۲۰۱۵ کو یہ بھی بتایا گیا کہ: «شیخ عادل بن عبد الرحمن المعودہ جو کہ بحرین کی مملکت میں کونسل کے ایک رکن ہیں، نے لاہور میں اسی تنظیم کے صدر کے دفتر



کا دورہ کیا۔

پاکستان کی جمعیت اہل حدیث اور قطر کی مرتد ریاست کے درمیان تعلقات کو دیکھیں، جیسا کہ اسی ماخذ میں ۱۹ نومبر ۲۰۱۶ کو بتایا گیا ہے: «مملکت قطر میں سپریم جوڈیشل کونسل کے سربراہ شیخ ڈاکٹر ثقیل بن سیر الشمری نے جمعیت اہل حدیث کے ساتھ منسلک وفاق المدارس السلفیہ کے مرکزی حصے کا دورہ کیا›۔

اسی مأخذ میں ۱۵ مئی ۲۰۱۷ کو یہ بھی بتایا گیا کہ: «قطر کے دوحہ میں ہونے والے سترہویں اجلاس میں اس تنظیم کے رئیس محترم شیخ پروفیسر ساجد میر اور ان کے نائب شیخ علی محمد ابو تراب نے شرکت کی».



اس تنظیم کا کہنا ہے کہ ریاست قطر ایک برادر اسلامی ملک ہے، جیسا کہ جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سپریم ناظم اور پاکستان کی پارلیمنٹ کے رکن عبدالکریم اپنے ٹویٹر اکاؤنٹ @ SenDrAbdulKarim پر کہتے ہیں: «برادر اسلامی ملک قطر نے ایک شاندار کام کیا ہے اور فیفا ورلڈ کپ کا انعقاد کیا ہے، اور اس کے لیے انتظامات کیے ہیں.

انہوں نے بین الاقوامی مبلغین اور علماء کو مدعو کیا ہے اور یہ ایک اچھا قدم ہے اور ہم قطر کی حکومت اور عوام کو مبارکباد پیش کرتے ہیں»۔



کویت کی مرتد اور طاغوتی ریاست سے ان کے اظہار وفاداری کو دیکھیں، جیسا کہ ۲۹ ستمبر ۲۰۲۰ کو جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ٹویٹر پلیٹ فارم پر (@MJAPakistan) ان کے آفیشل اکاؤنٹ میں آیا ہے کہ: «پاکستان میں جمعیت اہل حدیث اور اس کے کارکنان کویت کے امیر شیخ صباح الاحمد الصباح کی وفات کے اس غمگین موقع پر اپنی گہری تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے جنت فردوس کی خواہش کرتے ہیں»۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ کی شریعت کو بدلنے والے پاکستان کے طاغوتی حکمرانوں کے ساتھ جمعیت اہل حدیث پاکستان کی دوستی دیکھیں: ۳۱ مئی ۲۰۲۲ کو سینیٹر اسمبلی ساجد میر کے ٹویٹر پیج @ senatorsajidmir پر آفیشل اکاؤنٹ میں بتایا گیا تھا کہ: «لندن میں سابق وزیراعظم میاں نواز شریف سے ملاقات میں پاکستان کی عمومی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا اور اجلاس میں سینیٹر ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور سینیٹر اسحاق درنہ نے بھی شرکت کی»۔

اسی مأخذ میں جمعیت اہل حدیث نے ۲۸ مئی ۲۰۲۲ کو مرتد نواز شریف کے بارے میں کہہ دیا تھا کہ: ‹آج پوری قوم کے لیے فخر کا دن ہے کہ پاکستان جو کہ عالم اسلام کا واحد ملک ہے، ایٹمی ملک بن گیا ہے اور یہ ایٹمی پروگرام ملک کے دفاع اور دشمن کے مذموم مقاصد کو خاک میں ملانے کے لیے ضروری تھا، اس لیے یہ سارا اعزاز وزیر اعظم میاں نواز شریف کا ہے، کیونکہ انہوں نے تمام خطرات اور بین الاقوامی

پابندیوں کی پرواہ کیے بغیر ایٹمی تجربہ کرلیا اور سعودی عرب کے بادشاہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بین الاقوامی اقتصادی پابندیوں کے اس مشکل وقت میں ہمیشہ کی طرح پاکستان کا ساتھ دیا»۔



اور ۲۸ مئی ۲۰۲۴ کو ساجد میر کے ٹویٹر اکاؤنٹ پر کہا گیا کہ » آج پوری قوم کے لیے فخر کا دن ہے کہ اسلامی دنیا کی واحد ریاست پاکستان ایک ایٹمی ملک بنا، دشمنوں کی عزائم کو ناکام بنانے اور دفاع وطن کے لیے ایٹمی پروگرام ناگزیر تھا اس عظیم منصوبے کا کریڈٹ سیاسی وعسکری قیادت، معزز سائنسدانوں اور اس وقت کے وزیر اعظم میاں نواز شریف کو جاتا ہے»۔

اور اسی طرح ۱۱ فروری ۲۰۲۱ کو اسی مأخذ میں آیا تھا کہ: «نواز شریف کے ساتھ ہمارا باہمی اعتماد کا تاریخی رشتہ ہے، کیونکہ انہوں نے پانچویں بار ہمارے کنڈیڈیٹ (امیدوار) کے لئے ٹکٹ دے دیا، اور ہم میاں محمد نواز شریف کا شکریہ ادا کرتے ہیں»۔

اسی مأخذ میں ۲۳ جولائی ۲۰۱۶ کو یہ بھی کہا گیا تھا کہ: سینیٹر ساجد میر (مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر) نے وزیراعظم نواز شریف کو آزاد کشمیر کے انتخابات میں مسلم لیگ نواز پارٹی کی کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔

یہ تنظیم ان نعروں، بدعات اور کفر پر نہیں رکی، بلکہ وہ مذہبی اتحاد کی ریلی میں بھی شامل ہوگئی، جیسا کہ ۱۲ مئی ۲۰۲۲ کو ٹویٹر پلیٹ فارم پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان @MJAPakistan کے آفیشل اکاؤنٹ سے کہا گیا ہے: شیخ ڈاکٹر عبدالکریم بخش نے ریاض میں «مذاہب کے پیروکاروں میں مشترکہ اقدار» کے عنوان سے ہونے والی ملاقات میں اسلامی عالمی تعلقات کے سربراہ شیخ ڈاکٹر محمد عبدالکریم العیسیٰ سے ملاقات کی۔



یہ تنظیم اسلام میں جہاد کے حکم کو مسترد کرتی ہے، جیسا کہ اسی ماخذ میں ۱۲ جون ۲۰۱۷ کو کہا گیا ہے کہ: «دہشت گردی (جہاد) کا اسلام اور اسلامی شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے»۔ جمعیت اہل حدیث کے سیکرٹری جنزل اور پاکستان کے پارلیمنٹ کے ممبر شیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم بخش۔

اور یہ تنظیم ۲ جون ۲۰۱۷ کو اسی مأخذ میں کہتی ہے کہ:



دہشتگردی کا اسلام اور شریعت سے کوئی تعلق نہیں: حافظ عبدالکریم

اس حقیقت سے اب کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ مسلمان معاشروں اور ممالک میں دہشت گردی کو فروغ دینے والی خود مغربی حکومتیں ہیں، طالبان، القاعدہ اور داعش کے تانے بانے مغرب سے ملتے ہیں

لندن میں ہونے والی حالیہ دہشت گردی میں مسلمانوں کے ناموں کی حد سے زیادہ تشہیر اور غیر مسلم دہشت گردوں کے بارے میں خاموشی مغربی میڈیا اور حکمرانوں کی منافقت کو بے نقاب کر رہی ہے

لاہور (عبدالرحیم قریشی سے) نوجوان نسل دشمن کی سازش اور چالوں کو سمجھے، انتہا پسندی اور دہشت گردی کا اسلام اور شریعت سے کوئی تعلق نہیں، اسلام کا نام لیکر نوجوانوں کو گمراہ کرنے والے اپنے ناپاک مقاصد پورا کرنا چاہتے ہیں، نئی نسل فہم دین جید علماء اور اساتذہ سے حاصل کریں تو ان کو احساس ہوگا کہ دین کی جو شکل ہمیں دکھائی جا رہی ہے یہ محض فتنہ تکفیر ہے اصل دین تو انسانیت کا ہمدرد اور خیر خواہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے لندن دہشت گردی کی واردات کی مذمت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو سمجھ جانا چاہیے اس حقیقت سے اب کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ مسلمان معاشروں اور ممالک میں دہشت گردی کو فروغ دینے والی خود مغربی حکومتیں ہیں (صفحہ نمبر 4 بقیہ نمبر 1)

کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان @pakasitan | کے آفیشل ٹویٹر پیج پر آیا تھا کہ: جمعیت اہل حدیث کے سربراہ ساجد میر کہتے ہیں کہ: صدر پاکستان نے ضلع گوجرانوالہ میں ایک اجلاس میں بتایا: «ہم آج آئین کی حفاظت، اس ملک میں جمہوریت لانے اور اس ملک کے عوام کو حکمرانی کا حق دلانے آئے ہیں»۔

ساجد میر نے بھی اسی مأخذ میں ۲۳ مارچ ۲۰۲۲ کو کہا تھا: «پاکستان کے قومی دن کے موقع پر ہمیں آئین پاکستان کی حکمرانی کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ اس وقت ملک معاشی بحران، سیاسی انتشار اور افراتفری کا شکار ہے۔ اخلاقی بدعنوانی اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے احکامات اور ضوابط سے ملک کی آزادی کو شدید خطرات لاحق ہیں»۔

Markazi Jamiat Ahle Hadee...
@mjah106

سپریم کورٹ کا فیصلہ آئین کی بالا دستی کا مظہر ہے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم
نیوز کےلیے لنک... fb.me/7iupts05R

جمعیت اہل حدیث پاکستان، پاکستان کے شرکیہ آئین کا دفاع کرتی ہے: مرتد ساجد میر نے اس حوالے سے ۱۸ اگست ۲۰۱۴ کو کہا تھا: «ہم آئین اور جمہوریت کے دفاع کے لیے نواز شریف کے ساتھ کھڑے ہیں»۔

اسی طرح انہوں نے ۶ اگست ۲۰۱۵ کو اسی مأخذ میں یہ بھی کہا تھا کہ: «سپریم کورٹ کا فیصلہ آئین پاکستان کی خودمختاری کا اظہار ہے»۔

کافروں اور رافضی تنظیموں کے ساتھ ان کی ملاقات اور اتحاد دیکھیں، جیسا کہ ٹویٹر پلیٹ فارم پر جمعیت اہل حدیث پاکستان @MJAPakistan کے آفیشل اکاؤنٹ پر بیان کیا گیا ہے کہ: «کراچی میں انتخابات سے ایک ہفتہ قبل متحدہ مجلس عمل (مذہبی گروہوں کی یونین) کے پیروکاروں کا شاندار اجتماع»۔

]اسی مجلس عمل کا ایک رکن شیعہ روافض کی تنظیم، تحریک جعفریہ بھی ہے۔

جمعية أهل الحديث باكستان
@MJAPakistan

معالي الأمين العام لجمعية أهل الحديث المركزية باكستان د. عبد الكريم بخش يتعين وزيرا للنقل والمواصلات ويؤدي القسم أمام رئيس الجمهورية ممنون حسين.



٤:٠١ ص · ١٨ مارس ١٨

الیکشن جیتنے پر جمعیت اہل حدیث پاکستان کی خوشی دیکھیں: جیسا کہ ۲۵ دسمبر ۲۰۱۶ کو اسی ماخذ میں بتایا گیا ہے: «اس



یونین کے امیدوار جناب شاہد جنڈیا نے بلدیاتی انتخابات میں ڈیرہ غازی خان کے میئر کے عہدے پر کامیابی حاصل کی»۔ نیز ۱۸ مارچ ۲۰۱۸ کو اسی مأخذ میں کہا گیا ھے کہ: مرکزی جمعیت اہلحدیث کے جنرل سیکرٹری محترم ڈاکٹر عبدالکریم بخش جنہیں وزیر ٹرانسپورٹ و مواصلات مقرر کیا گیا ہے، اور وہ اس وزارت کے انچارج ہیں انہوں نے صدر ممنون حسین کے سامنے حلف لیا»۔

تو اے لوگو! کہ تم ان جمہوریت کے محافظین کو سلف صالحین کی متبعین سمجھ بیٹھے ہو، تم لوگ ان کی چکنی داڑھیوں اور سرخ رومالوں سے غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہو، تم ان کے نعروں سے دھوکہ کھا گئے ہو اور انھوں نے ہر طرح کے فریب میں تم لوگوں کو مبتلا کیا ہے۔

اگر تم لوگ ذرا غور و فکر سے کام لو، تھوڑی تحقیق اور تجزیہ کی راہ پر چلو، ان لوگوں کو قرآن اور سنت کی ترازو پر تولو، تم پر واضح ہو جائے گا کہ یہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانے والے بھیڑیے اسلام کے محافظین ہیں یا جمہوری اور طاغوتی نظام کے سپاہی؟

یہ لوگ اللہ کے قانون کے مقابلے میں ہندوستان برطانوی قانون کے دفاع کو جہاد اور پاکستان کی خدمت کو اسلام کی خدمت سمجھتے ہیں، مندرجہ بالا بحث سے آپ لوگوں کو ان کی پالیسیوں، اہداف اور سیاست سے پوری طرح آگاہی حاصل ہوگئی ہوگی۔

ان قوم پرست اور طاغوتی تنظیموں کے مقاصد اور منصوبوں کو سمجھنے کے لیے اسلام کے سیاسی نظام کے بارے میں اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے۔

ہم آپ سب کو دعوت دیتے ہیں کہ نبوی منہج پر قائم دولہ اسلامیہ کی صفوں میں شامل ہو جائیں، تنظیموں اور افراد کے لبادے میں وطن پرستی اور طاغوت کی عبادت کو چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت شروع کریں۔

آئیے ہم سب مل کر اللہ کے دین میں داخل ہو جائیں اور پوری دنیا میں توحید کا پرچم بلند کرنے کے لیے نبوت کے منہج پر قائم دولہ اسلامیہ کے کارواں کے ساتھ شریک ہو جائیں۔

نبوی منہج پر قائم دولہ اسلامیہ کے عقیدے اور منہج کا مطالعہ کریں، اسی طرح دولہ اسلامیہ کے میڈیا کو فالو کریں، تاکہ آپ لوگ حق اور باطل میں فرق کو، کفر اور اسلام کی دشمنی کو اور امت اسلامیہ کے موجودہ مسائل اور ان کے حل کو سمجھ سکیں۔

وما علینا الا البلاغ۔



طاغوت

اقوام ملحدہ اور مرتد طالبان

ہم کہتے ہیں کہ طالبان ملیشیا نے اقوام متحدہ کے طاغوت پر ایمان لایا ہے، کیونکہ یہ ملیشیا کی اپنی اعتراف ہے کہ ہم نے اقوام متحدہ کے تمام قوانین اور شروط کو تسلیم کیا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہمیں رسمیت پر مانا جائے۔
اقوام متحدہ کی رسمیت کے شرائط درجہ ذیل بنیادی کاموں پر مشتمل ہیں:

جہاد کی تعطیل:

اقوام متحدہ کے رسمی اراکین پر ضروری ہے کہ وہ کفار اور ہمسایہ ممالک کے خلاف مسلح جدوجہد اور ان کے حدود پر تجاوز نہیں کریں گے۔

عالمی محاکموں اور طاغوتی تنظیموں کو ماننا:

(ملیشیا نے بھی بہت قضیے بشمول قضیہ فلسطین؛ انہیں تنظیموں کے حوالے کیے ہیں)۔

اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے نام پر

ان کفری اقلیتوں کے خلاف بھائیوں جیسا سلوک کرنا اور ان کو وہ حقوق دینا جو ملک میں ایک مسلمان کو بھی دی جاتی ہو۔

نامشروع بارڈرز اور وطنی طاغوتی لکیروں کا ماننا

شرعی قوانین کی عدم تطبیق یا آدھا تطبیق

دہشتگردی کے خلاف جدوجہد کرنا



موسسة العزائم
اردو

انقلاب کے بعد

ہجرت اور جہاد کے محاذ کو گرم رکھو!



(بنگلہ دیش کے مسلمانوں کو مجاہدین کا پیغام)





عالم اسلام کے بہت سے خائن اور غدار لیڈر اسلام کے نام پر اپنے علاقوں کو بیرونی حملہ آوروں سے آزاد کراتے ہیں اور اس نام سے وہ اس خطے میں بسنے والے نام نہاد اسلام پسندوں کا فائدہ اٹھا کر بغاوت میں ان کا ساتھ دیتے ہیں لیکن جب انقلاب کی فتح ہوتی ہے تو ان لیڈروں کا اصل چہرہ سامنے آجاتا ہے۔ کبھی ان کا تمام انقلاب اور مزاحمت صرف وطنی اور قوم پرستانہ ہوتا ہے اور کبھی زمین کو ایک طاغوت سے آزاد کرا کے دوسرے طاغوت کے قدموں میں ڈال دیتا ہے.

عرب بہار کے انقلابات، پاکستان کی آزادی اور خطے کے دیگر ممالک کے انقلابات اور آزادی اس کی واضح مثالیں ہیں۔ جس میں انگریزی لباس پہننے والے طواغیت کی جگہ ٹوپی اور پگڑی پہننے والے داڑھیوں والے طواغیت آ جاتے ہیں. اور کبھی ان کے نام صرف مسلمانوں کے ہوتے ہیں باقی ان کے کردار و اخلاق، اور اسلام کے ساتھ بغض و عناد، اور دشمنی میں بیرونی حملہ آوروں سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں صرف چہرے تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور نظام کی ظاہری شکل اور بنیادوں میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ جیسا کہ افغانستان میں سابقہ جمہوریت والے مرتدین تو بھاگ گئے اور ان کی جگہ مرتد طالبان نے لے لی لیکن طالبان کے آنے کے باوجود نظام کا اصل بنیادی ڈھانچہ نہیں بدلا۔

وضعی قوانین، تمام ادارے، محکمے اور وزارتیں وہی پرانی جمہوری نظام کے قوانین کے مطابق آگے بڑھ رہی ہے۔ یہاں تک کہ محکموں میں جمہوری دور کے سزا کے قوانین چل رہی ہے۔ بینکوں میں بھی جمہوری دور کی طرح سودی نظام رائج ہے ۔ اور اب بھی عوام سے مالیات اور دیگر ٹیکسوں کے نام پر پہلے کی طرح جبر، ظلم اور چوری کے ذریعے پیسے بٹورے جا رہے ہیں۔

اسی طرح اکثر ممالک نے اپنے لئے آزادی کا ایک دن مقرر کر رکھا ہے لیکن ہم نہیں جانتے کہ اس دن کی آزادی کا معیار کیا ہے.؟ کیونکہ ان ممالک میں اسلامی احکامات، حدود، اور اسلامی قوانین کیلئے کوئی آزادی نہیں البتہ کفر، کفری نظام ، اور کفری قوانین کے لئے پوری آزادی موجود ہے ۔

ان انقلابات میں سے ایک بنگلہ دیش میں حکمران ڈکٹیٹر اور طاغوت حسینہ واجد کے خلاف عام عوام کی بغاوت تھی۔ حسینہ واجد بھی ان طواغیت میں سے ایک تھی جنھوں نے کئی دہائیوں تک بنگال کے مسلمانوں کے سینوں پر اپنے خونی پنجے گاڑ رکھے تھے۔ اور کسی بھی وحشت وبربریت سے دریغ نہیں کیا کرتی تھی۔ بنگلہ دیش میں صرف اسلام کا نام رہ گیا تھا۔ باقی یہاں توحید کی آواز اٹھانا ایک جرمِ عظیم بن چکا تھا۔ دہشت گردی کے نام پر کئی نوجوانوں کو جیلوں میں ڈالا گیا۔ ہزاروں کو غائب کر دیا گیا اور ماورائے عدالت قتل کیا گیا۔ ان نوجوانوں کا جرم صرف توحید کا عقیدہ تھا جسے بنگالی طواغیت دہشتگردی گردانتا تھا۔

بنگلہ دیش کے مسلمان یہ جان لیں کہ اس ملک کی فوج اور سیکورٹی ایجنسیاں بھی بنگالی طواغیت کے ساتھ ان جرائم میں ملوث ہیں۔ اور یہی فوج اور سیکیورٹی ادارے جو آج تمہارے آگے ہمدردیاں نبھاتے ہیں یہی فوج اور ادارے سابقہ طاغوت کے لئے بھی ہاتھ، پاؤں، اور آنکھوں کے مانند تھے۔ اگر یہ فوج اور ادارے نہ ہوتے تو ان طواغیت کی کوئی طاقت نہیں تھی کہ یہاں مسلمانوں پر ظلم کرے۔ اس لیے ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ تم صرف فرعون اور ہامان کی تکفیر کرنے، قتل کرنے یا جلاوطن کرنے پر مطمئن رہو، بلکہ فرعون اور ہامان کے ساتھ ان کے بغل میں موجود سپاہی بھی بڑے مجرم ہیں۔ ان کی ہمدردیوں پر کبھی بھی یقین نا کریں، یہ ان طواغیت سے زیادہ خطرناک اور بڑے مجرم ہیں، ان کے شر وفساد سے بھی زمین کو صاف کرنا تمہاری ذمّہ داری ہے۔

اے بنگلہ دیش میں رہنے والے مسلمان نوجوان!

بنگلہ دیش ھند کے ساتھ اس براعظم میں ایک سٹریٹجک حیثیت رکھتا ہے یہ خطہ ہندی مشرکوں یا دوسرے مرتد جماعتوں کے ہاتھوں میں گرنے نہ دیا جائے۔ اس کے بجائے آپ اس خطے کو اسلام کا مرکز بنائیں۔ اور یہاں سے پورے ہندوستان اور جنوبی ایشیاء کو فتح کرنے کے لیے گھوڑوں پر زین ڈال کر تیاری کر لیں.

میرے مسلمان بھائیو..!!

ایسا نہ ہو کہ یہ خطہ ایک بار پھر عالمی جاہلی نظام کا شکار ہو جائے اور یہ طواغیت یہاں کھلے عام گھومیں پھریں، ایسا نہیں ہو کہ حسینہ واجد کی جگہ کوئی اور طاغوت آئے اور وہ پہلے طاغوت سے زیادہ تمہارے اوپر ظلم وبربریت کے انگارے



© Anik Rahman/AP Photo/picture alliance



گرائے..

اگر آپ اس سنہری موقع کو ہاتھ سے جانے دیتے ہیں اور ایک بار پھر اس بات پر راضی ہو جاتے ہیں کہ بنگال پر شرکیہ جمہوریت، اور سیکولرزم اپنی جڑیں پھیلائے تو پھر صرف افسوس کے علاوہ تمہارے ہاتھ کچھ بھی نہیں آئے گا کیونکہ فساد، تباہی اور بربادی کا اصل سرچشمہ جمہوریت اور سیکولر سسٹم ہے۔ اس کفر کو نیست و نابود کرنے کے لیے اپنے زورِ بازو آزمائیں اور اگر کوئی آپ کے سامنے رکاوٹ بن جانے کی کوشش کرے تو اسے اپنی پوری طاقت سے روکیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت کچھ اسلام کے دعویدار تنظیمیں جیسے کہ جمعیت علمائے اسلام یا حزب التحریر نوجوانوں کے پاکیزہ جذبات کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کر کے بنگلہ دیش کی موجودہ صورتحال کو اپنے فائدے کی طرف موڑنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لہٰذا، ہم بنگلہ دیش کے مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ وہ ان اسلام کے دعویدار تنظیموں کی سابقہ تاریخ دیکھ لے اور ان کے ماضی پر نظر دوڑائے ۔ کفار کے ساتھ ان کے موالات اور دوستی کو دیکھ لے۔ مشرق ومغرب سمیت دوسرے حربی کفار کے ممالک میں ان کے آزاد سرگرمیوں، اجتماعات، جلسے، جلوسوں، اور دفاتر کو دیکھیں۔

جانتے ہو.....!! جو لوگ حقیقی اسلامی نظام چاہتے ہیں ان کو کفار ایسی سہولیات دیں گے؟

انہیں اسلامی نظام لانے کیلئے کفار کی طرف سے ایسے سرگرمیوں کی آزادی کی اجازت ہوگی..

جو اسلامی نظام صرف احتجاجات، مظاہروں، اور کفار کے آگے رونے دھونے سے آئے تو وہ برائے نام اسلامی نظام ہوگا نہ کہ حقیقی محمدی نظام جیسا کہ طالبان مرتدین کا برائے نام اسلامی نظام جو امریکی ڈالروں سے بھرے ہوئے تھیلوں کی بنیاد پر کھڑا ہے..

اس لیے بنگلہ دیش کے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان حساس حالات کو اسلامی نظام کے فائدے کیلئے ایک موقع غنیمت جان لے۔

اور اسلامی شریعت سوائے ہجرت اور جہاد کے کسی بھی عمل سے وجود میں نہیں آتا۔ آپ کے پاس یہی موقع ہے «حی علی الجهاد» کا مبارک نعرہ بلند کرے۔ ان وطنیت اور قومیت کی سرحدوں کو منہدم کر دو ہر نام ولباس میں موجود طاغوت کے نظاموں، جماعتوں، اور تنظیموں کو نیست ونابود کر دو، اور جہاد فی سبیل اللہ کا مبارک محاذ گرم کر دو، جہاد وہ مبارک اور عظیم عبادت ہے جس کے فضائل سے پورا قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ بھرے ہوئے ہیں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں کیونکہ نیک اعمال دو قسم کے ہیں: **۱؛ لازمی ۲؛ متعدي**

مطلب ایک وہ عمل ہے جس کا تعلق انسان کی اپنی ذات سے ہے، جیسے نماز، روزہ، ذکر وغیرہ۔ اور دوسرا اجتماعی عمل کو کہتے ہیں جن کا تعلق تمام انسانوں سے ہے۔ اس لیے اس اجتماعی عمل کا اجر بہت زیادہ ہے، کیونکہ اس کا فائدہ عام ہے۔ ہر خاص و عام کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے، لہٰذا جہاد کا فائدہ ہر مسلمان حتیٰ کہ کافروں کو بھی پہنچتا ہے۔ مسلمان کی عزت، نفس، مال، دین اور یہاں تک کہ عقل کی بھی حفاظت ہوتی ہے، مساجد اور مدارس آباد رہتے ہیں اور تمام دینی شعائر قائم ہوتے ہیں۔

آج بھی کفار اور مرتدین جو ظاہری اعمال کے بارے میں کچھ نہیں کہتے، یہ بھی جہاد ہی کی برکت ہے، ورنہ یہ کفار اور مرتدین اسے بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ کفار جانتے ہے کہ پھر تمام مسلمان ایک ساتھ بغاوت کر دیں گے۔ اسلئے تو انہوں نے یہ نئے سیکولر جمہوری نظام بنائے ہیں جس میں آپ اپنی ذاتی زندگی میں جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن اجتماعی زندگی میں آپ نظام کے بارے میں خاموش رہیں گے، یعنی انفرادی زندگی میں آپ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج یا دیگر انفرادی عبادات کرتے رہیں، یہ آپ کا اختیار ہے، لیکن آپ اپنے اوپر حاکم نظامِ جمہوریت کی مخالفت نہیں کریں گے۔

اسی طاغوت پر اپنے فیصلے کریں گے، اللہ کی کتاب اور احادیث و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فیصلے نہیں کریں گے۔ دوسرے لفظوں میں، اگر آپ خداوند متعال کی حدود کو نافذ



کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو خارجی، دہشتگرد، اور سخت گیر اسلام پسند کہا جائے گا۔ اور جیل کے سلاخوں کے پیچھے بھی ڈالا جائے گا۔ اور یہ انفرادی عبادتیں بھی صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے آزاد ہیں، اب ان جمہوری نظام کے مختلف اداروں میں مصروف ان نام نہاد مسلمانوں کو دیکھا جائے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کیوں اور کیسے کافر ہیں۔

افغانستان، پاکستان، بنگلہ دیش سمیت تمام نام نہاد اسلامی ممالک کی فوج اور پولیس کیوں کافر ہیں؟ وہ نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، اپنے کیمپوں میں نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، ختم القرآن اور دیگر عبادات ادا کرتے ہیں۔ تو یہ سب اس لئے بھی جمہوریت میں جائز اور آزاد ہے کہ یہ دینِ جمہوریت کے پیروکار غیر شعوری طور پر اس دین پر ایمان رکھتے ہیں اور جمہوریت بھی انہیں اسلام معلوم ہوتی ہے ۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ آپ انفرادی عبادات تو کرتے ہیں لیکن کیا آپ نواقض الایمان سے واقف ہیں ..؟ کلمہ طیبہ کے شروط جانتے ہیں..؟

آپ جس نظام میں کام کرتے ہیں یا یہ فوج پولیس جس نظام سے دفاع کرتے ہیں وہ کس قسم کا نظام ہے...؟

کیا اس نظام نے حدود اللہ نافذ کئے ہیں...؟

کیا یہ نظام کفار کے ساتھ وہی رویہ رکھتے ہیں جس پر اللہ اور اس کے رسول نے امر کیا ہے...؟

کیا اس نظام میں فیصلے اللہ کی کتاب قرآن پر ہوتے ہیں یا انسان کے بنائے ہوئے خود ساختہ قوانین پر...؟

اے بنگلہ دیش کے مسلم نوجوان..!!! یہ جو تم نے اسلام کے نام پر جہدوجہد کیا، مظاہرے کئے، کوششیں کیں، اور ایک نظام کو زمین نیست اور نابود کردیا، اور اس کے بجائے ایک دوسرا نظام حاکم کر رہے ہو تو کیا وہ نظام اسلامی ہوگا۔

کیا حسینہ واجد کے نظام کی جگہ لینے والا یہ نظام بین الاقوامی اصولوں سے ذرا برابر بھی خلاف ورزی کرے گا...؟

کیا یہ نظام اللہ عزوجل کے حدود قائم کرے گا...؟

کیا یہ نظام قومیت اور وطنیت کے سرحدوں کو ختم کر دے گا...؟

کیا یہ نظام تمام کفار کے ساتھ دوستی، خلوص، محبت، اور معاملات کی بجائے جنگ کے میدانوں کو گرم کرے گا...؟

اور علی الاعلان کفار، مرتدین، مشرکین، اور تمام طواغیت کے ساتھ اعلانِ جنگ کرے گا...؟

نہیں.... کبھی بھی نہیں....

تمہارے جہدوجہد کی بدولت ایک طاغوت کی تباہی سے دوسرا طاغوت ایسے حال میں حکمران بنتا ہے جب کہ آپ اپنی جدوجہد سے خوش ہیں اور اس انقلاب کو بنگلہ دیش کے مسلمانوں کی آزادی بھی کہتے ہیں۔

آپ کس آزادی کی بات کرتے ہیں...؟

موجودہ آزادی کا مفہوم اور نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں! اگر کوئی ملک اور نظام خالی نمازوں اور بہت سی مساجد کی تعمیر سے اسلامی بن سکتا ہے تو امریکہ، بھارت اور دیگر غیر مسلم ممالک میں اتنے مدارس اور مساجد ہیں جن کا کوئی حساب نہیں۔

ان میں اور بنگلہ دیش کا سابقہ طاغوتی، ظالم، اور مرتد حکومت یا موجودہ جو بنگال پر حاکم کیا جا رہا ہے ان سب میں کس چیز کا فرق ہے...؟

مختصر یہ کہ یہ موجودہ نام نہاد تنظیمیں سرے سے اسلامی نظام ہی نہیں چاہتے، چاہے وہ اقتدار میں آ جائیں، پھر بھی کفر کیلئے خدمت کریں گے، یہ تنظیمیں سابقہ اسلامی خلفاء، امراء اور فاتحین کی یادیں کبھی تازہ نہیں کریں گے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر اسلام غالب ہوتا ہے تو یہود ونصاریٰ کی قیادت، غلبہ اور دبدبہ ختم ہو جائے گا۔ کفار بھی جہاد کے فوائد سے مختلف طریقوں سے مستفید ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ کافروں کے بچے غلام اور عورتیں لونڈیاں بن جاتے ہیں تو مسلمانوں کے درمیان رہنے کی وجہ سے ان کے لیے اسلام قبول کرنا آسان ہو جاتا ہے اور دنیا اور آخرت میں کامیابی سے ہمکنار

ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اسلام کی تاریخ میں اکثر عظیم ترین لوگ غلاموں یا لونڈیوں کے اولادوں میں سے پیدا ہوئے ہیں۔
جن کی علماء نے تفصیلی سوانح عمری لکھی ہے، جن میں سے بعض قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، سالم بن عبداللہ بن عمر بن عمر بن الخطاب ہیں۔ جو مدینہ منورہ کے مشہور فقہاء میں سے تھے، یہ دونوں لونڈیوں کے اولاد میں سے تھے، «امام نافع» عبد اللہ ابن عمر کے مشہور شاگرد» ان کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ « مالک عن نافع عن ابن عمر « یہ أصح الأسانید ہے، یہ بھی غلام تھا، «امام عکرمۃ» عبد اللہ بن عباس کے مشہور شاگرد جو تفسیر میں بھی امام تھا یہ بھی ابنِ عباس رضی اللہ عنھما کا غلام تھا۔
اسی طرح عامر بن شرحبیل الشعبی اور مکحول الشامی وغیرہ اور بعض خلفاء بھی لونڈیوں کے اولادوں میں سے تھے جن میں مشہور ھارون الرشید اور ان کا بھائی موسی الھادی اور عظیم فاتحین جیسے کہ سیف الدین قطز فاتح تاتار، اور الناصر محمد بن قلاوون جنھوں نے اپنی تلوار سے صلیبیوں کو انتہائی حد تک ذلیل کیا تھا
اسی طرح جزیہ دینے سے ہی کافروں کو امن دیا جاتا ہے اور ایسے حقوق انہیں مہیا ہو جاتے ہے جس سے یہ کفری نظاموں میں محروم رہتے ہیں تو اسلامی نظام صرف جہاد ہی کے ذریعے حاکم ہوتا ہے جہاد کے چند فضائل درجہ ذیل ہیں:

جہاد ایمان کے بعد سب سے بہترین عمل ہے....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، « أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ ، أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ، قِيلَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، قِيلَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : حَجٌّ مَبْرُورٌ ». [صحيح البخاري].
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے...؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا: پھر کون سا عمل سب سے بہتر ہے..؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔ پوچھا گیا: پھر کون سا عمل بہتر ہے...؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج مبرور۔
اس حدیث میں جہاد کی بہترین فضیلت بیان ہوئی ہے کہ ایمان کے بعد اسلام میں سب سے بہترین عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے...

جہاد کے برابر اسلام میں کوئی عمل نہیں....

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ ، قَالَ : « جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ ، قَالَ : لَا أَجِدُهُ ، قَالَ : هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ ، وَلَا تَفْتُرَ ، وَتَصُومَ ، وَلَاتُفْطِرَ ، قَالَ : وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ. [صحيح البخاري]
ترجمہ: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور فرمایا: مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ ﷺ نے کہا: میں نہیں جانتا۔ پھر فرمایا: کیا تم میں یہ صلاحیت ہے کہ جب مجاہد اپنے گھر سے نکلے اور تم اپنی مسجد میں داخل ہو تُو نمازیں پڑھتا رہے اور تھکتے نہیں اور روزہ رکھتا رہے اور افطار نہیں کرتے؟ اس شخص نے کہا: یہ صلاحیت کس میں ہے؟
جہاد کی فضیلت کے بارے میں صرف یہ ایک بھی حدیث کافی تھی کیونکہ اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہے کہ جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں۔ اگر کوئی اور عمل ہوتا تو اسے بتا دیتے کہ دعوت افضل ہے یا علم افضل ہے یا کوئی اور عمل، کیونکہ یہی قاعدہ ہے کہ « تأخیر البیان عن وقت الحاجۃ لا یجوز ».

جہاد افضل عبادت ہے....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ ، قَالَ : « إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ ، وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ ، وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ « , قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ ؟ , قَالَ : « طُولُ الْقُنُوتِ « , قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : « جَهْدُ الْمُقِلِّ « , قِيلَ : فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : « مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ « , قِيلَ : فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : « مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ ، وَنَفْسِهِ « , قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ ؟ قَالَ : « مَنْ أُهَرِيقَ دَمُهُ ، وَعُقِرَ جَوَادُهُ «. [أبو داود ومسند أحمد]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: وہ ایمان جس میں کوئی شک نہ ہو، اور وہ جہاد جس میں خیانت نہ ہو، اور حجِ مبرور (نیکیوں والا حج) پھر پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں طویل قیام ہو۔

پھر عرض کیا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: مسکین کا صدقہ۔ پھر پوچھا گیا کہ کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دیا۔ پھر پوچھا گیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: جس نے مشرکوں سے اپنے سر اور مال سے جنگ کی۔ پھر پوچھا گیا کہ کون سی موت بہتر ہے؟ فرمایا: جس انسان کا خون بھی بہے اور سواری بھی قتل ہو...

یہ شہادت اس لیے بھی سب سے بہتر ہے کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال دونوں قربان کرتا ہے، اس کے مقابلے میں دوسرا شہید جو اللہ کے دین کے لیے صرف اپنے آپ کو قربان کرتا ہے، اور بلاشبہ دونوں میں ہی بہترین بھلائی ہے۔

جہاد جنت کا راستہ ہے....

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرَىٰةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْءَانِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِى بَايَعْتُم بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ. [سُورَةُ التّوبَة : 111]

ترجمہ: بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے تو تم لوگ اس بیع پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے ۔

اس آیت میں مجاہدین کے نفسوں کی قیمت، ان کے بلند مرتبہ اور انعامات کو اس خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ سطور تفصیل کا مقام نہیں ہے، لیکن مجاہد کی روح اس قدر قیمتی ہے، کہ عظیم رب العالمین اتنی زیادہ قیمت کے بدلے میں «جو جنت ہے» مومن سے لیتا ہے۔

اسی طرح جہاد کے کئی اور فضائل بھی ہے۔

1- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : « وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ». [متفق عليه]

ترجمہ ؛ اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔

2- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِيمَانًا بِي وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي ، فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ

أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا ، مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ. [صحيح مسلم]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رب العالمین نے اس شخص کے لیے لازم قرار دیا ہے جو اللہ پر ایمان لائے، رسولوں کی تصدیق کرے اور جہاد کی نیت سے گھر سے نکلے۔ تو اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا یا صحیح سلامت اپنے گھر لوٹائے گا اجر کے ساتھ یا مالِ غنیمت کے ساتھ....

ان تمام احادیث میں عجیب فوائد، اسرار اور بہترین لطف موجود ہے، لیکن ہم ان کو مختصراً چھوڑتے ہیں۔

مجاہد پیچھے بیٹھنے والوں سے بہتر ہے:

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

لا يَسْتَوِى الْقٰعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجٰهِدِينَ بِأَمْوٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجٰهِدِينَ عَلَى الْقٰعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا. [سُورَةُ النِّسَاء : 95]

ترجمہ: اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھے رہنے والے مومن برابر نہیں ، اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالٰی نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے اور یُوں تو اللہ تعالٰی نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے ، لیکن مجاہدین کو بیٹھے رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے ۔

جہاد اسلام کا کوہان ہے...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى رَأْسِ الْأَمْرِ ، وَعَمُودِهِ ، وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ ؟ أَمَّا رَأْسُ الْأَمْرِ فَالْإِسْلَامُ فَمَنْ أَسْلَمَ سَلِمَ ، وَأَمَّا عَمُودُهُ فَالصَّلَاةُ ، وَأَمَّا ذُرْوَةُ سَنَامِهِ فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. [مسند أحمد].

ترجمہ: کیا میں تمہیں بنیادی امر، اس کا ستون اور اس کی کوہان نہ دکھاؤں؟ اسلام کا بنیادی امر ہے، کہ جو اسلام لائے اور اس پر برقرار رہے، اور اس کا ستون نماز، اور اس کی کوہان اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے،

جہاد میں رباط کے فضائل

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : « عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ : عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ». [رواه الترمذي]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو طرح کی آنکھیں ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں جلا سکتی، وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روتی ہے اور دوسرا وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات کا پہرہ دیتی ہے۔

جہاد میں گرد و غبار کے لگنے کی فضیلت....

عن أبي عبس قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : « مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ ». [صحيح البخاري]

جن کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلود ہو تو اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتی ہے،

جہاد میں زخموں کی فضیلت....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ ، حِينَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ. [رواه مسلم]

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اللہ کی راہ میں ایسا کوئی زخم نہیں، مگر قیامت کے دن یہ

مجاہد اسی زخمی حالت میں آئے گا، اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہو گا اس کا رنگ خون جیسا ہو گا۔ اور اس کی خوشبو کستوری (مُشک) جیسی ہو گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شہادت کی موت کی آرزو رکھتے تھے...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو ، فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ ». [رواه مسلم]

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ میری یہ آرزو ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں، اور قتل ہو جاؤں پھر (زندہ کیا جاؤں) پھر لڑوں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر لڑوں، پھر قتل کیا جاؤں،

جہاد بیت اللہ آباد کرنے سے بھی افضل عمل ہے....

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: {أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ ءَامَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْءَاخِرِ وَجَٰهَدَ فِى سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُۥنَ عِندَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظَّٰلِمِينَ}. [سُورَةُ التّوبَة : 19]

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک برابر کے نہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اور مسلم کی ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ: (حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ : مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ ، وَقَالَ آخَرُ : مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَقَالَ آخَرُ : الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ ، فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، وَقَالَ : « لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، وَلَكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ « ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ سورة التوبة آية 19 الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا). [رواه مسلم].

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس بیٹھا تھا، تو ایک شخص نے کہا: اگر میں حاجیوں کو پانی پلاتا رہوں تو میں اسلام میں کسی اور عمل کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ ایک اور شخص نے کہا کہ میں مسجد حرام کی آباد کاری کے بعد کسی اور عمل کا ارمان نہیں کرتا، ایک اور شخص نے کہا کہ جہاد فی سبیل اللہ ان سب اعمال سے بہتر ہے جس کا تذکرہ آپ سب نے کیا، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سب کو ڈانٹا اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے قریب آوازیں بلند نہ کرو، اور یہ جمعہ کا دن تھا، جب میں نے جمعہ کی نماز پڑھی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کے اختلاف کے بارے میں دریافت کیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی ۔

یعنی (سُورة التوبہ کی آیت ١٩)

تو اے بنگلہ دیش کے مسلمانوں.....!!!

جہاد کے فضائل و احکامات اور موجودہ دور میں ان کی ضرورت و اہمیت پر قرآن وسنت گواہی دیتے ہیں۔

اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کے جہاد کی قیادت کون کرے گا، آپ کو یہ امکانات اور زمینہ سازی کون فراہم کرے گا، جہاد کے مقدس فریضے کو آگے بڑھانے اور بنگلہ دیش میں جہاد

کے محاذ کھولنے میں آپ کا ہاتھ کون بٹھائے گا؟

پس مایوس نہ ہوں، مسلمانوں کی حکومت یعنی دولتِ اسلامیہ ہر لحاظ سے آپ کے پیچھے کھڑی ہے۔ ہم ولایت خراسان کے مجاہدین آپ کو ہر قسم کی مدد، رہنمائی اور کامیابی کا یقین دلاتے ہیں آپ ابھی ولایت خراسان کے مجاہدین سے رابطہ کر سکتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ آپ اپنے مقدس خوابوں اور پاکیزہ مقاصد کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر وہاں آپ کے لیے عملی جہاد کا میدان سازگار نہیں ہے تو آپ کے لیے ولایت خراسان کی طرف ہجرت کے راستے کھلے ہیں، اپنے مجاہدین بھائیوں سے رابطہ کیجئے، ولایت خراسان کی طرف ہجرت کریں، یہاں دولتِ اسلامیہ کے معسکرات میں فکری اور جسمانی اعداد حاصل کیجئے، اور پھر بھرپور تیاری اور طاقت کے ساتھ دیگر مقبوضہ اسلامی سرزمینوں سمیت بنگلہ دیش کی سرزمین پر بھی اسلامی نظام اور شریعت مقدسہ کی حکمرانی قائم کیجئے۔

ہجرت ایک شرعی حکم ہے اور ہجرت اسلامی نظام کے قیام کا ایک بنیادی سبب بھی ہے، لہٰذا اسی بنیاد پر ہم بنگلہ دیش کے مومن بھائیوں اور بہنوں کو اللہ کے دین کی مدد ونصرت کی دعوت دیتے ہیں۔ آئیں اور اپنی ہجرتوں سے مجاہدین اور صالحین کی صفوں کو مضبوط کیجئے اور اپنی ہجرت سے بنگلہ دیش سمیت دنیا سے ان طاغوتی، شرکیہ اور جمہوری نظام کو نیست و نابود کر دیجئے....

اور قرآن و سنت نے ہجرت اور مہاجر کے لیے جو بشارتیں دی ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں اگر ہجرت کے فضائل و مناقب پر تفصیل سے لکھیں گے تو اس پر ایک مستقل کتاب لکھی جائے گی، البتہ چند فضائل کو بطور مثال ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ ہجرت انسان کیلئے اللہ کی مغفرت اور رحمت کا سبب ہے...

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: {إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَٰهَدُوا فِى سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰٓئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ}. [سُورَةُ البَقَرَة: 218]

البتہ ایمان لانے والے ، ہجرت کرنے والے ، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں ، اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے ۔

۲۔ ہجرت گناہوں کی بخشش اور جنت میں داخل ہونے کا سبب بھی ہے....

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: {فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَٰرِهِمْ وَأُوذُوا فِى سَبِيلِى وَقَٰتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ}. [سُورَةُ آلِ عِمرَان : 195]

اس لئے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کئے گئے ، میں ضرور ضرور ان کی بُرائیاں ان سے دُور کر دونگا اور بالیقین انہیں اُن جنّتوں میں لے جاؤنگا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے ۔

صحیح مسلم میں ایک حدیث مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ :أَمَا عَلِمْتَ « أَنَّ الإِسْلَامَ يَهْدِمُ ، مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلِهَا ، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ » [رواه مسلم]

ترجمہ: کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور حج بھی پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۳۔ ہجرت کامیابی کی بنیادی سبب ہے....

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {الَّذِينَ ءَامَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَٰهَدُوا فِى سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ}. [سُورَةُ التّوبَة : 20]

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے ہجرت کی اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

۴۔ ہجرت جنت کے مختلف نعمتوں کے حصول کا سبب بھی ہے....

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِى سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوٓا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّزِقِينَ}۔ [سُورَةُ الحَجّ : 58]

ترجمہ: اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رزق عطا فرمائے گا اور بیشک اللہ تعالیٰ روزی دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

۵۔ ہجرت انسان کو امن و سکون کی ضمانت دیتا ہے۔

جب کوئی بندہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں سب سے پر امن جگہ دکھائے گا اور وہاں وہ اُس چیز سے پر امن ہو گا جس سے اس نے ہجرت کی ہے۔

اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {وَمَن يُهَاجِرْ فِى سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِى الْأَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا}. [سُورَةُ النِّسَاء : 100]

ترجمہ: جو کوئی راہ اللہ میں وطن کو چھوڑے گا وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی، جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف نکل کھڑا ہوا اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقینا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہوگیا، اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

٦۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرزو رکھتے تھے اور پسند کرتے تھے کہ وہ انصار میں سے ہوتے، اگر ہجرت نا ہوتا تب لیکن ہجرت ہیں اسلئے مہاجر تھا

حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہے: « لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ , وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنْ الْأَنْصَارِ» [صحيح البخاري]

ترجمہ: انصار جس نالے یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انہیں کے نالے میں چلوں گا۔ اور اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں انصار کا ایک فرد ہونا پسند کرتا۔

۷۔ ہجرت افضل ایمان ہے

ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: (قَالَ : فَأَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : « الْهِجْرَةُ » ، قَالَ : فَمَا الْهِجْرَةُ ؟ قَالَ : « تَهْجُرُ السُّوءَ » ، قَالَ : فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : « الْجِهَادُ » ، قَالَ : وَمَا الْجِهَادُ ؟ قَالَ : « أَنْ تُقَاتِلَ الْكُفَّارَ إِذَا لَقِيتَهُمْ » ، قَالَ : فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : « مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ، وَأُهْرِيقَ دَمُهُ») [مسند أحمد رقم: 16691]

ترجمہ: (صحابی) نے پوچھا: اس نے پوچھا کہ سب سے افضل ایمان کیا ہے؟ فرمایا ہجرت، اس نے پوچھا کہ ہجرت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا گناہ چھوڑ دو، اس نے پوچھا کہ سب سے افضل ہجرت کیا ہے؟ فرمایا جہاد، اس نے پوچھا کہ جہاد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کافر سے آمنا سامنا ہونے پر قتال کرنا، اس نے پوچھا کہ سب سے افضل جہاد کیا ہے؟ فرمایا جس کے

گھوڑے کے پاؤں کٹ جائیں اور اس شخص کا اپنا خون بہا دیا جائے۔

8: - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت میں مہاجر کو انصار پر مقدم کیا ہے ۔

حدیث میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔«يَؤُمُّ الْقَوْمَ ، أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ ، وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً ، فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً ، فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا ... «[صحيح مسلم]

ترجمہ: امامت کا حقدار وہ شخص ہے جو کتاب اللہ کا زیادہ علم رکھتا ہو اور جس کی قرات اچھی ہو ،اگر قرآت میں برابر ہو تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو وہ امامت کرے،پھر اگر وہ ہجرت میں برابر ہو تو جو عمر میں بڑا ہو تو وہ امامت کرے۔»

9:-ہجرت کے برابر کوئی عمل نہیں حدیث میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا :

يَا رَسُولَ اللَّهِ ، حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ أَسْتَقِيمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ ؟ ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ ، فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا » [سنن النسائي رقم: 4121]

ترجمہ: اے اللہ کے رسول مجھے ایسا عمل بتادیں جس پر میں عمل کروں اور ہمیشہ کار بند رہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہجرت کرو اس لئے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ۔

10:-مہاجرین سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے۔

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه، قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أتعلمُ أولَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الجنةَ من أُمَّتي ؟ قُلْتُ : اللهُ ورسولُهُ أعلمُ ، فقال : المُهاجِرُونَ ، يَأْتُونَ يومَ القيامةِ إلى بابِ الجنةِ ، ويَسْتَفْتِحُونَ ، فيقولُ لهُمُ الخزنَةُ : أَوَقد حُوسِبْتُمْ ؟ فَيقولونَ : بِأَيِّ شيءٍ نُحاسَبُ ، وإِنَّما كانَتْ أَسْيافُنا على عَوَاتِقِنا في سبيلِ اللهِ حتى مِتْنا على ذلكَ ؟ قال ؟ فَيُفْتَحُ لهُمْ، فَيَقِيلونَ فيها أربعينَ عَامًا قبلَ أنْ يَدْخُلَها الناسُ) [المستدرك على الصحيحين؛ للحاكم، (2 /80)].

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رض اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کا کونسا گروہ پہلے جنت میں داخل ہو گا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں، فرمایا: «مہاجرین» قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آئیں گے اور اسے کھولنے کا کہیں گے داروغہ کہے گا کیا تمہارا حساب کیا جا چکا ہے ؟ وہ کہیں گے ہمارے ساتھ کس چیز کا حساب کیا جائے گا ؟ حال یہ کہ ہماری تلواریں ہماری کندوں پر تھی اور اسی حالت میں موت آگئی ۔ فرمایا پھر ان کے لئے دروازہ کھولا جائے گا پھر وہ چالیس سال تک وہاں آرام کریں گے قبل اس کے کہ وہاں لوگ داخل ہوں۔

اس طرح اور بھی ہجرت کے بہت سے فضائل ہیں جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں ۔

اور انہیں بشارتوں کی وجہ سے خود کو ان وعیدوں سے بچایا ہے جو قرآن و سنت میں ہجرت نہ کرنے والوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیٓ أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِی الْأَرْضِ قَالُوٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وٰسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيرًا}. [سُورَةُ النِّسَاء : 97]

ترجمہ:جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے(ہجرت نہ کرنے

کی وجہ سے)اُن کی رُوحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا کہ یہ تم کس حال میں مُبتلا تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم زمین میں کمزور و مجبور تھے۔ فرشتوں نے کہا، کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ بڑا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

اے بنگلہ دیش میں بسنے والے مسلمان نوجوانـ

تم اچھی طرح جانتے ہو کہ موجودہ دور میں تمہارے لئے جہاد اور ہجرت کے علاوہ فلاح کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے ۔ اور وقت کے ان حساس حالات کا تقاضا بھی تم سے یہی ہے کہ تم ہجرت اور جہاد کو ترجیح دو۔

اور اگر ان حالات میں بھی تم نے غفلت کی تو جان لو کہ نہ صرف موجود فرصت تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گی بلکہ اسلام کے اس گم شدہ زمین پر دوبارہ کفر و طاغوت کے سائے پھیل جائیں گے۔ جہاد چھوڑنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت وعیدیں ذکر کی ہیں اور جہاد کو چھوڑنے کے اسباب بھی ذکر کی ہیں جب جہاد اتنا اہم عمل ہے توجہاد چھوڑنے والوں کے لیے قرآن و حدیث میں سخت وعیدیں اور سزائیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے بعض آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ۔

عقوبات التخلف عن الجهاد۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو اس بد مرض سے بری الزمہ قرار دیا ہے اور عملاً یہ ثابت کیا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا ، وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً ، فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً ، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي). [رواہ مسلم]

ترجمہ:-اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے ان کمزور مسلمانوں کی فکر نہ ہوتی(جو اسباب نہ ہونے کیوجہ سے نہیں نکل سکتے)تو میں کسی بھی جنگ سے پیچھے نہیں رہتا لیکن میرے پاس بھی اتنے اسباب نہیں ہے کہ ان کو سواریاں دے سکوں اور نہ وہ خود اس کی طاقت رکھتے ہیں اور ہم سے پیچھے رہ جائیں یہ ان کے سخت گراں ہے ۔

سبحان اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تو جہاد سے پیچھے نہیں رہتے لیکن ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنگ میں نہ جانے سے ان کو کتنی تکلیف ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تسلی دینے کے لیے خود پیچھے رہتے ہیں بس یہ ایمان اگر ایک مرتبہ دل میں بس جائے تو موت زندگی سے محبوب ہوتی ہے۔ وفقنا اللہ و ایاکم۔ آمین

الإلقاء بالنفس إلى التهلكة:

جہاد کو چھوڑنا خود کو ہلاک کرنا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {وَأَنفِقُوا فِى سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوَا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ}. [سُورَةُ البَقَرَة: 195]

ترجمہ: اللہ کی راہ میں(مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔

اس آیت کے بارے علماء کے مختلف اقوال ہیں لیکن ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا اثر واضح ہے ۔

جس میں اتا ہے: عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، وَالرُّومُ مُلْصِقُو ظُهُورِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِينَةِ ، فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ ، فَقَالَ النَّاسُ : مَهْ مَهْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ ، فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ : إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ

لَمَّا نَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ وَأَظْهَرَ الإِسْلَامَ قُلْنَا : هَلُمَّ نُقِيمُ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ سورة البقرة آية 195 ، فَالإِلْقَاءُ بِالأَيْدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ ، قَالَ أَبُو عِمْرَانَ : فَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ. [سنن أبي داود وهو صحيح]

ترجمہ: اسلم ابو عمران کہتے ہے کہ ہم مدینہ سے قسطنطنیہ کے غزوے پر گئے غزوے کہ سپہ سالار عبد الرحمٰن بن خالد بن ولید تھے۔ رومی دیوار کیساتھ پیٹھ لگائے ہوئے تھے۔ایک مجاہد نے ان پر حملہ کیا تو لوگوں نے کہا لا الہ الااللہ خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت ڈالو تو ابو ایوب انصاری رض اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی نصرت فرمائی اور اسلام غالب ہوا تو ہم نے کہا آؤ اپنے اموال کی طرف متوجہ ہوں اور اس کی دیکھ بھال کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرو اور خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

تو اپنے اموال میں مصروف ہونا اور جہاد کو چھوڑنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے ۔

ابو عمران کہتے ہیں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مرنے تک جہاد نہیں چھوڑا ۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث پر ایسا باب باندھا ہیں ۔

ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ترك الاتكال على لزوم عمارة أرضه وصلاح أحواله دون التشمير للجهاد في سبيل الله وإن كان في المشمرين له كفاية۔ [صحيح ابن حبان]

ترجمہ : ان حدیثوں کے بیان میں کہ آدمی پر جہاد کے مقابلے میں زمین آباد کرنا اور دیکھ بھال کو چھوڑنا واجب ہے اگرچہ موجودہ مجاہدین جہاد کے لئے کافی ہو ۔

اس حدیث اور امام ابن حبان رحمہ اللہ کے باب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر لوگ جہاد کے لئے کافی ہو تب بھی جہاد کا چھوڑنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے ۔اور لوگ کافی نہ ہو تو پھر تو بطریق اولیٰ ہلاکت کے مستحق ہیں اور آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ مجاہدین کو ہر فن میں افراد درکار ہیں ۔ حاصل یہ ہوا کہ جہاد چھوڑنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے ۔

العذاب الأليم:۔

جہاد نہ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کو دردناک عذاب دیتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. [سُورَةُ التّوبَة : 39]

ترجمہ: تم نہ اُٹھو گے تو خدا تمہیں دردناک سزا دے گا، اور تمہاری جگہ کسی اور گروہ کو اُٹھائے گا، اور تم خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

استبدال القوم:

پچھلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان تھا اگر تم جہاد نہیں کروگے تو اللہ تعالیٰ دوسرے لوگ پیدا کرے گا ، اللہ تعالیٰ کو کسی کی حاجت نہیں ۔ اسی طرح یہ آیت کریمہ ہے۔

وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوٓا أَمْثَٰلَكُم. [سُورَةُ محَمَّد : 38]

ترجمہ: اور اگر تم روگردانی کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسرے لوگ پیدا کرے گا اور وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ غنی اور قادر ہے اگر وہ چاہے تو ایک لفظ سے کافر و مرتد کو ختم کردے لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنین

پر جہاد فرض کیا ہے اس لئے مومنین کو اس پر اجر اور جنت دیتا ہے اس طرح مؤمنین کے سینے ٹھنڈا کرتا غنیمتیں اور فتوحات دیتا ہے یہ مؤمنین کا امتحان ہے کہ کون یہ فریضہ ادا کرتا ہے اور کون ادا نہیں کرتا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم جہاد نہیں کروگے تو تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کرونگا لیکن تم اس سعادت سے محروم ہو جاؤ گے ۔ اس لئے کہ اتنی بڑی خیر میں تم استعمال نہیں ہوتے ہو اور تمہاری جگہ وہ لوگ جو اہل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو موقع دیتا ہے ۔

تسلط الذل:

جہاد چھوڑنا دنیا و آخرت میں ذلت کا باعث ہے

جیسا کہ حدیث میں ہیں: عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ: « إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ ، وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ ، سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ. [رواه أبو داود]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب تم ناجائز سودی کاروبار شروع کرنے لگو، اور گائے کی دم پکڑنے لگو، اور کھیتی باڑی میں مصروف ہو جاؤ ،اور جہاد چھوڑ دوگے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور یہ ذلت تمہارے اوپر سے اس وقت نہیں ہٹائے گا جب تک تم واپس اپنی دین (جہاد) کی طرف نہیں لوٹو گے ۔

اس حدیث میں جہاد کو دین کہا ہے اور ایک دوسری حدیث میں اس میں کچھ اضافہ کیا ہے کہ «وإن الرجل ليتعلق بجاره يوم القيامة فيقول: إن هذا أغلق بابه، وضن عني بماله». [تهذيب الآثار مسند عمر ج1/ص108]

قیامت کے دن ایک آدمی نے اپنے پڑوسی کو پکڑا ہو گا۔اور کہے گا اس نے مجھ سے اپنا دروازہ بند کیا تھا اور مال روک رکھا تھا۔

نكث البيعة وموت الجاهلية:

جہاد چھوڑنا بیعت کو توڑنا ہے اور جاہلیت کی موت ہے۔

عن ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : « مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. [متفق عليه]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے امیر میں ایسی بات دیکھی جو اسے بری لگے تو اس پر صبر کرے۔ اگر کوئی شخص ایک بالشت کی مقدار مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہو کر مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

الموت على النفاق:

جہاد نہ کرنا یا چھوڑنا منافقت کی علامت ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ ». [رواه مسلم]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایسی حالت میں مرا کہ نہ تو جہاد کیا اور نہ ہی جہاد کا ارادہ کیا تو منافقت کے ایک شعبے پر مرا۔

امام نووي فرماتے ہیں: والمراد أن من فعل هذا فقد أشبه المنافقين المتخلفين عن الجهاد فى هذا الوصف فإن ترك الجهاد أحد شعب النفاق. [المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج للنووي ج 13/ص 56]

ترجمہ: مراد یہ ہے کہ جس نے یہ کام کیا تو وہ منافقوں کیساتھ اس صفت میں شریک ہوا جو جہاد سے پیچھے ہٹنے والے ہیں اس لیے کہ جہاد چھوڑنا منافقت کا ایک شعبہ ہے ۔

كثرة الفساد في الأرض:

جہاد چھوڑنے سے زمین میں فساد پھیلتا ہے ۔ اس لئے کہ مفسدین لوگ جیسے کفار ،مرتدین ، باغی ، اور ڈاکو زیادہ ہوتے ہیں تو فساد بھی زیادہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَٰلَمِينَ}. [سُورَةُ البَقَرَة : 251]

ترجمہ: اسی طرح اگر اللہ لوگوں کے ایک گروہ کو دوسرے کے ذریعے نہ ہٹاتا رہتا تو زمین میں فساد پھیلتا لیکن دنیا کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ۔

عملی مشاہدہ ہے کہ جہاد چھوڑنے کی وجہ سے پوری دنیا میں اور بشمول بنگلہ دیش میں کیا حالات چل رہے ہیں یہ سب آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ،کیا اسلام ایسے مفاسد کی اجازت دیتا ہے جو حسینہ واجد کے نظام میں تھے یا انہی مفاسد کیوجہ سے آنے والے نظام میں بھی فساد کا تسلسل رہے گا۔

آپ کیا سوچتے ہیں کہ بنگلہ دیش کے مسلمان جہاد چھوڑنے کیوجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائینگے؟

کیا اس کفر و طاغوت کا مقابلہ صرف دعاؤں اور مظاہروں سے کیا جا سکتا ہے ؟

یا اس کے لیے عملی کام (جہاد) کی ضرورت ہے ؟ ۔

اے بنگلہ دیش کے خوابیدہ مسلمانوں!

کیا تم نے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہیں پڑھی؟ اس شرک، ارتداد، فساد اور بے دینی کا مقابلہ کیسے کیا جائے گا ؟

تم پر لازم ہے کہ اس کفری نظام کو زمین بوس کرنے کے لیے عملی جہاد میں دولت اسلامیہ کا ساتھ دو۔ الحمدللہ ہجرت کے دروازے کھلے ہیں اور تم بآسانی دولت اسلامیہ کے ساتھ شریک ہوسکتے ہو تو آؤ مل کر کفر و شرک کے کالے نظام کی جگہ اللہ تعالیٰ کا نظام نافذ کریں، ان شاءاللہ ۔

اندراس معالم الدين وتعطيل الشريعة:

اسلامی نظام اور جہاد نہ ہو تو دین کے مقدسات دن بدن اجنبی بنتے جاتے ہیں اور لوگ اس سے ناآشنا ہوتے ہیں ۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: وَقَٰتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انتَهَوْا فَلَا عُدْوَٰنَ إِلَّا عَلَى الظَّٰلِمِينَ. [سُورَةُ البَقَرَة : 193]

ترجمہ: تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں ، تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں۔

آج کل ہم دیکھیں تو لوگوں کو اسلامی نظام کی اہمیت کا پتہ نہیں۔ انہوں نے اسلام کے نظام عدل، قضا ، امن و حدود ، لونڈیوں اور غلاموں کے نظام کا مٹھاس نہیں چکا اس لئے تو اسلام اور جمہوریت میں فرق نہیں کرسکتے ۔اس لئے اس سیکولر نظام کے لئے اپنی قیمتی جوانیاں ، وقت اور مال ضائع کر رہے ہیں اور حاکمیت کی توحید کو جانتے تک نہیں۔

شرک عروج کو پہنچا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے قتال کا حکم کیا کہ شرک کو ختم کر دے اور دین کو قائم کر دے۔اسلامی نظام نہ ہونے کی وجہ سے کفری طواغیت نے تمہاری زمین پر اللہ تعالیٰ کے قانون اور نظام کی جگہ من پسند کفری قوانین رائج کیے ہیں۔ تم دیکھتے ہو کہ موحدین کے مساجد و مدارس بند اور زنا کے اڈے کھلے ہیں ۔تم دیکھتے ہو کہ موحدین کو شہید کیا جاتا ہے اور مفسدین کو تحفظ فراہم کیا جاتا ہے تم دیکھتے ہو کے اخلاقی گراف دن بدن گرتا جا رہا ہے اور اسلام کے شعائر کی تذلیل کی جارہی ہے ۔

جہاد اور ہجرت نہ کرنے کیوجہ سے دوبارہ یہ حالات تم پر پلٹ سکتے ہیں ۔

وأعظم العقوبة « قيل لتار الجهاد المرتد »:

سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ تارک جہاد کو حدیث میں مرتد

کہا گیا ہے ۔
مرتد سے مراد لغوی مرتد ہے جو کوئی جہاد کو چھوڑ کر بادیہ نشین ہو جائے ۔ جیسا کہ حدیث میں ہیں: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: « آكِلُ الرِّبَا وَمُوكِلُهُ ، وَكَاتِبُهُ إِذَا عَلِمُوا ذَلِكَ ، وَالْوَاشِمَةُ ، وَالْمَوْشُومَةُ لِلْحُسْنِ ، وَلَاوِي الصَّدَقَةِ، وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ». [سنن النسائي ومسند أحمد وابن خزيمة]
ترجمہ: عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے جب اس کو پتہ ہو، گودنے والی اور گودوانی والی، زکوٰۃ نہ دینے والے اور ہجرت کے بعد مرتد ہونے والے بادیہ نشین قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ملعون ہونگے «
تنبیہ! اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے اس میں حارث الاعور کے نام سے ایک ضعیف راوی ہیں اور ابن خزیمہ میں مسروق کے واسطے سے بھی نقل کیا گیا ہے لیکن بعض محققین نے وِھَم کہا ہے اور حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اسکے بعض حصے درست شواہد رکھتے ہیں لیکن آخری حصہ درست شواہد نہیں رکھتا ۔ اور بعض نے حسن اور صحیح کہا ہے ۔

اے بنگلہ دیش میں بسنے والے دولت اسلامیہ کے بیٹوں!

جہاد چھوڑنے کی وجہ سے ان عقوبتوں اور سزاؤں پر اپنے گریبان میں جھانکو!
تم ایسا کونسا عذر رکھتے ہو جس کیوجہ سے تم نے جہاد کو چھوڑ دیا ہے اور کفر و طاغوت کے سائے میں زندگی بسر کر رہے ہو ؟ اللہ تعالیٰ کی دین کی طرف لوٹو اور دولت اسلامیہ کے مجاہدین کی مدد کرو۔

اے بنگلہ دیش کے مومنو اور موحد نوجوانوں!!

آخر میں، ہم ایک بار پھر آپ کو مخاطب کرتے ہیں او تاکید کرتے ہے کہ سب سے پہلے آپ وہاں منظم اور منسجم ہوجائیں ، دولت اسلامیہ کے بھائیوں سے رابطہ کریں اور بنگلہ دیش میں جہاد کا محاذ کھولیں، ہمارے ہر قسم کے امکانات آپ کے خدمت میں ہیں ، اگر وہاں آپ کے پاس طاقت نہیں ہیں اور فی الحال وہاں جہاد کا محاذ گرم نہیں کرسکتے تو دولتِ اسلامیہ میں آپ کے بھائی آپ کے راستے کے منتظر ہیں ہجرتیں کیجئے اور دولتِ اسلامیہ کے عظیم اور مبارک قافلے کے ساتھ افریقہ ، شام، عراق، اور خراسان میں شامل ہو جائیں، اور اسلام کی عظیم تر ریاست « جس میں ملیشیاء سے اندلس تک ایک ریاست، ایک امام، اور ایک پرچم ہو» کے دوبارہ قیام کیلئے شامل ہوجاؤ عنقریب دولتِ اسلامیہ دنیا سے صلیبیوں، یہودیوں، اور ان کے غلام طواغیت سے صاف کر دے گی اور دین تمام تر اللہ رب ذوالجلال کیلئے ہو جائے گا۔

تو آئیے...

توحید کے ساتھ ہجرت وجہاد کے مقدس راستے پر چلیں اور اسلام کے مبین دین کیلئے اپنے مالوں اور جانوں کو وقف کر دیں. اور جان لیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ضرور نصرت کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نصرت کرے...

{ولينصرن الله من ينصره}۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ضرور اس کی نصرت کرے گا جو اللہ کی نصرت کرے۔
اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

{إن تنصروا الله ينصركم ويثبت أقدامكم}

ترجمہ ؛ اگر تم اللہ (اس کے دین) کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہاری قدموں کو مضبوط کرے گا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين ۔

موسسة العزائم
اردو

بنگلہ دیش کے

بحران کا حل

ہجرت

دولت اسلامیہ کی صف
میں کھڑے ہونا

جہاد

خلافت

قتال

جماعت کو مظبوطی سے پکڑنا

شریعت

قرآن اور سنت کے رسی کو
مظبوطی سے تھامنا

شرعی نظام کا قیام

بنگلہ دیش سے کفر، لادینیت،
شرک اور ارتداد کا خاتمہ کرنا

انتخابات ڈیموکراسي سیکولریزم

جمهوریت وضعي قوانین

طالبان مرتدین کی
تین سالہ گندگیاں (کامیابیاں)





جب اللہ تعالیٰ کی طاعت اور عبادت کی بجائے کسی بندے کی بندگی شروع ہوجائے اور بند آنکھوں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے گمراہ بندوں کے پیچھے لگ جائے، یا وہ اس قابل نہ ہو اور نہ ہی اتنی علمیت رکھتا ہو کہ حق اور باطل کی پہچان کرسکے اور اپنے سربراہان (طواغیت) کے ہر کام کو شریعت اسلامیہ کے میزان میں رکھ کر تول سکے اور یا پھر یہ سمجھ بھی رکھتا ہو لیکن پھر بھی اپنی آنکھیں بند کرکے اپنے بڑوں کی ہر درست اور غلط امر کو لبیک کہتا ہو، انکی اندھی تقلید کرتا ہو، اگر اس پر یہ واضح بھی کردیا جائے کہ ان کے سربراہان کفر بواح میں مبتلا ہیں پھر بھی ان کے لیے بہانے ڈھونڈتے اور کہتے ہو کہ اس کفر کو کرنے میں بھی ہمارے سربراہان کا کوئی نہ کوئی حکمت ہوگا، ہمارے سربراہ جانتے ہیں اور یہ کہنا کہ یہ ہمارے سربراہوں کی سیاست ہے، یہ بھی ان کی ایک مجبوری ہے۔

تو ایسے لوگوں کا منہج بھی پھر انہیں رہنماؤں کے خواہشات سے لیا جاتا ہے، قرآن اور سنت کی بجائے ان کے سربراہان اپنے فائدے کو دیکھتے ہوئے قرآن کے احکامات میں تحریف کرتے ہیں اور اپنے سے نیچے طبقے کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ وہ راستے جو قرآن اور سنت نے اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے اپنائے ہیں، وہ راستے اور اصول جن کے بناء پر مکمل حقیقی اسلامی شریعت قائم ہوتی ہے ان راستوں پر دور حاضر میں چلنا ناممکن ہے، ابھی ہمیں چاہیئے کہ ہم دور حاضر کے حالات کے مطابق اپنے آپ کو تیار کریں اور دوسرے راستوں سے شریعت اسلامی (!) کو حاکم کریں۔

تو ایسے لوگوں کا انجام آپ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں جو واضح طور پر ارتداد کے گندے پانی میں غوطے مار رہے ہیں۔

آپ لوگ طالبان ملیشیا کے حالات کو شروع سے دیکھ رہے ہیں کہ ان کی بیس سالہ جنگ کی مہار (وہ سیاسی اور تجارتی جنگ جسے یہ لوگ جہاد کہتے ہیں لیکن اسی پاک شعار کے نام پر انہوں نے اپنے آپ کو اقتدار تک پہنچایا اور کفار کے مفادات کو محفوظ کیا) شروع سے ہی ایسے لوگوں کے ہاتھ میں تھی، جو ایک طرف امریکہ کے فوجی قافلوں کو اپنی زمین سے سپلائی کرتے تھے اور ان کے ہوائی حملوں کو کوآرڈینیٹ اور ان کو ہوائی اڈے دیتے تھے اور دوسری طرف اپنی زمین پر طالب ملیشیا کو تربیت بھی دیتے، پالتے اور ان کی مدد کرتے اور انہیں جنگ کی صفوں میں بھیجتے تھے۔

ہاں! یہی امت اسلامیہ کے جسم میں کینسر کی حیثیت رکھنے والا پاکستان تھا جو ملیشیا کے بیس سالہ جنگ کی قیادت کو اپنی ہاتھ میں لیا ہوا تھا، اور اب بھی ملیشیا کے ناک میں موجود رسیوں کے سر آئی ایس آئی کے جرنیلوں کے ہاتھوں میں ہیں، وہ آدمی بہت احمق ہوگا کہ ان کے گزرے بیس سالہ دوستی اور اس رابطے اور تعلق کو دیکھتے ہوئے جیسا کوئی شوہر اپنی بیوی کے ساتھ





رکھتا ہے، پھر بھی ان کے درمیان اس جعلی اور نمائشی جنگوں کو حقیقی جنگ تصور کرتا ہو۔

جہاد ایک پاک اور مقدس فریضہ ہے، جہاد کے اہداف اور اصول واضح ہیں، جب بھی کوئی جہاد پر عمل کرنے کے راستے میں انہیں واضح قرآنی اور نبوی احکام، اصول اور ارشادات سے منہ پھیر لے اور اپنے خواہش کے راستے پر چلے، تو اس کے نتائج ضرور ملیشیا کے جہاد کی طرح ہوں گے، اس وقت پھر کسی کی انفرادی تقویٰ، ذاتی مقاصد اور امید کسی کام کے نہیں اور نہ ہی کوئی نتیجہ دیتی ہیں، جب ملیشیا کا جہاد کے نام پر ہوئے تجارتی جنگ کی قیادت مرتدین اور مشرکین کے ہاتھوں میں ہو، جب ان کے عقیدے کے سرکاری مبلغ اور مدرس مشرک دین محمد کی طرح تصوف کے گندے پانی کے مینڈک ہو، جب ان کا سیاسی قبلہ پاکستان اور عقیدوی تربیت گاہ دیوبند کے خرافاتی پیروں کے کوڑے کا میدان ہو، تو ضرور ان کے جدوجہد کے پہلے دور میں امریکہ کے فوجی اڈے قطر میں انہیں امریکیوں کی مالی لاگت سے ان کے لیڈروں کے ایک ٹولے کو سیاسی برداشت (تعامل) کے نام پر تربیت دینا اور مذاکرات کا اتنا لمبا تسلسل اسی مقصد کے لیے ہوگا، تاکہ ملیشیا کو آہستہ آہستہ سے ارتداد کے اس گندے پانی میں دھکیل دیا جائے، اب اگر ان کے بعض نیچے طبقے کے لوگ یہ دعوہ کریں کہ ہمارے ارادے پاک ہیں اور اسی طرح ہمارے اہداف اور امیدیں پاک ہیں، تو اس کا کوئی مطلب نہیں بنتا، کیونکہ جب تک آپ کا منہج نبوی نا ہو اور عقیدہ توحید کا نہ ہو تو سارے اعمال برباد ہیں، جیسا کہ پشتو میں ایک کہاوت ہیں: هندو ستړی الله ناراضه. جسکا مطلب ہے ہندو تھکا ہوا اور اللہ ناراض۔

مختصر یہ کہ ملیشیا کے اس بیس سالہ جنگ کے دوران ملیشیا کے بڑوں نے اسی مذکورہ دلالی اور کفار کی اسی طرح صادقانہ نوکری کے تحت بہت سے مشکلات جھیلے ہیں، ان کے ہر ایک لیڈر کی گردن میں مختلف ممالک کے خفیہ اداروں کی رسیاں پڑھی تھی، ان کے لیڈروں کو گمراہ اور اسی سرنوشت اور انجام میں ڈالنے کے لیے پگواش کے خفیہ ادارے نے اپنا کام بہت اچھے طریقے سے کیا ہے، اسی ادارے کے کاموں کے بارے میں آپ العزائم نشریاتی ادارے سے نشر ہوچکی ایک خاص کتاب پڑھ سکتے ہیں، اسی ادارے نے ملیشیا کے ایک داڑھی مونڈانے والے عباس ستانکزئی کو بڑی مہارت کے ساتھ تربیت دی، اور آپ لوگوں نے ستانکزئی کی وہ باتیں

سنی ہوگی جس میں وہ کہ رہا ہے کہ انہوں نے ۲۰۰۷ میں خفیہ طور پر امریکہ کے ساتھ قطر میں مذاکرات کے نام پر اپنے ایمان، غیرت اور امت اسلامیہ کے خون اور آنسو کا معاملہ شروع کیا تھا۔

امریکہ نے پگواش کی طرح اپنے دوسرے خفیہ ایجنسیوں کی وساطت سے یہ کام کیا کہ باقی طالب سربراہوں کو بھی اپنے فوجی اڈے تک جلب کرسکے اور پھر آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ مناسب اوقات پر ملا براڈلی اور باقیوں کو قطر تک پہنچادیا اور جب ملیشیا کے یہ سربراہان پوری طرح اہلکار بن گئے اور امریکی حکام اس بات پر مطمئن ہوگئے کہ اب بہت کم مصارف پر طالب سربراہان کو شریعت اسلامیہ کے نام پر انہیں کے ایجاد کردہ ڈیموکریسی اور جمہوریت کو تھوڑے بہت فرق کے ساتھ تطبیق کرسکتے ہیں، اور بہت کم مزدوری پر دولت اسلامیہ کے ساتھ جنگ کو آگے لے کر جاسکتے ہیں، تو وہی ہوا کہ امریکہ کے مصارف سے اور ان کی جانب سے بہت عرصے سے کی گئی محنت رنگ لائی اور ملیشیا کے ساتھ اس تفاہم پر پہنچ گئے کہ اس کے بعد ملیشیا ان کے نیابتی فوجی ہوں گے، امریکہ ان کو ڈالر دیں گے اور ملیشیا ان کی نمائندگی پر دولت اسلامیہ کے ساتھ جنگ کریں گے، اسی طرح امریکہ ان کو ڈالر دیں گے اور ملیشیا نہ صرف یہ کہ حقیقی شریعت اسلامیہ کا راستہ روکیں گے بلکہ شریعت کو بدنام کرنے کا پروجیکٹ بھی آگے لے کر جائیں گے، امریکہ ڈالر دیں گے اور ملیشیا کفار کی حفاظت کریں گے، امریکہ ڈالر دیں گے اور ملیشیا روافض کے ساتھ ساتھ امریکہ نواز باقی کرایہ کے مشرک تنظیموں کا بھی حفاظت کریں گے یہ اور اس کے علاوہ بہت سے مشنز کی وجہ سے امریکہ نے ایک مہینے کے اندر اندر جمہوریت کے مرتدین سے مکمل طور پر افغانستان کو انخلاء کرکے حکمرانی اور حکومت کا سارا ساز وسامان ملیشیا کے حوالے کردیا، اور سب لوگوں نے یہ مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیے کہ طالب سربراہان امریکہ کے خفیہ اڈے قطر سے کندہار تک ان کے فوجی ہوائی جہاز میں انتقال ہوئے اور ان کے نیچے طبقے کے فوجی امریکیوں کی جانب سے ان کو دیے گئے ٹینکوں اور گاڑیوں کے ساتھ کابل میں داخل ہوئے۔

اب تین سال ہوگئے کہ ملیشیا بہت اخلاص کے ساتھ کفار کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور بہت افسوس کی بات یہ ہے کہ ملیشیا تمام کفری اعمال کو اسلام کے نام پر کر رہے ہیں اور اپنے ان کفری اعمال اور مشنز کو اسلام کا نام بھی دے رہے ہیں اور اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کے نیچے طبقے کی فوج بند آنکھوں سے یہ سب کچھ مانتے ہیں جس طرح سے گزشتہ بیس سالوں سے اپنے قائدین کے تمام کفریات کو مانتے آرہے ہیں اور اب تو حالات ایسے ہیں کہ ملیشیا کے بڑے کفار کے ساتھ معاملات اور ان کے نیچے اور







درمیانہ درجوں کے لوگ اخلاقی اور اداری مفاسد، پیسے بٹورنے، عیش اور عشرت میں مصروف ہیں اور اب ان کے لیے اسلام ذرا سا بھی اہمیت نہیں رکھتا۔

تین سال ہوگئے لیکن ملیشیا ابھی بھی بہت ہنر اور مہارت سے اپنے نیچے طبقے کے لوگوں کو شریعت کے نام پر گمراہ کررہے ہیں اور بہت تعجب کی بات یہ ہے کہ ملیشیا کے نیچے درجے کے لوگ اس حال میں کفری نظام کو اسلامی مانتے ہیں کہ اب تک ان تین سالوں میں شریعت کی ایک بھی حد کو نافذ نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی قرآنی حکم کی روشنی میں کفار اور مشرکین کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کیا جس طرح اللہ تعالی مسلمانوں سے چاہتے ہیں۔

ملیشیا اپنے گزشتہ تین سالوں کو بڑی کامیابیوں سے بھرے ہوئے سالوں کی نظر سے دیکھتے ہیں، ہم اس پر بات نہیں کریں گے کہ ملیشیا کے معیشت پر مبنی سیاست کے نتیجے میں امریکہ اور باقی کفار سے کتنے نقد ڈالر سمیٹ چکے ہیں، عالمی بینک کے سودی سسٹم سے کتنا منافعہ کمایا، حرام مالیات اور ٹیکسوں کے سمیٹنے سے یہ لوگ کتنے عوائد حاصل کرتے ہیں، مشرقی ترکستان پر حملہ آوروں اور ایغور کے مسلمان بیٹیوں کے عفت کو لوٹنے والے چینیوں کے ساتھ ان کی دوستی میں انہوں نے کتنے پروجیکٹ شروع کیے ہیں۔

آئیں ہم اس پر مختصر بات کریں گے کہ ملیشیا ان تین سالوں میں معنوی لحاظ سے (!) کتنی گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) پھیلا چکے ہیں، ہم جب ان کے ان سینکڑوں گندگیوں (کامیابیوں) سے کچھ کی طرف اشارہ کریں گے تو یہ خالی دعوہ نہیں بلکہ ان سب کے ثبوت اور اس بارے میں ملیشیا اور ان کے مالکان کے واضح سرگرمیاں اور اعترافات بھی موجود ہیں۔

پہلی: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) حکومت ملتے ہی ان امریکیوں کی حفاظت کرنا جو پچھلے جمہوریت کے مختلف قسم کے مرتدین کو ایک اور مشن کے لیے تربیت دینے کی خاطر ان کو نقل کر رہے تھے اور ملیشیا نے ان فوجیوں کو جو لاکھوں مسلمانوں کے قاتلین تھے؛ کو بغیر توبہ کے معاف کرکے امریکہ کے حوالے کردیا، اور آپ نے ملیشیا کے بے غیرتی کے وہ مناظر بھی دیکھے ہوں گے کہ امریکی فوجی افغان عورتوں کو اپنی گود میں اوپر اور نیچے کر رہے تھے لیکن یہ لوگ بندوق پر انگلی رکھ کر بے شرمی سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے، لیکن یہ اتنی بے شرم مخلوق ہیں کہ پھر بہت فخر سے انہی مناظر کا طعنہ جمہوریت کے مرتدین کو دیتے ہیں کہ تمہاری تو بیویوں کو امریکیوں نے اپنی گودوں میں

اٹھائے رکھا تھا، لیکن خود کو بھول گئے ہیں کہ انہیں کاموں کی حفاظت کرنے والے تو یہ لوگ تھے، لیکن دولت اسلامیہ کے ایک شہسوار مجاہد عبدالرحمن لوگری تقبلہ اللہ نے ان لوگوں کے خون کو شریک کرکے ان کے پرخچے اڑا دیئے۔

دوسری: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) حکومت ملنے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ پورے ملک میں مرتد ظاہر شاہ کے وقت کے وضعی قانون کو تطبیق اور تنفیذ کیا، اور اس بارے میں ان کے بڑوں کے اعترافات بھی موجود ہیں اور اس قانون کی مثالیں بھی موجود ہیں۔

تیسری: بڑی گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) یہ تھی کہ اس وقت امریکہ کے مرکزی خفیہ ادارے کے لیڈر ویلیام برنز خفیہ طور پر کابل آئے، یہاں پر آکر ملا براڈلی کے ساتھ خفیہ ملاقاتیں کی اور انہیں دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ میں مزید مدد دینے کے لیے یقین دلایا۔

چوتھی: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) ان کی یہ تھی کہ کابل میں صلیبی سفارت خانوں کو کھولنے کے لیے راستہ ہموار کیا، ان کو صاف الفاظ میں حفاظت کی یقین دہانی کروائی اور باقی دنیا میں مسلمانوں کے قتل عام میں مصروف حربی کفار کے جاسوسی کے مراکز (سفارت خانوں) کو دعوت دی اور ان کی حفاظتی اقدامات میں تھکے پھر رہے ہیں۔

پانچویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) یہ ہے کہ ایغور کے مسلمانوں کے مسئلے کو چین کا داخلی مسئلہ قرار دینے اور واحد چین کی پالیسی کی حمایت کرنے سے انہیں حربی کفار کی توجہ کو جلب کیا، ان کے ساتھ محبت بھری دوستی شروع کی اور ان حربی کفار کے ساتھ ان کے یہ مذموم معاملے وہ گندگیاں ہیں جنہیں یہ لوگ اقتصادی حصے میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔

چھٹی: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) ان کی یہ ہے کہ پورے ملک میں قبرپرست صوفیوں کے عقیدے کی ترویج اور نشر و اشاعت کو سرکاری شکل دے کر خوب کام کیا اور صوفی مشرکین کے خرافات اور عقیدوی انحرافات کو عام کرنے کے شعبے میں پوری سرمایہ گذاری کی اور یہی تصوف کا عقیدہ ان کا سرکاری عقیدہ بن چکا ہے ان



کے اپنے بیان کے مطابق، جس میں ان کا ایک وزیر جو کہ ندا محمد ندیم کے نام سے جانا جاتا ہے؛ وہ خود بتارہا ہے کہ ان کا ملا ہیبت بھی اسی تصوف کا آدمی ہے، تو تصوف کے شرکی عقیدے کی ترویج اور پھیلنا بھی ان کی ایک بڑی گندگی ہے۔

ساتویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) ان کی یہ ہے کہ انھوں نے یورپین، مشرقی اور مغربی طبقات کے ساتھ ساتھ تمام عالمی کفری برادری اور اقوام متحدہ کو اپنا دوست بنایا ہے، ان کی رضامندی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے اور آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ مسلسل طور پر عالمی برادری، اقوام متحدہ اور امریکہ کو دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ کی رپورٹ، تسلی اور ضمانت دیتے نظر آرہے ہیں۔

آٹھویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) یہ ہے کہ دہشتگردی (اسلام) کے خلاف جنگ اور ظاہر میں انسانی ہمدردی کے نام پر ۳۲ ملین، ۴۰ ملین اور ۸۷ ملین ہفتہ وار ڈالرز کے تھیلے لینے میں کامیاب ہوگئے جو کہ حقیقت میں دوحہ ایگریمنٹ کا ایک حصہ ہے؛ اور اتنی تیزی کے ساتھ ساتھ مسلسل ڈالرز بھیجنا اس بات کی سبب بنا کہ امریکہ کے خارجہ وزارت کبھی کبھار یہ مضحکہ خیز اعلان بھی کرتے ہیں کہ ۲۹۳ میلین ڈالرز غلطی کے ساتھ طالب ملیشیا کو ٹرانسفر ہوئے ہیں۔

نوویں: شیعہ مشرکین کے ساتھ محبت بھری دوستی اور اخوت ان کی ایک اور گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) شمار کرسکتے ہیں، روافض کی حفاظت، ان کی شرکی تقریبات اور عقائد کی دیکھ بال اور ترویج میں حصہ لینا، روافض اور سنی کے درمیان فرق کو ختم کرنا ان کی ایک الگ گندگی ہے۔

دسویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) یہ ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ کے طاغوت کو تسلیم کیا ہے، انہوں نے اقوام ملحدہ کے طاغوتی منشور کے آگے اپنا گردن جھکایا اور اسی کے تحت کفری ملت کے ساتھ شامل ہونے کے تمام شرائط کو پورا کرلیا۔



گیارہویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) ان کی یہ ہے کہ دنیا کے تمام کفار کو اپنے گاؤں اور گھر والوں جیسے خوشی اور غم میں شریک کرتے ہیں، اب مرتد طالبان امریکیوں، روسیوں، چینیوں کے ساتھ ساتھ دنیا کے تمام حربی کفار اور مشرکین کے غم پر غمگین ہوتے ہیں، ان پر ہونے والے حملوں کی مذمت کرتے ہیں اور خود کو سارے دنیا کے تمام کفار کے درد پر دردمند مانتے



ہیں، اب ان کے جنازوں میں شریک بھی ہوتے ہیں اور ان کے لیے مغفرت کی دعائیں مانگتے ہیں۔

بارھویں: گندگی (میلیشیا کی نظر میں کامیابی) ان کی یہ ہے کہ یہ لوگ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کے ساتھ کھڑے ہیں، اس گندگی کو بھی یہ لوگ بڑی ترقی مانتے ہیں اور اس پر دل کی گہرائیوں سے خوش ہیں کیوں کہ یہ لوگ اب کفر کے اتحادیوں میں سے ایک ہیں۔

تیرھویں: گندگی (میلیشیا کی نظر میں کامیابی) ان کی یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے شرکی عقیدے کے مخالفین موحدین کو بے تحاشا قتل کیا، ان کی لاشوں سے دریائیں اور سڑکیں بھر دی، ان پر مدارس، قرآن کے حلقات اور تفسیر کے دورے بند کئے اور اپنے علاقوں سے ان کو جلاوطن کر دیا۔

پچھلے تین سالوں میں باقی گندگیوں (میلیشیا کی نظر میں کامیابی) میں سے ایک گندگی یہ بھی ہے کہ ایرانی رافضی رژیم کے مقاومت کے محور کے ساتھ شامل ہوئے ہیں، جن کی یہ گندگی چودھویں گندگی شمار کی جاسکتی ہے۔

اقوام متحدہ، یوناما اور افغانستان میں مقیم باقی عالمی اداروں، سیاحوں اور سفارت کاروں کے نام سے یہاں آنے والے تمام حربی کافروں کو ہر قسم کے فحشاء، شراب خوری، ناچ گانے اور مختلط مجلسوں اور امکانات اور مہمان نوازی کی پوری تیاری کے طرز اور طریقے کو پرانے جمہوریت کے مرتدین سے زیادہ اچھے انداز سے تیار کرتے ہیں، وہی پرانے والے طرز اور طریقے پر ان کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔

ایک اور بڑی گندگی ان کی یہ ہے کہ حرام مالیات کو جمع کرنے اور ٹیکسوں کے راستے سے عوام کو لوٹنے میں بھی انہوں نے خاص مہارت اور تجربہ حاصل کیا ہے، اس شعبے میں انہوں نے معاشی ترقی حاصل کی اور یہ ان کی بڑی گندگیوں میں سے سولہویں گندگی شمار کرسکتے ہیں، کیوں کہ انہوں نے اتنے کم وقت میں عوام کی چمڑی اتاردی اور ان سے اعلیٰ مالیات اکھٹا کرکے اپنے پیٹ پالتے ہیں۔

ستارویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) ان کی یہ شمار کریں کہ انہوں نے یہ فریب کاری اور مہارت بھی حاصل کی ہے کہ اپنے نیچے درجے کے لوگوں کے ساتھ ساتھ بہت سے پاگلوں کو بھی اس بات پر راضی کیا ہے کہ اپنی خواہش کی بنیاد پر اللہ تعالی کی طرف سے حلال کو ان پر حرام اور اللہ کی طرف سے حرام کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں، جیسا کہ سابق میں یہ لوگ چرس، افیون اور دیگر منشیات کو حلال سمجھتے تھے تو پورے افغانستان میں لوگ کاشت کرتے تھے اب جب ان کو اس کی بدل میں معاوضہ ملتا ہے اور ان کو بتایا گیا ہے کہ چرس اور افیون کے ساتھ ساتھ سارے منشیات کو بند کرے تو لوگوں پر بھی ان اشیاء کو حرام کیا ہے اور کسی صورت میں بھی ان اشیاء کی کاشت منع ہے۔

تک وہی جمہوریت کے قوانین، مقرارات اور اصول لوگوں پر اسلامی نظام کے نام سے منواتے ہیں، ان تین سالوں میں انہوں نے اللہ تعالی کے ایک بھی حد کی تطبیق نہیں کی، نہ ہی کسی چور کا ہاتھ کاٹا ہے، نہ ہی کسی زانی کو رجم کیا ہے، اور نہ ہی دوسرے حدود تطبیق کئے ہیں بلکہ حربی کفار کے ساتھ دوستی اور باقی دسوؤں اسلام کو توڑنے والے نواقض کے رکھنے کے ساتھ بعض احمق لوگوں پر اپنے آپ کو شریعت اسلامی کو تطبیق کرنے والوں کے حیثیت سے منوایا ہیں۔

بیسویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) یہ ہے کہ اللہ تعالی کے مقرر کردہ حدود کے تغیر و تبدیل اور پھر وہی تبدیل کردہ حدود کو جاہل لوگوں پر شرعی حدود کے نام سے منوانے میں بھی مہارت حاصل کرچکے ہیں، جیسا



اٹھارویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) ان کی یہ ہے کہ عالمی قوتوں کو اپنی فوج، پولیس اور سیکیورٹی فورسز کے تربیت، تجہیز اور پیشہ وارانہ مہارت میں مدد کے لیے جلب کرتے ہیں اور اس شعبے میں ان کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

مکر، فریب، دھوکہ اور لوگوں کی غلط ذہنیت سازی کرنا ان کی انیسویں گندگی شمار کی جاسکتی ہے کہ تین سالوں

کہ چور کے ہاتھ کاٹنے کی بجائے بالوں کو کاٹتے ہیں، اسی طرح محصن زانی کو رجم کی حد دینے کی بجائے تیس کوڑے مارنے پر تبدیل کیا ہے، ساحر کو قتل کرنے کے حد کو تبدیل کرکے اٹھارہ سال قید دینا اور اسی طرح بہت سارے حدود اپنی خواہش کے مطابق تبدیل کئے ہیں لیکن تعجب کی بات تو یہ ہے کہ انہیں وضعی قوانین کو پھر اسلام کے حقیقی حدود کے نام سے تطبیق کررہے ہیں۔



اکیسویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) ان کی یہ ہے کہ ابھی بھی سودی بنکاری والا نظام موجود ہے، ان کو یہ بھی بہت بڑی کامیابی نظر آتی ہے کہ بینک کے سودی سسٹم کے ذریعے اور زیادہ پیسے کمائے جاسکے۔

بائیسویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) یہ ہے کہ انہوں نے اتنی ترقی کی ہے یا بالفاظ دیگر اتنے ماڈرن ہیں کہ دنیا سے تعلق اور جان پہچاں بنا چکے ہیں، اس لئے تو اپنے فیصلے اللہ کے قانون کے بجائے عالمی طاغوتی عدالتوں سے حل کرواتے ہیں۔

تیئیسویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) ان کی یہ ہے کہ انہوں نے مغربی ثقافت اپنایا ہوا ہے، جیسا کہ کفری ممالک کے قومی ترانوں کے لیے کھڑے ہونا، اسی طرح ایران کے رافضی نظام کے قومی اور شرکی ترانے کو بھی کھڑے ہوگئے تھے، سیکولر امان اللہ خان کے مزار پر پھولوں کا گلدستہ رکھنا اور ان کے لیے احتراما کھڑے ہونا، مغربی رسم و رواج کے مطابق اپنے بڑوں کی یاد میں مجالس اور (سالگرہ) منانا اور اسی کے ساتھ باقی طاغوتی لیڈروں کی یادوں والی کتابوں میں لکھنا، ان کے لیے کھڑے ہوجانا اور کسی نئے کام کو شروع کرنے کیلئے لال پٹیاں کاٹنا، نمائشی پرگراموں اور باقی مجالس میں نامحرم عورتوں کے ساتھ کندھے ملانا۔

جہاد کے عظیم فریضے کو جڑ سے کاٹنے، ختم کرنے، حرام قرارنے اور تعطیل کرنے کے بدلے میں کفار سے کئی ملین ڈالر حاصل کرنا اور اپنے آپ کو مختلف بہانوں کی وجہ سے اس عظیم فریضے سے دور رکھنا اور قتال پر مبنی پالیسی کی بجائے کفار کے ساتھ معیشت پر مبنی سیاست کی طرف چلے جانا، یہ ان کی چوبیسویں گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) ہیں۔

پچیسویں: گندگی (ملیشیا کی نظر میں کامیابی) شرعی اصطلاحات کا مذاق اڑانا، جیسا کہ ہجرت، جہاد، جزیہ اور لونڈیوں والا نظام، تعجب کی بات تو یہ ہے کہ کبھی کہتے ہیں کہ یہ چالیس ملین ڈالر کفار کی طرف سے ہمیں جزیے کے طور پر دیے جاتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ یہ انسانی حقوق کے لیے غریبوں کو دی جاتی ہے اور ہمیں نہیں ملتے، لیکن سب لوگ جانتے ہیں کہ یہ ڈالر ان کو فضا کی فروخت کی وجہ سے ملتے ہیں۔

احمق بوڑھے ظواہری کو بیچنا اور امریکیوں کے ساتھ اپنی پہلی وفاداری کو ثابت کرنا ان کی چھبیسویں گندگی ہے۔

ایران اور پاکستان کے لیے کھلے عام طور پر جاسوسی کرنا اور مؤمنین کو پکڑنے اور اسیر کرنے میں سارے طواغیتوں کی مدد کرنا اور ان سے معیشت کی شعبے میں

مدد وصول کرنا ان کی ستائیسویں گندگی شمار کی جاسکتی ہے۔

مشرک مذہبی اقلیتوں کے ساتھ تعامل میں شریعت کی بجائے وطنیت اور قومیت کو معیار ماننا ان کی اٹھائیسویں گندگی ہے۔

دنیا کے طاغوتی حکومتوں کے ساتھ دوستی اور ان کو اپنے ساتھ نزدیک کرنے میں ان کو شرکی انتخابات کے سلسلے میں اقتدار تک پہنچنے کی صورت میں، آزادی کے دنوں اور ان کے شرکی تہواروں میں ان کو مبارکباد پیش کرنا اور ڈیموکریسی کے دنوں کا خاص طور پر منانا اور پھر ایک ساتھ ہی انہیں تقریبات میں شمولیت کرنے کے طرز اور طریقوں کو سمجھنا ان کی انتیسویں گندگی ہے۔

واضح طور پر ان کانفرنسوں اور مجلسوں میں شرکت کرنا جو اسلام کے ساتھ دشمنی کے لیے صلیبی اتحاد کی طرف سے بنائے جاتے ہیں ان کی تیسویں گندگی ہے۔

دولت اسلامیہ کے خلاف دنیا سے مدد طلب کرنا اور اسی کے مطابق ان کے ساتھ خفیہ اور واضح طور پر بیٹھنا اور مجالس کرنا ان کی اکتیسویں گندگی ہے۔

مہاجرین کے ساتھ شریعت کی بجائے عالمی طاغوتی قوانین کے تحت سلوک کرنا، انہیں ملک بدر کرنا، قتل کرنا، اسیر بنانا اور کفار سے ان کے بدلے ڈالر لینا ان کی بتیسویں گندگی ہے۔

صلیبی، کمیونیسٹ اور طاغوتی نظاموں میں اپنے سفارت خانے کھولنا اور جمہوریت کے بنیادی قوانین کے مطابق لوگوں کے مسئلوں تک اپنی رسیدگی کرنا ان کی تینتیسویں گندگی مان سکتے ہیں۔

ان تین سالوں میں صلیبی قوتوں اور طاغوتی حکومتوں کی طرف سے دولت اسلامیہ کے خلاف جدوجہد میں حصہ لینے پر ان کی تعریفیں کرنا اور انہیں شاباشی دینا اور انہیں مزید طاقتور بنانے کے لیے ان کے ساتھ ہر قسم کا اتحاد کرنا ان کی چونتیسویں گندگی ہے۔

عالمی قوتوں کو کھلے عام طور پر دعوت دینا اور اس بات پر راضی کروانا کہ افغانستان میں دولت اسلامیہ کی عسکری نفوذ کا خاتمہ کیا جاسکے، ورنہ پھر ان کو قابو کرنا دنیا کے بس کی بات نہیں ہوگی یہ ان کی پینتیسویں گندگی ہے۔

سابقہ امارت کو مکمل طور پر ایک وطن پرست تنظیم میں تبدیل کرنا اور بین الاقوامی سرحدات سے باہر کسی کے ساتھ کوئی کام نہ رکھنا (افغانستان کے سرحدات سے باہر پورے امت اسلامیہ کے ساتھ قطع تعلقی اور حربی کفار کی طرف سے انہی مسلمانوں پر حملوں اور ان کے قتل عام کے وقت؛ یہ کفار کے اندرونی مسائل سمجھنا اور انہی حربی کفار کے ساتھ دوستی اور آنا جانا جاری رکھنا) ان کی ایک عمدہ گندگی ہے۔

باقی پچھلے تین سالوں میں اپنے لیے بڑی کوٹیاں بنانا، فلاٹیں خریدنا، تین اور چار شادیاں کرنا بھی ان کے اہم گندگیوں میں شمار ہوتی ہے۔

تو طالب مرتدین نے پچھلے تین سالوں میں مذکورہ گندگیوں کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت گھٹیا قسم کی گندگیاں حاصل کیے ہیں یہ سارے بلکل واضح ثبوت کے ساتھ ان میں موجود ہیں جس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔

یہی گندگیاں (ان کی نظر میں کامیابیاں) ہیں جو میلیشیا کو کفار کے قریب کرتے ہیں اور اپنی عوام کو ان سے دور کرتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کے ہلاکت اور ذلت کے دن بھی قریب تر ہوتے جارہے ہیں۔

امید ہے کہ ان کا چھوتا سال مکمل نہیں ہوپائے گا ان شاء اللہ اور یہ بھی پچھلے جمہوریوں کی طرح اپنے آقاؤں کے ہوائی جہازوں کے ٹائروں کے پیچھے لٹکے رہیں گے، ان شاء اللہ۔

مسلمانوں کے انتقام کے لیے...
مسلمانوں کے انتقام کے لیے...
مسلمانوں کے انتقام کے لیے...
مسلمانوں کے انتقام کے لیے...
مسلمانوں کے انتقام کے لیے...
مسلمانوں کے انتقام کے لیے...
انتقاما للمسلمین...
انتقاما للمسلمین...
انتقاما للمسلمین...
انتقاما للمسلمین...
انتقاما للمسلمین...
انتقاما للمسلمین...
انتقاما للمسلمین...

اپنے خنجر اٹھاو!

BRING OUT THE KNIVES!

اے یورپ، امریکہ اور باقی کفری ممالک میں رہنے والے موحد جوانوں!

اپنے خنجر اٹھاو اور اپنے مسلمان بھائیوں کے انتقام میں صلیبیوں، یہودیوں اور باقی کفار کے گردن کاٹو!

تمہارا ایک چوٹھا عمل دنیا کے ہر کونے میں مومنین کے سینوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے، مظلوموں کے لیے آرام اور کفار پر رعب اور خوف طاری کرتا ہے!

مؤسسة العزائم الإعلامية